ماشاء الله ولا قوة الا بالله
سال ۱۲۹۱
در مطبع نظامی واقع کانپور مطبوع گردید ۱۲۹۱

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ؕ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیۡنَ اصۡطَفٰی

امابعد خاکسار سید محمد عبداللہ حضرات ناظرین کی خدمات مین عرض کرتا ہے کہ اس رسالے کا نام
حقیقت الاسلام ہے اسکی تالیف سے غرض پیری مباحثہ و مناظرہ کسی فریق سے نہین ہے اور
نہ درحقیقت یہ رسالہ کسی کتاب کا رد ہے بلکہ مجکو فقط تحقیق اس بات کی منظور تھی کہ سلطنت آسمانی و
عدالت جسکا ذکر انجیل و دیگر کتب مقدسہ مین متعدد مقامات پر آیا ہے اور اوسکے معنی اہل کتاب وسیلہ نجات کہتے
ہین کیا ہے اور عقلاً و نقلاً کیا کیا صفات اور اصول اوس پاک سلطنت و عدالت کے چاہیے جس سے وہ سلطنت
آسمانی سمجھی جاسے اور مصداق اوس سلطنت کا کون ہے۔

دنیا مین آج تک جتنی سلطنتین کیا روحانی اور کیا غیر روحانی قائم ہوئی ہین آیا اونمین کوئی ایسی سلطنت
جامع امور دینی و دنیاوی بھی پائی جاتی ہے کہ اوسکی برگزیدگی اوسکے اصول اور قواعد محکمہ سے ثابت ہوتی ہو؟
اسلیے مینے اکثر اوقات اپنے اس فن کی کتابون کے دیکھنے مین صرف کیے اور عہد عتیق و عہد جدید و
قوانین مختلف مذاہب قومون و حکومتون کے دیکھے اگر ایک وجہ سے سلطنت آسمانی کے آثار کسی مین
نمایان ہوئے تو دوسری وجہ سے بالکل تباین پایا گیا لیکن جب مینے قرآن مجید و احادیث نبوی و آثار

صحابہؓ تابعین کو بغور دیکھا تو مجھے یقین واثق ہو گیا کہ بیشک یہی قواعد و اصول جو ان کتابوں میں درج کیے ہیں سلطنت آسمانی کے ہیں اور منشاء خلافت آدم جیسا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اور اونکے خلفاء طبقۂ اول نے ٹھیک ٹھیک ادا کیا اور جس خوبی کے ساتھ حسن معاشرت و داد رسانی کی تعلیم کی و طریقۂ حیات جاودانی کا بتلایا بلکہ اوسکو کر دکھایا ایسا کسی مذہب اور کسی سلطنت میں نہ دیکھا نہ سنا ؛

حق یہ ہے کہ اول طبقے کے لوگ تمام اون اوصاف کے جامع تھے جنسے مسلمانوں کی کتابیں بھری پڑی ہیں پھر جہانتک اونکی روش اور اونکے اصول کی پابندی رہی چہرۂ اسلام منور و تاباں دکھائی دیتا رہا اور لوگ اوسکی تعظیم و تکریم کرتے رہے اور دل سے سمجھتے رہے کہ زہد و تقوی و معاملہ داری و طریقۂ معاشرت جیسا اسلام میں بے تکلفی کے ساتھ ہے ایسا کسی اور سلطنت و مذہب میں نہیں ہے مسلمانان طبقۂ اول کے حالات جسقدر با وصف استغنا و بے پروائی لوگوں کی ابتک محفوظ ہیں وہ ایسے ہیں کہ اگر اوسیکو کوئی دیکھے اور سمجھے تو سلطنت آسمانی کی ثبوت کو کافی و وافی ہے ؛

اس ہیچمیرز نے اندکے از بسیارے و مشتے نمونہ از خروارے چند اصول و قواعد اوس سلطنت کے اس رسالے میں تحریر کرکے اونکو اور قوموں کے قواعد حکومت سے مقابلہ کر دکھایا ہے تاکہ سلطنت دنیاوی و آسمانی کا فرق سب کو معلوم ہو جاے ؛

اس کام سے میرا دلی ارادہ اعتراض کرنے کا کسی حکومت کے قواعد پر یا کسی سلطنت کی حکومت سے انکار یا اوس سے بیزاری یا اوسکی بداندیشی سے نہیں ہے بلکہ مَا نَحْنُ فِيْهِ کے ثبوت میں جو کچھ سچ لکھا ہے بنیک نیتی لکھا ہے اور نیز اسکا یہ بھی مقصود ہے کہ اگر کبھی گورنمنٹ خود اون امور کی اصلاح فرماے جو بظاہر بدنما معلوم ہوتے ہیں اور ہر طبقۂ رعایا کی تکلیفات و تشویشات کو برطرف کرے تو کیا اچھی بات ہو اور اگر وہ امور کسی مصلحت اور دوراندیشی سے لائق ترمیم و اصلاح پذیر نہوں تو پھر یہ سمجھنا چاہیے کہ میرا فہم اوسکے ادراک کنہ سے ہنوز قاصر ہے ع رموز مملکت و ملک خسروان دانند ؛

اور نہ مجھے کچھ اسکی آرزو ہی کہ جنھون نے اسلام کی وضع مین نشو و نما پائی ہی اور اونکے بعض خیالات سے
کسیقدر تعرض کیا گیا ہی میری بات سنین کیونکہ اونمین سے بعضون کو مین جانتا ہون کہ وہ صحیح
سمجھکر بھی نہ مانینگے اور اپنی کج بحثی سے باز نہ آوینگے ❊

مشہور ہی کہ اونھون نے شیطان کے وجود خارجی سے بمقابلہ قرآن و حدیث کے انکار کیا ہی تو بھلا پھر
وہ کیا کیسکی سنینگے اور اونسے توقع قبول کیا ہی ❊

یہ انکار شاید اس غرض سے ہوگا کہ وہ شیطان کے منکر کہلاوین بلکہ وہ اپنے سوا اور کسیکا وجود
دیکھہ نہ سکتے ہونگے ❊

مگر ہان اونکے عمدہ فرزندون مین ایک بھائی مہدی علی سے البتہ یہ امید ہی کہ اگر اپنی شرافت خاندانی
اور لیاقت ذاتی اور نسل کیطرف کسیوقت رجوع فرما کر اور اوس محبت اور محنت کو جو حضرت مولانا
مولوی عنایت حسین صاحب مرحوم دیوی نے اونسے اور اونکے واسطے کی ہی یاد کرکے ان
باتون پر غور کرینگے تو اپنی حرکات و اقوال ناشایستہ سے باز آوینگے اور طریقہ سلف صالحین کا
اختیار کرینگے مجکو اونکے حال پر نہایت افسوس ہی اونکے واسطے مین اکیلے بیٹھکر بہت کڑھا کرتا ہون
اور خدا سے اونکی فلاح دارین کی دعا مانگا کرتا ہون مجکو اونسے محبت کچھہ آج سے نہین ہی بلکہ
وہ میرے پرلے دوست ہین بینے اور اونھون نے اوقات مختلف مین ایک اوستاد سے تعلیم
پائی ہی مگر اونھون نے علم مین یہانتک ترقی کی اور مین ویسا ہی رہگیا شعر ما و مجنون ہم سبق بودیم
در دیوان عشق ❊ او بصحرا رفت و من در کوچہا رسوا شدیم ❊

اب مین اون دلائل کو جس سے خلافت اسلامی سلطنت آسمانی سمجھی جاتی ہی ساتھہ ایک تمہید کے
بیان کرتا ہون تاکہ لوگ حقیقت اسلام کی جانکر اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے شفیع
المذنبین ہونے پر یقین کرکے اونکی وضع اور اونکا طریقہ معاشرت و اخلاق و تہذیب سیکھین

اور ملحدون نامردون کے بہکانے پر التفات نکرین ولاحول ولاقوة الا بالله العلی العظیم

بسم الله الرحمن الرحیم

انسان جو باعتبار ترکیب عنصری کی مشت خاک سے زیادہ رتبہ نہین رکھتا کس جامعیت کا پیدا کیا گیا ہی اور اوسمین کیا کیا صفات اور کیسی عقل و فراست اور کیسا فہم و ادراک ہی کہ جب صانع قدرت یہ تصویر سراپا تنویر تمام خوبیون کے ساتھہ کھینچ چکا تو خوش ہوکر خود فرمانے لگا فتبارک الله احسن الخالقین (سو بڑی برکت الله کی جو سب سے بہتر بنانے والا) اور اسی حال کو کسی شاعر نے یون بیان کیا ہی شعر کھینچکر صانع قدرت نے کہا واہ رے من
اور تصویر یہ بول اوٹھی کہ الله رے مین ؞

اس انسان کو تمام موجودات کا خلاصہ اور جمیع کائنات کی ایک فہرست صحیح کہنا چاہیے جسنے اسکی حقیقت کو جانا اوسنے سب کچھہ پہچانا ؞

قوت بہیمیہ اوسکی جو اُمنگ آزادی و تر نگ خودسری کی جڑ ہی اگر اوسکے قواے ملکی سے نہ گھٹائی جاے تو پھر انسان اور وحوش مین کوئی فرق و امتیاز باقی نرہے اور اگر اوسکے قواے ملکی کا خالص اثر جو طاعت و عبادت سے تعبیر کیا جاتا ہی ظاہر کیا جاے تو اوسمین اور فرشتون مین کچھہ تمیز نہوسکے ؞

کون چیز کائنات مین ہی جو انسان کی ذات مین بالقوہ یا بالفعل نہین ہی اور کون ایسی صفت ہی جو اوسکے وجود باجود مین مستتر نہین ہی قوت فاعلہ بھی اور منفعلہ بھی اور قابضہ بھی ہی اور باسطہ بھی اوسمین ہمت اور فراخ حوصلگی بھی ہی اوسمین بخل اور دناءت بھی ہی وہ مجموعہ صفات متضادہ پایا جاتا ہی اوسکی عبودیت مین آزادی دیکھی جاتی ہی اور آزادی اوسکی عبودیت کا نتیجہ پیدا کرتی ہی پس قول قائل کا کہ فطرت انسان کی مقتضی آزادی ہی اور غلامی آزادی حقوق کی باطل کرنے والی شی ہی وہ نقیض ایک انسان مین سما نہین سکتی (قائل سے مراد سید احمد خان دہلوی) محض خرافات ہی اور بالکل واہیات ؞

غلامی خواہ یون کہو کہ تا بعداری انسان کی آزادی اضافی کے ساتھہ ایک قدرتی صفت ہی جو اوسکے

آب و گل مین خمیر ہوئی ہو چشیون سے لیکر ترتیب یافتہ تک اور فقیر سے لیکر سلطان تک اور بچہ سے لیکر بوڑھون تک اور ماک سے لیکر مملوک تک کسیکو آزاد مطلق نپاؤ گے اَلَا فَکُلُّکُمْ رَاعٍ وَکُلُّکُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِیَّتِہٖ حدیث ابن عمر مین جو آیا ہی بالکل مطابق فطرت انسانی ہی مجھکو اگر یہ خوف نہوتا کہ صفت آزادی کی تسلیم کرنے سے انسان کی جامعیت مین نقصان آتا ہی تو مین بہت کشادہ پیشانی سے کہتا کہ کسی قسم کی آزادی انسان کو حاصل نہین ہی ❊

آزادی مطلقہ صفت خاص پروردگار کی ہی جیسا خود فرماتا ہی لَا یُسْئَلُ عَمَّا یَفْعَلُ وَھُمْ یُسْئَلُوْنَ اسمین کوئی مخلوق اوسکا شریک نہین ہی کیا وہ انسان کو اپنا شریک پیدا کر کے خوش ہوتا لا واللّٰہ یا اللّٰہ اَنْتَ اللّٰہُ وَحْدَکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ

مگر ہان انسان مین ایک اُمنگ آزادی کی ضرور تھی اس لیے تقدیر الٰہی نے چاہا کہ یہ مواد اور چھلنے نپائے باطن مین تو قواے ملکی اوسکے مقابل رکھے اور ظاہر کے واسطے یہ تجویز کی کہ اوسپر ایک سردار مقرر ہو پس اشتہار دیا گیا کہ کون عہدہ خلافت اختیار کریگا کائنات مین کسی نے اس عہدے کو قبول نکیا اور اوسکی دقتون کو سوچ سمجھ کے سب چپ ہو رہے تب انسان نے کہا کہ مین اپنا آپ حاکم ہونگا بلکہ تمام مخلوقات پر حکمرانی کرونگا حق سبحانہ تعالی نے درخواست اوسکی منظور فرمائی اور کہا یہی حجت تمھاری ثواب عقاب کی ہوگی فاقرؤا ان شئتم اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَۃَ عَلَی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَالْجِبَالِ فَاَبَیْنَ اَنْ یَّحْمِلْنَھَا وَاَشْفَقْنَ مِنْھَا وَحَمَلَھَا الْاِنْسَانُ اِنَّہٗ کَانَ ظَلُوْمًا جَھُوْلًا لِیُعَذِّبَ اللّٰہُ الْمُنَافِقِیْنَ وَالْمُنَافِقَاتِ وَالْمُشْرِکِیْنَ وَالْمُشْرِکَاتِ وَیَتُوْبَ اللّٰہُ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَکَانَ اللّٰہُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا اور یہی سنت تمھر قائم رہےگی اُدْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَکُمْ یعنی مانگوگے تو پاؤگے ❊

اس قضیے کے بعد جب خاکہ آدم کا طیار ہوا تو اوسکی اولاد کی پشت مین جو ذریات تھی اونسے

حلف معولی اَلَسۡتُ بِرَبِّکُمۡ قَالُوۡا بَلٰی کا لیکر اور خلعت وَلَقَدۡ کَرَّمۡنَا بَنِیۡۤ اٰدَمَ کا پنہا کر فرمایا
کہ اپنے اپنے وقت پر تمہارا ظہور ہوگا مگر وصیت ہماری تم سے یہی ہے کہ کمال عبودیت تمہارا اسی مین ہے
کہ تم اپنے شاہنشاہ یعنی اوس ایک ہستی مقدس کو بزرگ و محترم اور اوسکے روبرو اپنے آپکو عاجز اور
ذلیل سمجھتے رہو اور فرمان برداری کرتے رہو اگر تم خطاؤن مین مبتلا ہو جاؤگے تو مین اگر چاہونگا
بخشدونگا مگر ایک جرم بغاوت جو میرے رتبۂ شاہنشاہی کو گھٹاتا ہے نہ بخشونگا اِنَّ اللّٰہَ
لَا یَغۡفِرُ اَنۡ یُّشۡرَکَ بِہٖ وَ یَغۡفِرُ مَا دُوۡنَ ذٰلِکَ لِمَنۡ یَّشَآءُ ؎

اور بغاوت کچھہ بھی نہین ہے کہ اپنے آپ کو میرے مقابل معظم و محترم و شاہنشاہ سمجھو اور دوسرے کا
تذلل اپنے واسطے پسند کرو بلکہ اگر خود بھی کسی اور کو میرے مقابل معظم و محترم و شاہنشاہ سمجھوگے
اور اپنا تذلل دوسرے کے سامنے ظاہر کروگے تو بھی بغاوت سمجھی جائیگی مگر افسوس کہ اولاد آدم نے
اوس حلف و وصیت کا کچھہ لحاظ نکیا اور وہی بغاوت و نافرمانی کی جو کرنا نہ تھا تب خدا کی طرف سے
رسول مع نشانیون کے بغرض تفہیم و افہام بنی آدم کے پیہم بھیجے گئے جیسا کہ خود فرماتا ہے
وَلَقَدۡ وَصَّلۡنَا لَہُمُ الۡقَوۡلَ لَعَلَّہُمۡ یَتَذَکَّرُوۡنَ ؎

لیکن کچھہ اس سے فائدہ معتد بہ نہوا آخر غیرت الٰہی و جبروت شاہنشاہی نے کہا کہ ہوا اب مین
تمکو ایک سلطنت کے سپرد کرتا ہون جو میرے نام سے پکارے جائینگے ؎

کَمَا نُقِلَ عَنۡ عِیۡسٰی عَلَیۡہِ السَّلَامُ فِی الۡاِنۡجِیۡلِ مَرۡقُسۡ فِیۡ بَابِ الثَّانِیۡ عَشَرَ وَ ھٰکَذَا
عِبَارَتُہٗ پھر وہ اونھین تمثیلون مین کہنے لگا کہ ایک شخص نے انگور کا باغ لگایا اور اوسکے
چارون طرف گھیرا اور کولھو کی جگہہ کھودی اور ایک برج بنایا اور اوسے باغبانون کے سپرد
کرکے پردیس گیا پھر موسم مین اوسنے ایک نوکر کو باغبانون کے پاس بھیجا تا کہ وہ باغبانون سے
انگور کے باغ کے پھل مین سے کچھہ لے اونھون نے اوسے پکڑ کے مارا اور خالی ہاتھہ بھیجا او

دوبارہ ایک اور نوکر کو اون پاس بھیجا اونھون نے اوسپر پتھر پھینکے اوسکا سر پھوڑا اور بے
حرمت کرکے پھیر بھیجا پھر اوسنے ایک اور کو بھیجا اونھون نے اوسے قتل کیا پھر اور بہتیرونکو
اونمین سے بعضونکو پیٹا اور بعضونکو مار ڈالا اب اوسکا ایک ہی بیٹا تھا جو اوسکا پیارا تھا آخر کو
اوسنے اوسے بھی اون پاس یہ کہکے بھیجا کہ وے میرے بیٹے سے دبینگے لیکن اون باغبانون
نے آپسمین کہا یہ وارث ہی آؤ ہم اوسے مار ڈالین تو میراث ہماری ہو جائیگی اور اونھون نے
اوسے پکڑکے قتل کیا اور انگور کے باغ کے باہر پھینک دیا پس باغ کا مالک کیا کریگا وہ
آویگا اور اون باغبانون کو ہلاک کرکے انگور کا باغ اورونکو دیگا کیا تمنے یہ نوشتہ نہین پڑھا
کہ پتھر جسے معمارون نے ناپسند کیا وہی کونے کا سرا ہوا یہ خداوند کی طرف سے ہوا اور ہماری
نظرون مین عجیب ہی ؛

اور اسیطرح انجیل متی کے باب ۲۱ مین ہی اسقدر اور زیادہ ہی کہ حضرت عیسی نے فرمایا کہ مین
اسلیے مین تمسے کہتا ہون کہ خدا کی بادشاہت تمسے لیجاوے گی اور ایک قوم کو
جو اوسکے میوہ لاوے دیجاوے گی جو اس پتھر پر گریگا چور ہو جاویگا پر جسپر وہ گرے اوسکو پیس ڈالیگا
اور یہی مضمون انجیل لوقا کے باب ۲۰ درس ۹ سے ۱۹ تک مین ہی اور ۱۱۸ زبور مین اسی
مضمون کو یون بیان کیا ہی درس ۲۱ مین تیری حمد و ثنا کرونگا کہ تو نے میری سن لی اور میری
نجات ہوا ۲۲ وہ پتھر جسے معمارون نے رد کیا کونے کا سرا ہو گیا ہی ۲۳ یہ خداوند سے ہوا جو
ہماری نظرون مین عجیب ہی ۲۴ خداوند نے یہ دن مقرر کیا ہم تو اسمین خوشی کرینگے اور شادمان
ہونگے ۲۵ ای خداوند مین منت کرتا ہون نجات بخشیے ای خداوند مین منت کرتا ہون کامیابی
بخشیے ۲۶ مبارک ہی وہ جو خداوند کے نام سے آتا ہی ہم خداوند کے گھر مین سے تمکو
مبارکبادی دیتے ہین ؛

بلاؤنداکرنے والونکو کہ پکارین ہوشیار ہو آسمان کی پادشاہت نزدیک ہی ؛

انجیل متی باب ۳ وَھٰکَذَا عِبَارَتُہٗ اون دنون مین یوحنا بپتسمہ دینے والا یہودیہ کے بیابان مین ظاہر ہوکے منادی کرنے اور یہ کہنے لگا کہ توبہ کرو کیونکہ آسمان کی پادشاہت نزدیک ہی اور اوسی انجیل کے باب ۴ درس ۱۷ مین ہی اوسی وقت سے یسوع نے منادی کرنی اور یہ کہنا شروع کیا کہ توبہ کرو کیونکہ آسمان کی پادشاہت نزدیک آئی پھر حضرت عیسٰی نے اپنے شاگردونکو یہ دعا سکھائی انجیل لوقا باب ۱۱ وَھٰکَذَا عِبَارَتُہٗ ای ہمارے باپ جو آسمان پر ہی تیرے نام کی تقدیس ہو تیری پادشاہت آوے تیری مراد جیسے آسمان پر زمین پر بھی برآوے ؛

اور اوسکا دستور العمل مین جو بھیجونگا قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی تَنْزِیْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِیْنَ اوسکا سردار جہان کا سردار ہوگا دیکھو انجیل یوحنا باب ۱۶ وَھٰکَذَا عِبَارَتُہٗ لیکن مین تمھین سچ کہتا ہون کہ تمھارے لیے میرا جانا ہی فائدہ ہی کیونکہ اگر مین نجاؤن تو وکیل تم پاس نہ آویگا پر اگر مین جاؤن تو مین اوسے تم پاس بھیجدونگا اور وہ آنکر دنیا کو گناہ سے راستے سے اور عدالت سے تقصیروار ٹھہرائیگا گناہ سے اسلیے کہ وے مجھپر ایمان نہین لائے راستے سے اسلیے کہ مین اپنے باپ پاس جاتا ہون عدالت سے اسلیے کہ اس جہان کے سردار پر حکم کیا گیا ہی ؛

اوس سردار کی حرکات وسکنات کیا دینی کیا دنیاوی ایسی خوبصورت اور مستحسن ہونگی کہ جو دیکھیگا وسنیگا بشوق تمام چلا اوٹھیگا لَقَدْ کَانَ لَکُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ اُسْوَۃٌ حَسَنَۃٌ ؛

اوس سلطنت کا اول کام یہ ہوگا کہ وہ ایک عدالت باغیون کے حق مین مقرر کریگی جیسا کہ کتاب اشعیانبی کے باب ۴۲ مین ارشاد ہوا ہی وَھٰکَذَا عِبَارَتُہٗ دیکھو میرا بندہ جسے مین سنبھالتا میرا برگزیدہ جس سے میرا جی راضی ہی مینے اپنی روح اوسپر رکھی وہ قومون کے درمیان عدالت جاری کرائیگا وہ نہ چلائیگا اور اپنی صدا بلند نکریگا اور اپنی آواز بازارون مین سناویگا وہ مسلے ہوئے

۵ یہ آیت سیپارۂ بست و یکم سورۂ احزاب مین ہی ترجمہ تمکو بھلی تھی سیکھنی رسول کی چال ۱۲

سینٹھے کو نہ توڑیگا اور دھکتے ہوئے پتے کو نہ بجھاویگا وہ عدالت کو جاری کرائیگا کہ دائم رہے اوسکا
زوال نہوگا اور نہ مسلا جائیگا جبتک کہ راستے کو زمین پر قائم نکرے اور بحری ممالک اوسکی شریعت کی
راہ تکین خداوند خدا جو آسمانونکو خلق کرتا اور اونھین تانتا جو زمین کو اور اونھین جو اوسمین سے
نکلتے ہین پھیلاتا اور اون لوگونکو جو اوسپر ہین سانس دیتا اور اونکو جو اوسپر چلتے ہین روح بخشتا یون
فرماتا ہی مین خداوند نے تجھے صداقت کے لیے بلایا مین ہی تیرا ہاتھ پکڑونگا اور تیری حفاظت
کرونگا اور لوگون کے عہد اور قومون کے نور کے لیے تجھے دونگا کہ تو اندھون کی آنکھین کھولے
اور بندھون کو قید سے نکالے اور اونکو جو اندھیرے مین بیٹھے ہین قید خانے سے چھوڑا وے
یہواہ مین ہون یہ میرا نام ہی اور اپنی شوکت دوسرونکو ندونگا اور وہ ستایش جو میرے لیے ہوتی
کھودی ہوئی مورتون کے لیے ہونے ندونگا دیکھو تو سابق پیشین گوئیان بر آئین اور مین نئی
باتین بتلاتا ہون اوس سے پیشتر کہ واقع ہون مین تمسے بیان کرتا ہون خداوند کے لیے ایک نیا
گیت گاؤ ای تم جو سمندر پر گذرتے ہو اور تم جو اوسمین بستے ہو ای بحری ممالک اور اونکے باشندو
تم زمین پر سرتاسر اوسکی ستایش کرو بیابان اور اوسکی بستیان قیدار کی آباد دیہات اپنی آواز
بلند کرینگے سلاع کی بستی والے ایک گیت گائینگے پہاڑون کی چوٹیون پر سے للکارینگے وی
خداوند کا جلال ظاہر کرینگے اور بحری ممالک مین اوسکی ثناخوانی کرینگے خداوند ایک بہادر کے مانند
نکلیگا وہ جنگی مرد کے مانند اپنی غیرت کو اوسکائیگا وہ چلائیگا ہان وہ جنگ کے لیے بلائیگا وہ اپنے
دشمنون پر بہادری کریگا مین بہت مدتسے چپ رہا مین خاموش ہو رہا اور آپ کو روکتا گیا پر اب مین
اوس عورت کی طرح جسے دردزہ ہو چلاؤنگا اور ہانپونگا اور زور زور سے ٹھنڈھی سانس بھی
لونگا مین پہاڑون اور ٹیلونکو ویران کرڈالونگا اور اونکے سبزہ زارونکو خشک کرونگا اور اونکی
ندیان بستی کے لائق زمین بناؤنگا اور تالابونکو سوکھاؤنگا اور اندھونکو اوس راہ سے کہ جسے

وہ نہیں جانتے سچاؤنگا مین اونھین اوس رستون پر جنسے وے آگاہ نہین سے چلاونگا مین اونکے آگے
تاریکی کو روشنی اور اونچی نیچی جگھونکو میدان کرونگا مین اونسے یہ سلوک کرونگا اور اونھین ترک نکرونگا
جو بعد تبلیغ احکام اطاعت و بندگی قبول کرینگے وہ آزاد کیے جائینگے یعنی سوا سے احکام شریعت کے
اور کسی امر مین وہ سلطنت کے بھی محکوم نہونگے اور آخرت مین بخشے جائینگے اور جو مقابلہ کرینگے وہ
قتل ہونگے یا قید ہو کر مثل رعایا سے پادشاہان زمان ہر قسم کی اطاعت پر مجبور کیے جائینگے اور اونکی
جائداد ضبط ہوکر تتر بتر کردی جائیگی یا جلا وطن کیے جائینگے اسواسطے کہ تفہیم و افہام سے ہدایت
و ضلالت ممیز ہوگی تو پھر سزا دینا کچھ زبردستی نہین ہے کما قال اللہ تعالی لا اکراہ فی

الدین قد تبین الرشد من الغی ؛

اور یہ سلطنت ضعف یا قوت سے اوسوقت تک قائم رہیگی جب تک لوگ خدا کو بالکل بھول نہ جائینگے ؛

عن ثوبان قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اذا وضع السیف فی
امتی لم یرفع عنها الی یوم القیامة ولا تقوم الساعة حتی تلحق قبائل من
امتی بالمشرکین وحتی تعبد قبائل من امتی الاوثان وانه سیکون فی
امتی کذابون ثلثون کلهم یزعم انه نبی الله وانا خاتم النبیین لا نبی
بعدی ولا تزال طائفة من امتی علی الحق ظاهرین لا یضرهم من خالفهم
حتی یاتی امر الله رواه ابوداود والترمذی ؛

اور وہ سلطنت محسود تمام سلطنتون کی ہوگی اوسکا طریقہ معاشرت و داد رسانی سب سے نرالا ہوگا
چنانچہ اوسکی الہامی باتون مین سے کچھ اس مقام پر ہم اس غرض سے نقل کرتے ہین کہ دیگر سلطنتون کے اصول کا
مقابلہ کرکے دریافت کیا جاوے کہ جو سلطنتین تمام عیبون سے پاک ہین اور اونکو سلطنت آسمانی ہونیکا دعوی ہے
اونمین بھی بعد ترقیم و نظر ثانی کے اتفاقاً ایسی ایسی باتین موجود ہین جسکے سبب یقین کیے سکتے ہین کہ سلطنت آسمانی کے سچے آثار اونمین نہین ہین

اوّل اعلاء کلمۃ اللہ اور خالص توحید اور خداوند کے نام کی عزت بجالانا اور اوسکا نام ہر پستی و بلندی پر تعظیم و توحید کے ساتھہ پکارا جانا ۞

اس قاعدے کا نشان سلطنت دنیاوی مین پایا نہین جاتا عزت نام خدا اور اعلاء کلمۃ اللہ اور خالص کرنا توحید کا تو درکنار جہان تک اس سے کوئی بچ سکتا ہے اوس سلطنت مین نہ فقط شایستہ اور تربیت یافتہ و غیر متعصب بلکہ قابل تعریف سمجھا جاتا ہے اور یہ عذر (کہ ان تعلقات کو ہم دل سے برتتے ہین اور دل کا برتنا ظاہر سے افضل و اعلی ہے) قابل لحاظ نہین ہے اسواسطے کہ تمام عقلا نے تسلیم کر لیا ہے کہ قلبی معاملات کی تصدیق و تکذیب انسانکے افعال و اقوال سے ہوتی ہے حتی کہ دیکھنے والے دلی ارادہ انسان پر بذریعہ اوسکی حرکات و سکنات کے مطلع ہوجاتے ہین مثلاً غصے کی حالت مین چہرہ سرخ ہو جانا اور زبان سے برا بھلا کہنا اور خشمگین آنکھہ سے دیکھنا اور پاؤن سے چلکر ہاتھہ سے مارنا یہ سب آثار ثبوت غصے کے ہین پس فرمایئے کس نے اپنا خون اوسکے واسطے بحل و مباح کردیا ہے کس کے قلب مین تعمیل احکام الٰہی کا شوق ہے کون اوس گستاخ کو جو اوسکے رتبۂ شہنشاہی کو گھٹاتا ہے سزا دیتا ہے کون سوتے جاگتے اوٹھتے بیٹھتے خدا کا نام لیتا ہے کسکی کتاب کے آغاز پر خدائے مقدس کا نام لکھا ہوتا ہے کون لڑکون کو آغاز سبق مین خدا کا نام پڑھاتا ہے کون کھانے پینے مین خدا کو یاد کیا کرتا ہے غرض اگر دلمین کچھہ بھی عظمت اس نام کی ہوتی تو ظاہر مین کچھہ کچھہ اثر ہوتا سچ ہے کہ آدمی کے جوارح سے وہی صادر ہوتا ہے جو دل کے خزانے مین ہوتا ہے کما نقل عن عیسیٰ علیہ السلام فی الانجیل متی باب ۱۲ ورس ۳۴ ای سانپون کے بچو تم برے ہوکے کیونکر اچھی بات کہہ سکتے ہو کیونکہ

جو دل مین بھرا ہی سو ہی مونہہ پہ آتا ہی ــ کیونکہ تو اپنی ہی باتون سے بےگناہ گنا جائیگا اور اپنی ہی باتون سے گنہگار ٹھہریگا فقط اور اسی مطابق قول کسی شاعر کا بھی ہی ع ــ تراود ز کوزہ ہمہ انچہ درآوند دل ست ؛

دوم خدا پر بھروسا کرنا اوسی کی عبادت کرنا اوسی سے مدد مانگنا امر بالمعروف و نہی عن المنکر کیا کرنا ؛ اس قاعدے سے تمام سلطنت دنیاوی کو اختلاف ہی ؛

سوم بادشاہان روی زمین بموجب قواعد مقررہ کے اگر اوسکی شاہنشاہی کی عزت و توقیر بجا لاوینگے تو منصب خلافت و وزیرائی پر بحال رہینگے ورنہ معزول کیے جائینگے ملک الاملاک بعد ازین اوسیکا لقب ہوگا اور یہ اسم بالبغض استعمال کیا جاویگا ؛

سلطنت دنیاوی مین ہر ایک کو ملک الاملاک کہلانیکا شوق ہوتا ہی اور اوسکو یہ نہین جانتے ؛

چہارم نافرمانون اور باغیون سے لڑنا اور بعد گرفتاری اونکو سزا سے موت دینا یا اسیر کرنا یعنی لونڈی غلام بنانا اور اونکا مال و اسباب ضبط کرنا یا جلاوطن کرنا یا اونکو زیر کرنا یا اونکو چھوڑ دینا اس قاعدے سے اور سلطنتون کو بھی اتفاق ہی وہ بھی اپنے باغیون سے لڑنا اور بعد گرفتاری سزا موت دینا یا اسیر و جلاوطن کرنا اور اونکا مال لوٹنا اور اونکی حشمت خاک مین ملانا یا اونکو زیر کرنا واجب بلکہ باعث بقاے سلطنت جانتے ہین فرق اگر ہی تو با تعریف و وسعت جرم مین یا طریق سلوک اور معافی سزا مین آسمانی سلطنت کی حکومت محدود نہین ہی جو خدا کا ملک ہی وہ اوسکے نائب کا دارالحکومت ہی اور جو وہان کے باشندے ہین وہ رعایا ہین جو بموجب قواعد مقررہ بالا کے خدا کی نافرمانی کرتا ہی وہ باغی تصور ہوتا ہی بغاوت صرف قول و فعل سے اوسکی تعریف کے بموجب لائق سزا تصور کی جاتی ہی امور قلبی سے مواخذہ نہین کیا جاتا بحالت گرفتاری مجرمونکو سزاے موت دیجاتی ہی یا یہ سزا دیجاتی ہی کہ اونکو جو خداے پاک کی خالص عبودیت سے گریز تھا تو وہ

ہر قسم کی عبدیت پر مجبور کیے جاتے ہین بااینہمہ اونکی خورد و پرداخت مین فرق نہین آتا اور
چونکہ یہ سلطنت جمہوری ہوتی ہی تو ہر ایک رکن سلطنت بطور خود اونکی کفالت کرتا ہی اونکے
رہنے کا کوئی مکان معین نہین ہوتا اور کھلے بندون رہتے ہین اوس سلطنت کے تربیت یافتہ
جو لوگ ہین اونکو اپنی اولاد کے برابر رکھتے ہین اور اونکو غلام جسکے معنی ولد کے ہین کہتے ہین
اور اونکی آزادی کی ہمیشہ فکر کیا کرتی ہی خصوصًا اون غلامون کی جو بغاوت سے تائب ہو گئے ہین
اور جن کو سزاے جلاے وطنی دیتے ہین اونکو اختیار دیتے ہین کہ اپنے مال و دولت و زن
و فرزند کے ساتھ جہان چاہین چلے جائین اور دنیاوی سلطنت محدود اوسی چیز پر
ہوتی ہی جس پر اوسنے کسی طور پر قبضہ حاصل کر لیا ہی اون مین سے بعض سلطنتون کے
مقننین نے جرم بغاوت کو ایسا وسیع کر دیا ہی کہ ہر شخص بمجرد خیال بداندیشی سے مجرم
قرار پاکر سزاے اسیری جسکو درحقیقت غلامی کہنا ممکن ہی پا سکتا ہی یہ سزا اون تکلیفات
کے ساتھ جو ہوتی ہی ایسی سخت ہی جو پیمانہ گناہ مین سما نہین سکتی کاش اگر اسیقدر
سزا ہوتی کہ جس اطاعت سے انحراف ثابت کیا گیا تھا اوسی پر براے چندے مجبور
کیے جاتے تو مضائقہ نہ تھا لیکن مشکل تو یہ ہی کہ گناہ موقت کے واسطے سزاے مادام
حیات یا قریب قریب اوسکے دی جاتی ہی اور اوسپر سلوک یہ ہی کہ کمل کی ٹوپی
وردی کا کرتہ پاؤن مین زنجیر نہ حاجت بشری اپنی احتیاط کے موافق نہ فرائض
مذہبی اپنے دستورات اور اوقات پر ادا کرنے پاتے ہین نہ نکاح نہ ملاقات
دوست و آشنا و عزیز و اقارب کی کر سکتے ہین نہ اپنی خود مختاری سے کسی
جگہ نشست و برخاست کے مجاز ہین کھانے کو وہی دس چھٹانک آٹا جو و مٹر کا
بغیر چھنا ہوا جسکو کوئی غریب آدمی بھی کسی وجہ کا نہ کھا سکے نہ پانی ٹھنڈا نہ نیند بغیر سونا [illegible]

مٹی کاٹنا یا سرکار کیواسطے کوئی اور حرفہ اور پیشہ کرنا اور بامید خلاص ہر ایک کا مونہہ تاکنا پھر ناامیدی
ویاس سے رو دینا یا اپنی ان یا خویش و اقاربان و فرزند کی حالت مفارقت کی بلبلاہٹ یاد کرنا اور
آہ کرکے رہجانا لذائذ دنیاوی سے بالکل محروم نہ کبھی چھوٹنے کی امید نہ موت کا وقت معلوم اور غضب
یہ ہے کہ اگر کوئی انسان بمقتضائے انسانیت کچھ اونسے سلوک کرنیکا ارادہ کرے تو یہ حال اوسکا بھی ہو
اور اوس بیچارے کو ایک اور طبقے میں جسکو قید تنہائی کہتے ہین جانا پڑے وہان کے تکلیفات و
شدائد اللہم احفظنا اور متنزاد وسپر ہنہہ کرکے سر سے تازیانہ دینا اور جہان قیدیون سے بھیک
منگوانیکا دستور ہے وہ اور مصیبت ہے اور سزائے جلا وطنی بدتر کی ہے کہ مجرم کو ایک جزیرہ غیر آباد مین
بند کر دیتے ہین جہان تمام عمر رونا اور غم کھانا اور آنسو پینے کے سوا دوسری نعمت نہین ہے ؛

افسوس کا مقام ہے کہ منشاء گورنمنٹ نیک نظر انصاف سے پہ جو حسن معاشرت و خوش اخلاقی و مراعات
نوع انسان کے ساتھہ کرنیکا تھا نتیجہ جرمون کے پردہ مین ایسا چھپ گیا ہے کہ جب انعدام رسم غلامی
کی اور سلطنتون سے تحریک کی جاتی ہے تو یہ اندیشہ ہوتا ہے کہ اگر اونکی زبان سے اپنی بدخلاقیون
پر مطلع ہوے تو کیا کچھ ندامت ہوگی اسواسطے کہ غلامی تو اسی وجہ سے مذموم سمجھی جاتی ہے کہ وہ
آزاد نہین خیال کی جاتی اور اونکے مالک اونسے بدسلوکیان کرتے ہین تو یہ امر کیا قیدیون مین
نہین پایا جاتا ہان بلکہ اوس سے سو حصہ زیادہ اور غلامون کو تو ایسا بھی ممکن ہے کہ کسی وقت مالک
کے وارث ہوجائین یا مالک اونکو بڑے رتبے پر پہونچا دے جیسے میان الماس کا قصہ مگر ہمنے
آج تک کسی قیدی کو بارکین کا انگرکھا بھی پہنے اور پھل پھلاری کھاتے نہین دیکھا کیا انکے منصفانہ
ادبیچارا خیال ہے کہ تمہارا سمجہنے سے انکی یہ حالت تنزل مثل غلامون کے بننے کے لائق نہین ہے اور کیا وہ کسی ایک
فعل نامحمود سے ہمیشہ کے لیے مستحق ایسی سزا کے ہونگی جو بہائم کی بھی نہونا چاہیے ؛

غرض غلامی اور قید دونون اونکے جرم کا نتیجہ ہے پھر اونکے نام اپنی اصطلاح اور زبان مین

جدا جدا رکھے لیے ہین مثلاً جس مجرم سے یہ اقرار ہو جاتا ہے کہ اسقدر روپیہ اگر وہ دیگا تو آزاد
ہو جائیگا آسمانی سلطنت والے اوسکو غلام مکاتب کہتے ہین اور دنیاوی سلطنت مین قید عوض جرمانہ
نام رکھا جاتا ہے اسیطرح دوام الحبس قیدی زیادہ میعادی بہ نسبت غلام مطلق کے ہین بعض بعض حالتو مین کچھ فرق
ہو گیا ہے تب بھی نتیجہ دونو کا ایک ہی نکلتا ہے مثلاً اسیران جنگ کی عورتین بہ تحت و تصرف اسیر کنندگان
کے رہتی الہین اور قیدیان زیادہ میعاد کی اکثر حالت زناکاری مین بسر کرتی ہین اونکے بچے کی کفالت کسی
ایک کے ذمے ہو جاتی ہے انکے بچے دربدر مارے پھرتے ہین نہ سرکار اونکو پوچھتی ہے نہ کوئی دوسرا غمخوار اونکی
دلداری کرتا ہے اگر غلامون کی نسل زیرنگاہ مالک رہتی ہے تو نسل مع عیال سلطنت کی بھی زیر حراست گورنمنٹ
کے ہمیشہ رہتی ہے وہ ایسے خودمختار نہین ہونے پاتے کہ جہان چاہین رہین جہان چاہین جائین ؛

خاصہ پنجم

پنجم عہدہ خلافت کسیکا حق موروثی نہ سمجھنا بلکہ ایک دوسرے پر منتقل کرتے رہنا ؛
یہ قاعدہ دنیاوی سلطنت کے بالکل برخلاف ہے جو کچھ وہ کرتے ہین یا اپنے یا اپنی اولاد کے واسطے
محض خدا کیواسطے کچھ نہین کرتے ؛

خاصہ ششم

ششم خلیفہ کو محکوم شریعت رہنا آزاد و خودمختار نہ ہونا نہ کوئی دربان و حاجب تزک و احتشام
رکھنا و نہ کسی کو بغیر وجہی سزا دینا نہ کسیکا دوست نہ کسیکا دشمن محض اللہ ہی کے واسطے بغض و عداوت
والفت و محبت مخلوق سے کیا کرنا اوسکی اہانت اوسکا قتل ذاتی معاملے مین قتل اہانت و قتل احد
من الناس کی سمجھنا کوئی امتیاز و تفوق نشست و برخاست و مکان و لباس و طعام و سواری و تواضع
و تعظیم مین اوسکو نہ ہونا کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اپنے واسطے اوٹھنا لوگونکا پسند
نکرتے تھے ہمیشہ اونکو منع کیا کرتے تھے قصہ قتل خلیفہ عثمان رض و عمر رض و علی رض رضوان اللہ علیہم
اجمعین ایک مشہور قصہ ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ اونکے قتل و اہانت کا کچھ بڑا انتقام نہین لیا
گیا اور خلیفہ عثمان رض محض بہ تبعیت شریعت باوصف قدرت اپنے مخالفون کا کشتہ خون ہونے اور انپر

گذرا جو گذرا خلفا اظہار عبودیت اپنا فخر سمجھتے تھے حتی کہ اون اوقات مین کہ لوگ آسایش و آرام مین
ہوتے تھے وہ بیچارے اپنی جماعت کو لیے ہوئے شاہنشاہ کے روبرو بخشوع و خضوع باوضاع
مختلف جوانسان کے بیٹھنے واوٹھنے سے مراد ہی بلا قید بچھانے فرش کے زمین یا گھاس پر اپنا
تذلل اور اوسکی عظمت ظاہر کرتے تھے یہ عمدہ فرض اونسے پنج وقتہ علی رؤس الاشہاد ادا ہوتا تھا
اور اونکی پیشانیان خاک آلودہ رہا کرتی تھین اور وہ شرم نکرتے تھے بلکہ قولًا و فعلًا بے رغبتی
دنیا سے ظاہر کیا کرتے تھے اچھے کھانے پینے اور بیجا حکومت و شیخی سے اونکو مطلب تھا اور یہ
فعل اونکا الہامی و اختیاری تھا نہ اضطراری اور مکاری سے ؛

ہفتم اوسکو فوج سرکاری سمجھنا جو محض خدا کے واسطے جان و مال سے حاضر رہے اور اونکو
ضبطی جائداد و باغیان اور سپاہیان سے حصہ دنیا اور اونکو شریک سلطنت تصور کرنا وہ لوگ آپس مین
رحیم اور مخالفون پر سخت و شجاع ہونگے وہ خدا و رسول خدا کے دوست اور خدا و رسول خدا اونکا
دوست ہوگا کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہ ڈرینگے کما قال اللہ تعالیٰ یَا اَیُّهَا
الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَنْ یَّرْتَدَّ مِنْکُمْ عَنْ دِیْنِهٖ فَسَوْفَ یَاْتِی اللّٰهُ بِقَوْمٍ یُّحِبُّهُمْ وَیُحِبُّوْنَهٗۤ
اَذِلَّةٍ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ اَعِزَّةٍ عَلَی الْکٰفِرِیْنَ یُجَاهِدُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَلَا یَخَافُوْنَ
لَوْمَةَ لَآئِمٍ ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ ؛

یہ دونون قاعدے سلطنت دنیاوی کے تمامتر خلاف ہین ؛

ہشتم مالدارون سے جزو قلیل بطور زکاۃ یا جزیہ یا عشر یا خراج بآسانی لیکر فقرا و مستحقین پر
بلا لحاظ قوم و ملت صرف کرنا یا اوس سے سامان حرب و ضرب مہیا کرنا یا تنخواہ و اجرت عمال
و کار رفاہ عام مین خرچ کرنا ؛

اس قاعدے سے نہ بالکل اتفاق ہے نہ بالکل اختلاف یعنی دنیاوی سلطنت مین بھی محصول

لیا جاتا ہی مگر اسطرحسے کہ کام کام پر رسوم و فیس اور بسوہ بسوہ اراضی پر مالگذاری
اور ابواب اور تھوڑی تھوڑی آمدنیون پر ٹیکس اور خفیف خفیف باتون مین جرمانہ
اور دواب و آرایہ اور سڑک اور ندیون پر چلنے کا محصول اور امور رفاہ عام
کا خرچ یہ سب بلکہ اور بہت کچھہ رعایا کو دینا پڑتا ہی اوس کا حصہ کلان تنخواہون
مین اہل یورپ کے صرف ہوتا ہی یا اون کامون مین جس مین اوسی قوم کے لوگ
متمتع ہوسکتے ہین ہندوستانیون کی یاوری جود و بخشش کے وقت پر نہین ہوتی
گو وہ کسی طرح کے حاجتمند اور کسی خاندان اور صفت مین مشہور ہون یہ ایک بات
ہندوستانیون کی خاطر شکنی کی ایسی ہی جس سے اون کو اس اظہار کا موقع ملا ہی
کہ ہماری کمائیون مین گورنمنٹ شاد و ناشاد حصہ لگا لیتی ہی اور پھر ہمکو یاد
نہین فرماتی ہم کہتے ہین کہ دانائی و ہوشیاری و خوبعقلی و ایمانداری
اور زیادہ اور اچھا کام کرنے کے سبب سے یہ ترقی اور تنزل نہین ہی بلکہ
یہ دنیاوی و آسمانی انتظامات کا فرق دنیا کو ایسی منصفت اور
فیاض گورنمنٹ کے عہد مین دکھلایا گیا ہی فاعتبروا
یا اولی الابصار ؞

ہشتم خونریزی محض خدا کے واسطے جائز اور ملک بڑھانے و خزانہ
جمع کرنے کے لیے ناجائز ہوتا ؞

سلطنت دنیاوی اس قاعدے کے بالکل برخلاف ہی اوس مین
خدا کے کامون مین نہ جان لیتے ہین نہ دیتے ہین بلکہ جو شخص جہان تک اوس
سے بچتا ہی اور نفرت طبع اپنی ظاہر کرتا ہی وہ تربیت یافتہ

وشایستہ ومہذب فلسفی کہلاتا ہی مگر افزونی ملک ودولت کے واسطے جان
لیتے بھی ہین اور دیتے بھی ہین ؛

وَهٰذَا الشَّيْءُ مَا نَزَّلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطَانٍ اور جان لینے کے طریقے چند در چند
ہین ازانجملہ یہ ہو کہ ادنیٰ سا مجبورانہ بعوض چند درہم و دینار رعیتگی کے گورنمنٹ سے
عہد کرتا ہی کہ اوسکی تمام اغراض دنیاوی ہین تا اوسے رعیتگی وہ غیر یک رہیگا
حتی کہ لڑائیون مین جہان تک دیگا فرمان برداری و اقرار سے انحراف نکرے گا تب وہ
گورا سپاہی بنایا جاتا ہی اور تمام مخطور مقامون پر اوس سے کام لیا جاتا ہی اب
کون سکے کہ اگر جان لینا صرف اوسکی رضامندی پر جائز و موقوف ہی تو اقدام خودکشی
کیون جرم قرار دیا گیا ہی زیادہ ہنسی تو اسپر آتی ہی کہ آزادی کا گرو ہونا تو جائز معاہدون
سے سمجھا جاتا ہی او بیع ہونا ناجائز یا ایک عضو انسان یعنی مقام مخصوص عورت کا بیع ہونا
جائز اور تمام اعضا کا ناجائز سمجھا جاتا ہی حالانکہ مال سب کا ایک ہی یہ دو اختلافات اصولی
ہین جس سے سلطنت آسمانی بالکل پاک و صاف ہی کما قال اللہ تعالیٰ أَفَلَا يَتَدَبَّرُونَ
الْقُرْآنَ وَلَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ لَوَجَدُوا فِيهِ اخْتِلَافًا كَثِيرًا ؛

اصل دہم

دہم عذر و نقض عہد کا جائز نہونا ؛
اس قاعدے سے تمام عالم کو اتفاق ہی ؛

اصل یازدہم

یازدہم تصفیہ حق اللہ و حق عباد ایک طور پر کرنا اون جرائم کی سزا تجویز کرنا جسکی شہرت
عقلاً و نقلاً عام ہوا یعنی عقل و فکر سے ہر ذی جرم نگرہانہ بنانا ؛
یہ قاعدہ بھی سلطنت دنیاوی کے بالکل برخلاف ہی حق اللہ مین کچھ دست اندازی نہین کرتے
مگر حقوق سلطنت پر جو اونکے مقرر کیے ہوئے ہین نگہداشت کلی رکھتے ہین اور تصفیہ حق عباد

اپنے قواعد کی رعایت سے کرتے ہین ہمیشہ نئے نئے جرم اور نئی نئی میعاد سماعت مقدمات کی
بنا کرتے ہین اور اس بات سے کہ تمام قلمرو کے آدمی اوس سے اوسی طرح واقف ہین جیسا منشا واضع
آئین و قانون کا ہی ہے اوٹھا دیتے ہین اگر اونہین سے پوچھو کہ تمام ملکی آدمی تمھارے اون جرائم مخترعہ
اور اونکی تعریفات و مستثنیات اور قواعد انصاف سے کیا واقف ہین بلکہ تمکو خود بھی یاد ہی تو شاید
کہین کہ نہین پھر ایسے قواعد سے انصاف کرنا اور ایسے جرائم کی سزا دینا کون انصاف ہی اسوقت
قوانین و ایکٹ و نظائر و سرکلرات و رزولیوشن و کرکلشن و میمورنڈم و دستور العمل وغیرہ اس کثرت سے ملک
مین موجود اور ہر مہینے بلکہ ہر ہفتے مین دو چار ہمیشہ آتے جاتے ہین کہ اگر کوئی ہوشیار تمام کاروبار دینی
و دنیاوی سے معطل ہو کر صرف اوسیکو دیکھا اور پڑھا اور سمجھا کرے تب بھی ممکن نہین ہی کہ تمامی اصول و فروع سے
تمام عمر مین اپنی واقفیت پیدا کرے کہ حفاظت جان و مال کی کر سکے پھر اونکے حال پر کیون نہ افسوس
کیا جاے جو نہ خود لکھ سکتے ہین نہ پڑھ سکتے ہین تمام اوقات اونکی پیٹ کے دھندے مین صرف
ہوتی ہی کسوقت وہ اپنا کام اور کسوقت آرام اور کسوقت قانون سیکھین وہ کیا جانین کہ قانون مختص الامر
کیا ہی اور مختص المقام کون ٹھہرایا ہی اور کون قانون و ایکٹ فی الحال کہان جاری ہی اور کہان نہین
جاری ہی اور کون بالکل و کسکی کون دفعہ منسوخ ہی اور کون کب جاری ہوگا اور کون نہین غرض
جس دریافت کی اونکو قدرت نہین ہی اور نہ کبھی ہو سکتی ہی اوس بنا پر اونکے حالات و معاملات
شبانہ روز کا جانچنا اور نتیجہ بھلائی و برائی کا اوس سے اونکے حق مین پیدا کرنا یہ کیا ہی ؛

اصل دوازدہم

دوازدہم مظلوم کی اعانت کرنا ؛

اس قاعدے کا برتاؤ سلطنت دنیاوی مین بڑی طوالت سے ہے بایں شرط ہوتا ہی کہ اول مستغیث
کامل طور پر گورنمنٹ کی اغراض زر مین شریک ہو اور مونہہ مانگی فیس ادا کرے فرضًا اگر تین ہزار کا
کاغذ لینا دستور ہی تو دو ہزار نو سو ننانوے پندرہ آنے کا نہ لیا جاویگا اور اوسی لینے ایک آنے کے

افسوس مین اوس بچارے کی دادرسی ملتوی رکھینگے ؃

دوم ایک کاغذ پر تمام واقعات لکھے اگر اون واقعات کے متعلق کوئی بحث قانون کی پیش ہوگی تو پھر مقدمہ چورنگ ہو جاتا ہی کوئی اپنی تلوار آزماتا ہی کوئی بندوق خالی کرتا ہی کوئی اپنے دست وبازو کی قوت دکھلاتا ہی حکام اسی کھیل وکود وتفنن طبع مین ہوتے ہین کہ مستغیث کا کام تمام ہو جاتا ہی ؃

سوم اگر ان دونون کامون سے کسی طرح نجات ملی اور قضا را دستاویز اسٹامپ ناقص القیمت پر نکلی تو اور لینے کے دینے پڑ گئے مخالف اوسکے قید ہونے کی راہ تکتے ہین اور دوست بہت گھر تک جرمانہ ادا کرکے چھوٹ آنے کو غنیمت سمجھتے ہین وہ بیچارہ عجیب کشمکش مین ہوتا ہی اور دعائین کرتا ہی کہ ای خدا اس مرتبہ تو مجھے عدالت کے شکنجے سے بچالے آیندہ مین کبھی یہ راستہ نہ چلونگا ؃

پس اس قاعدے کی شکل ان اسباب سے اب یون ہوگئی ؃

	مظلوم کو اعانت گورنمنٹ کی خرید کرکے لینا	

سیزدہم شورے کو پسند کرنا ؃

اس قاعدے کے استحسان کے تمام عقلا قائل ہین ؃

چہاردہم خیرخواہی رعایا محض اونکے فائدے کے لیے کرنا ؃

اس قاعدے کا برتاؤ سلطنت دنیاوی مین بھی ہوتا ہی مگر بجاے اونکے فائدے کے اپنا فائدہ ملحوظ رہتا ہی یہ غرض نہین ہوتی کہ اون پر احسان کیجیے اور اپنا فرض جو خالق کی طرف سے اونکی پرورش ونگہبانی کا ہی ادا کیجیے بلکہ یہ مطلب ہوتا ہی کہ اونکو دلداری دیجیے اور مکروہات سے بچائیے پھر اون سے کچھ حاصل کیجیے ؃

پانزدہم رعایا کی فلاح کے واسطے ان کی کوشش کرنا ؃

اس قاعدے کے امتحان کا تمام عالم قائل ہے سلطنت دنیاوی بھی بہت کوشش کرتی ہے مگر اکثر بے فائدہ و طول ہوگی ہے سلطنت آسمانی کے جو عمدہ اصول اسباب مین ہین وہ قابل عمل کرنے کے ہین تصریح اوسکی کتب مین موجود ہے ہم اگر لکھین تو ایک کتاب ہو جاوے اور اصل مطلب رہجاوے ✽

شانزدہم [۱۶] تنعم اور استعمال پارچہ ریشمی و ظروف و زیور نقرئی و طلائی بلکہ ہر قسم کے تکلفات سے جسمین شائبہ ریا و عجب و تن آسانی و شکم پروری و طمع و حسد و بغض کا پایا جاوے احتراز کرنا ✽

ہفدہم [۱۷] سخت گذران و زہد و جفاکشی و بے تکلفی کی عادت کرنا ✽

ہیژدہم [۱۸] غیرت صبر و شجاعت و نیک نیتی و وفاے عہد و توکل سے حاصل کرنا ✽

نوزدہم [۱۹] دنیا سے بقدر ضرورت تعلق رکھنا اوس سے محبت نکرنا اور اوسمین مبتلا نہونا ✽

یہ سب امور طریقۂ معاشرت سلطنت دنیاوی کے برخلاف ہین ✽

اور اوسکا قانون نجات تمام ادیان کے قانون نجات سے بہتر اور آسان تر اور قریب القیاس ہوگا اوسکو بھی ہم ایک تمہید کے ساتھ اس مقام پر کچھ بیان کرتے ہین ✽

واضح رہے کہ یہود منتظر تھے کہ ایک نجات دہندہ پیدا ہوگا جو توریت کے اون سخت احکاموں کی تلافی کریگا جنکی تعمیل اونپر مشکل تھی جب عیسی علیہ السلام کو یہ کہتے سنا کہ احکام الٰہی یہ تعلق رکھتے ہین اور دل مصدر گناہ ہے اوسمین جو خیالات اور خواہشین پیدا ہوتی ہین احکام الٰہی اون سب کی بازپرس کرتے ہین اور مین شریعت موسوی کو تکمیل کرنے آیا ہون اور تمام اون شناعت کو جسکا ذکر انجیل متی کے باب پنجم مین ہے بخوبی سمجھے تو بہت گھبرائے اور کہنے لگے کہ وہ مثل ہے کہ روزہ چھوڑانے گئے تراویح اور گلے پڑی یا تو ہمکو توریت کے سخت احکاموں کے عوض آسانی کی امید تھی یا خطرات قلب کا مواخذہ اور مستزاد ہو گیا مثلاً توریت مین خون کرنے پر سزا ہوتی تھی اب یہ درجہ بڑھگیا کہ جو کوئی کسی پر بے سبب غضب ہوگا یا احمق یا واہی کسیکو کہیگا جہنم مین ڈالا جائیگا

بازانی بعد وقوع فعل زنانی قرار پاکر مطابق حکم توریت کے لائق سزا تھا لیکن اب جو کوئی کسی عورت کو
بنظر شہوت دیکھیگا اوسپر جرم زنا متحقق ہوچکا اوس پاداش مین جہنم مین پڑیگا اسیطرح ایک ایک
مسائل مشکل انجیل سے سخت بدحواس و متردد ہوئے اور یہ تردد اونکا گو حق بجانب تھا کہ خود عیسائیون
نے صرف حضرت عیسی کو مستثنی کرکے لکھا ہی کہ اولاد آدم مین ہی ایک تھا جو گناہون سے پاک تھا
مگر یہ عصمت اونکو کسی طرح جھیلنی تھی بقول شخصے ع شاد باید زیستن ناشاد باید زیستن
نہ انکار نبوت اونکو مناسب تھا نہ نبی کا ایذا دینا لازم تھا ہرچند بعد ختم زمانہ حواریون کے عیسائیون نے
برخلاف تعلیم عیسوی پابندی شریعت کی بالکل چھوڑدی اور یہ عقیدہ تراشا کہ تثلیث کے
ماننے والے کو کوئی کام شریعت کا کرنا ضرور نہین ہی اوسکی نجات کو اسیقدر کافی ہوگا کہ وہ
آنحضرت کا مصلوب ہونا واسطے کفارہ گناہ امت کے اور لعنتی ہوکر تین دن دوزخ مین رہنا اور پھر جی اوٹھنا
یقین کرتا ہو مگر یہود اون سے مطلق التفات نکیا اور سمجھ گئے کہ یہ وہ نجات دہندہ موعود نہین ہے
اور عیسائیون کے ان عقائد کو پہلی باتون سے بھی زیادہ مشکل سمجھا اسواسطے کہ انسان کو خدا سمجھنا
اور تثلیث مین وحدت کا قائل ہونا ایسا محال تھا کہ عقل انسانی مین نہین آسکتا تھا لہذا انتظار اونکا
ختم نہوا اور بدستور دعائین ظہور سلطنت آسمانی کی کرتے رہے اس امر خاص مین ایماندار عیسائی بھی
اونکے شریک ہے کیونکہ اونکو یہ بات یاد تھی کہ حواری شریعت کے پابند اور سلطنت اور فتح کے
آرزومند صعود عیسوی کے بعد بھی تھے بلکہ خود حضرت عیسی علیہ السلام مثل یوحنا کے منادی آسمانی
پادشاہت کے آنے کی کرتے تھے اور اپنے شاگردون اور اصحاب کو نماز کی دعائین ان الفاظ سے
سکھایا کرتے تھے { کہ تیری سلطنت آوے تیرا مطلب جیسا آسمان پر ہے زمین مین بھی ہووے }
تو اس سے وہ سلطنت فرضی روحانی مسیح علیہ السلام کی خیال نہین کی جاسکتی جسکے قائل اس زمانے کے
عیسائی ہین اور وہ بخوبی جانتے تھے کہ نجات دہندہ بموجب ارشاد مسیح کے کوئی اور ہے جو بعد ازین

دنیاکو اپنے قدوم میمنت لزوم سے مشرف کریگا ۞

پس جسطرح عقل اس نقل کو باور کرتی ہی کہ خالق اپنی مخلوق کی مغفرت کے واسطے دنیا مین ایک شفیع بھیجیگا اوسیطرح عقل اسکو بھی تجویز کرتی ہی کہ وہ شفیع المذنبین نہ فرشتہ نہ خدا نہ روح القدس بلکہ انسان ہوگا اور اوسکی قوتین سب مردون سے زائد ہونگی اور وہ خوبصورت بھی ہوگا خوبصورت تو اس لیے کہ ہر زن و مرد اوس سے رغبت کرے کوئی وجہ تنفر کی پیدا نہو انسان اس لیے کہ متکیف بکیفیات و متاثر و متلذذ تمام واردات انسانی کا ہو اور قوتین کامل اسواسطے کہ اپنے خیالات اور خواہشون پر جو اعلی درجے کے ہین دوسرون کے خیالات اور خواہشون کو قیاس کیا کرے کہ کون بات انسان سے رک سکتی ہی اور کون نہین اور کون اختیاری ہی اور کون اضطراری جو رک سکتی ہی اور اختیاری ہی اوسکے وسائل السداد کیا ہو سکتے ہین مثلاً عورتونکا بن ٹھن کر سوار ہو کرنے بیحجابانہ نکلنا اور اونکا اختلاط غیر مردو نسے کرنا اسمین جس ایک بات کا خوف ہی وہ فقط پردے سے مٹ سکتا ہی مگر اسمین جو ایک حالت اضطراری ہی کہ وہ رک نہین سکتی یعنی بجز نگاہ کے بدخیال دل مین آنا اوسکے لیے خدا سے درخواست کرے کہ اونکے معافی کا قانون ایسا اور ویسا ہونا چاہیے گویا اوسکا قلب مجموعہ تمام مخلوق کے قلبونکا ہوگا اور وہ ایک زبان تمام زبانون سے عذرخواہی کریگی پس ٹھیک تعبیر لفظ وکیل کی جسکا ذکر انا جیل مین ہی جیسے اس موصوف پر صادق آتی ہی ایسی کسی دوسرے پر نہین ۞

جب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم باین صفات مبعوث ہوئے اونھون نے یہ ارشاد فرمایا یَا اَیُّهَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَیْکُمْ جَمِیْعًا اور مین وہی ہون جسکے تم منتظر تھے مین اپنی طرف سے کچھہ نکہونگا جو خدا اپنا کلام میرے مونہہ مین ڈالیگا وہی کہونگا اگر اپنی طرف سے کچھہ کہون خدا مجھے مار ڈالیگا چنانچہ حق سبحانہ تعالی اسکی خبر قرآن مین دیتا ہی آیۃ کریمہ وَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰی اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی اور پھر یہ بھی ارشاد کرتا ہی وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَیْنَا

لَاَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِيْنِ ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِيْنَ اور یہی مضمون توریت کی کتاب استثنا کے باب ۱۸ میں ہے ۱۸ اونکے لیے اونکے بھائیون مین سے تجھسا ایک نبی برپا کرونگا اور اپنا کلام اوسکے مونھہ مین ڈالونگا اور جو کچھہ مین اوسے فرماؤنگا وہ سب اونسے کہیگا ۱۹ اور ایسا ہوگا کہ جو کوئی میری باتونکو جنھین وہ میرا نام لیکر کہیگا نہ سنیگا تو مین اوسکا حساب اوس سے لونگا ۲۰ لیکن وہ نبی جو ایسی گستاخی کرے کہ کوئی بات میرے نام سے کہے جسکے کہنے کا مین نے اوسے حکم نہین دیا یا اور معبودون کے نام سے کہے وہ نبی قتل کیا جاوے فقط

اور یہ فرمایا کہ خدا اپنے بندونکو آزاد اور اونکو نجات دیا چاہتا ہے جو قانون اونکے واسطے دنیا مین مقرر کریگا اوسی بموجب آخرت مین جزا و سزا ہوگی اِنَّ اللّٰهَ لَا يُخْلِفُ الْمِيْعَادَ اور توریت کے وہ احکام جو بنی اسرائیل پر شاق تھے بدل دیگا اور جس حکم کی تعمیل امت پر گران ہوگی اور اوسمین وہ تخفیف وحی کے زمانے تک چاہا کرینگے نہ کیا جائیگی اس مین نئے حکم سے پہلا حکم منسوخ یا نسیا منسیا ہو جائیگا فاذا ان نسیتم مَا نَنْسَخْ مِنْ اٰيَةٍ اَوْ نُنْسِهَا نَاْتِ بِخَيْرٍ مِّنْهَآ اَوْ مِثْلِهَا اَلَمْ تَعْلَمْ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ کیونکہ اللہ کو آپ پر آسانی منظور ہے حکومت اور سختی منظور نہین يُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّخَفِّفَ عَنْكُمْ وَخُلِقَ الْاِنْسَانُ ضَعِيْفًا مگر یہ سب اونکی خاطر ہے جو خدا اور اوسکے رسولون اور کتابون اور ملائکہ اور قیامت کے ہونے پر یقین رکھینگے اور یہ بھی اون پر انعام عموما ہوگا کہ اگر وہ ایک نیکی کرینگے دس شمار ہوگی اور ایک بدی ایک ہی تصور ہوگی چنانچہ حق سبحانہ تعالی فرماتا ہے مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا وَمَنْ جَآءَ بِالسَّيِّئَةِ فَلَا يُجْزٰٓى اِلَّا مِثْلَهَا اور اگر بدی کرنیکا ارادہ کرینگے اور نکرینگے تو کچھہ نہ لکھا جائیگا اور جو نیکی کرنیکا ارادہ کرینگے اور نکرینگے تو ایک نیکی اونکو دیجائیگی اونکو ہر تکلیفات دینی اور دنیاوی مین ثواب دیا جائیگا اور گناہ اونکے حبط ہوا کرینگے اور اونکو یہ بھی اختیار دیا جائیگا کہ اپنی نیکیون مین

دوسرونکو شامل کرین غرض اونکو ہر ایک چھوٹے کاموں مین بڑا اجر ملیگا کما قال النبی صلی الله علیه وسلم عن ابن عمر عن رسول الله صلی الله علیه وسلم قال انما اجلکم فی اجل من خلا من الامم ما بین صلوة العصر الی مغرب الشمس وانما مثلکم ومثل الیهود والنصاری کرجل استعمل عمالا فقال من یعمل لی الی نصف النهار علی قیراط قیراط فعملت الیهود الی نصف النهار علی قیراط قیراط ثم قال من یعمل لی من نصف النهار الی صلوة العصر علی قیراط قیراط فعملت النصاری من نصف النهار الی صلوة العصر علی قیراط قیراط ثم قال من یعمل لی من صلوة العصر الی مغرب الشمس علی قیراطین قیراطین الا فانتم الذین تعملون من صلوة العصر الی مغرب الشمس الا لکم الاجر مرتین فغضبت الیهود والنصاری فقالوا نحن اکثر عملا واقل عطاء قال الله تعالی فهل ظلمتکم من حقکم شیئا قالوا لا قال الله تعالی فانه فضلی اعطیه من نشاء رواه البخاری وہکذا منقول عن عیسی علیه السلام فی الباب العشرین من انجیل متی مگر اسقدر یاد رکھنا چاہیے کہ حضرت پطرس حواری نے جورو لڑکے بہن بھائی ماں باپ گھر بار مال و دولت جو کچھ کہ اونکے پاس تھا آنحضرت کے پیچھے سب چھوڑ دیا تھا تب آپ نے اونسے مخاطب ہوکر ارشاد کیا کہ ایسے لوگونکو سوگنا اسکا ملیگا پھر بہت سے جو پہلے ہین پچھلے ہو جائینگے اور جو پچھلے ہین پہلے ہونگے یعنی پچھلے اگر اتنا کرینگے تو سوگنا اسکا پاوینگے اور تم ایسونکو باندازہ عمل ملیگا اوسیکو باب ۲۰ مین یون ارشاد فرمایا ہے ۱ کیونکہ آسمان کی پادشاہت اوس صاحب خانہ کے مانند ہے جو تڑکے باہر نکلا تاکہ اپنی تاکستان مین مزدور لگاوے ۲ اور اوسنے مزدوروں کا ایک ایک دینار روزینہ مقرر کرکے اونھیں تاکستان مین بھیجا ۳ اور اوسنے پہر دن چڑھے

باہر جاکر اونکو بازار مین بیکار کھڑے دیکھا ۔ ۴ ۔ اور اونسے کہا کہ تم بھی تاکستان مین جاؤ اور جو کچھہ واجبی ہی تمھین دونگا سو وہ گئے ۔ ۵ ۔ پھر اوسنے دوپہر اور تیسرے پہر باہر جاکر ویسا ہی کیا ۔ ۶ ۔ ایک گھنٹہ دن رہے پھر باہر جاکر اور ونکو بیکار کھڑے پایا اور اونسے کہا کہ تم کیون یہان تمام دن بیکار کھڑے رہتے ہو ۔ ۷ ۔ اونھون نے اوس سے کہا اس لیے کہ کسی نے ہمکو مزدوری پہ نہین رکھا اوسنے اونھین کہا تم بھی تاکستان جاؤ اور جو کچھہ واجبی ہی سو پاؤگے ۔ ۸ ۔ جب شام ہوئی تاکستان کے مالک نے اپنے کارندے سے کہا مزدورونکو بلا اور پچھلون سے لیکر اگلون تک اونکی مزدوری دے ۔ ۹ ۔ جب وے جنھون نے گھنٹہ بھر کام کیا آئے تو ایک ایک دینار پایا ۔ ۱۰ ۔ جب اگلے آئے اونھین یہ گمان تھا کہ ہم زیادہ پاوینگے پر اونھون نے بھی ایک ایک دینار پایا ۔ ۱۱ ۔ جب اونھون نے پایا تو گھر کے مالک پر بہت کڑکڑائے ۔ ۱۲ ۔ اور کہا پچھلون نے ایک ہی گھنٹے کا کام کیا اور تو نے اونھین ہمارے برابر کر دیا جنھون نے تمام دن کی محنت اور دھوپ سہی ۔ ۱۳ ۔ اوسنے اونمین ایک کو جواب مین کہا ای میان مین تیری بے انصافی نہین کرتا کیا تو نے مجھہ سے ایک دینار پر اقرار نہین کیا ۔ ۱۴ ۔ تو اپنا لے اور چلا جا پر مین جیسا تجھے دیتا ہون پچھلے کو بھی دونگا ۔ ۱۵ ۔ کیا مجھے روا نہین کہ اپنے مال سے جو چاہون سو کرون کیا تو اس لیے بری نظر سے دیکھتا ہی کہ مین نیک ہون ۔ ۱۶ ۔ اسی طرح پچھلے پہلے ہونگے اور پہلے پچھلے کیونکہ بہت سے بلائے گئے پر برگزیدہ تھوڑے ہین فقط ✦

اور یہ ارشاد کیا کہ مسلمانونکو میری اور خلفاے راشدین مہدیین کی تبعیت لازم ہی وہ اسمین ثواب پاویںگے قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَيْكُمْ بِسُنَّتِي وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ اسواسطے کہ مین پیغمبر ہون اور خلفا میرے وہ لوگ ہین کہ اونکے تقوے کو خدا جانچ چکا ہی وہ وہی کرینگے جو ثواب ہوگا باقی اور تمام امور جسکو اکثر مسلمان اجماع

ف ترجمہ لازم پکڑو اوپر اپنے طریقہ میرا اور چال ڈھال اور روش خلفاے ہدایت یافتون کی ۱۲

ف اس ارشاد سے حصول ثواب مین بڑی وسعت اور کفارہ سیئات مین بہت آسانی ہو گئی ۱۲

جو نیک نیتی و رعایت اصول شریعت اچھا یعنی مباح و مندوب ٹھہراوینگے وہ خدا کے نزدیک بھی
ویسا ہی ہوگا اور جسکو برا گنینگے وہ برا ما رآہ المسلمون حسنا فہو عند اللہ حسن
وما رآہ المسلمون قبیحا فہو عند اللہ قبیح موید اسکے بھی وہ لوگ ترجمان نبی ہونگے
اونکی جماعت پر خدا کی مدد ہوگی ید اللہ علی الجماعۃ اسی مضمون کا اشارہ ہے +
اور یہ فرمایا کہ قیامت مین معصوم لڑکون کی عصمت اونکے ماں باپ کو اور ہمسایے کی فاضل نیکیان
ہمسایونکو دلوادینگی شہیدونکی نیکیان ستر آدمیون کے واسطے کافی ہونگی اسیطرح اور بہت لوگ
ہین جنکی نیکیان ایکدوسرے پر منتقل ہونگی اوسکی تصویر یہ خیال مین آتی ہے کہ اوس دن شفیع المذنبین کا
یہ کام ہوگا کہ خدا سے مقام محمود مین اذن لیکر مطابق قانون مقررہ کے ہر ایک کا حساب کرائینگے
جسکی نیکی کم پڑے گی اوسکو دوسرون سے دلوا دینگے اور جنکا کہین ٹھکانا نہوگا اونکو اونکی
نیکیان کفایت کرینگی کہ اونکے گناہ اگلے پچھلے بموجب ارشاد باری کے سب معاف ہو چکے ہین
اسیطرح گنہگاران امت الا ماشاء اللہ رستگاری پاتے جاینگے وللہ در ما قال شیخ سعدی علیہ الرحمہ
کہ در روز امید و بیم + بدان را بنیکان ببخشد کریم + اللہم آمنا وزدنا محبتہ وارزقنا
شفاعتہ یوم القیمۃ +
اور پھر یہ بھی کہدیا ما یفعل اللہ بعذابکم ان شکرتم و آمنتم و کان
اللہ شاکرا علیما +
یہ سنکر یہود و نصاری جو سچے آرزومند اس سلطنت آسمانی کے اور صدق دل سے طالب
نجات تھے فورا پہچان گئے کہ جسکے ہم منتظر تھے وہ ذات بابرکات یہی ہے اور وہ قانون جس سے
پھانسیان ہمارے گلون سے اوترتی ہین یہی قرآن شریف ہے نظم از طرف چمن نسیم اقبال وزید
وز گلبن امید گل لطف دمید + یعنی کہ حسن طالع و بخت سعید + پرتو التفات عام تو رسید

اونکی شان مین حق سبحانہ تعالی فرماتا ہی اَلَّذِیْنَ یَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِیَّ الْاُمِّیَّ الَّذِیْ
یَجِدُوْنَهٗ مَكْتُوْبًا عِنْدَهُمْ فِی التَّوْرٰىةِ وَ الْاِنْجِیْلِ یَاْمُرُهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ
وَ یَنْهٰىهُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَ یُحِلُّ لَهُمُ الطَّیِّبٰتِ وَ یُحَرِّمُ عَلَیْهِمُ الْخَبٰٓىٕثَ وَ یَضَعُ عَنْهُمْ
اِصْرَهُمْ وَ الْاَغْلٰلَ الَّتِیْ كَانَتْ عَلَیْهِمْ فَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِهٖ وَ عَزَّرُوْهُ وَ نَصَرُوْهُ
وَ اتَّبَعُوا النُّوْرَ الَّذِیْۤ اُنْزِلَ مَعَهٗۤ اُولٰٓىٕكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ +

مرحبا ومبارکباد اون سعادتمندون کو ہماری اور تمام امت کی طرف سے کہ خدا نے محض اپنی عنایت سے اونکے بوجھہ اوتارے اور اونکے گلون سے پھانسیان چھوڑا دین توریت اور انجیل کے جن سخت احکامون کے وہ مکلف تھے وہ باسانی بدل دیے +

اور جنکی آنکھین ضلالت تقلید اور تعصب قومی اور حسد بیجا سے اندھی تھین وہ طرح طرح کے شبہات مین مبتلا ہوکر اوسی دلدل مین پھنسے رہے جس سے خلاص ہونے کی امید نہین ہی اونکی بدنصیبی پر رونا آتا ہی +

مسلمان دعوی کرتے ہین کہ ابو البشر آدم کی اولاد مین جتنی سلطنتین آج تک قائم ہوئی ہین اون سب مین موافق مرضی جناب باری مطابق فطرت انسانی کے یہی ایک سلطنت ہی جسکو ہم لوگ خلافت اسلامی کہتے ہین اور انبیاؤن نے اوسکا نام سلطنت آسمانی یعنی وسیلہ نجات رکھا ہی اور اس سلطنت کے اصول ایسے پاکیزہ اور دلپسند تقاضاے روح کے رفع کرنے والے ہین جو کسی دوسری سلطنت کے نہین اور اسی سلطنت نے خلق خدا کے عموما اور بنی اسرائیل و عیسائیون کے خصوصا بوجھہ اوتارنے اور پھانسیان اونکے گلو سے نکالنی اور اونکی آزادی دارین کی کوشش کی ہی یہی سلطنت ہی جس مین امراض روحانی اور آلام جسمانی دونونکا علاج ہوتا ہی اسمین احکام روحی و جسمی و مسائل نوعی و صنفی سب کچھہ موجود ہین دیدہ بصیرت چاہیے تو یہ دعوی اونکا نہایت صحیح و سچا ہی +

مسلمانونکو لازم ہی کہ بمنطوق آیہ کریمہ قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ
اپنے نبی کی اتباع مین کوشش کرین اگر بقصد اتباع پیغمبر کیا ہی یا حقیقت اور چھوٹا کام کرینگے بہت
بڑا اجر پاوینگے مثلاً اگر جوتہ پہنیے پانون سے اور کرتہ یا انگرکھہ داہنی طرف سے پہنینگے جب تک
بدن مین رہیگا ثواب لکھا جائیگا اگر حاجت بشری بھی بوضع مسنون روا کرینگے تو اوسمین بھی
مستحق حسنات ہونگے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اکثر گھٹنا ر کر بیٹھا کرتے تھے زمین یا دسترخوان پر
اپنے ہاتھ سے کھانا کھایا کرتے تھے اور پھر اونگلیون اور برتن کو چاٹتے بھی تھے اگر تم بھی ایسا ہی
کروگے تو فائدہ اور مدرسہ کی تعمیر سے زیادہ ثواب پاؤگے یہ خیال کرو کہ مسنونی کھانا مسنون
طور پر اور فرعونی کھانا فرعون کے طور پر کھانا چاہیے بلکہ جو تمسے ہو سکے اوسی ایک فعل کو کیا کرو
ہر چند تمکو ان حرکات سے بپاس خاطر دوسری قوم کے بتکلف ننگ آوے یہ یاد رکھو کہ کوئی برا بھلا کہیگا
اور بچشم حقارت دیکھیگا مگر اپنی نجات کے واسطے چار و ناچار سب کچھ کرنا ہی تم ننگ و عار سے اختیار نکرو
اور یہ حیلہ نہ اوٹھاؤ کہ امور مباح کا کرنا نکرنا دونون برابر ہی بلکہ یہ سنت تمہارے پیغمبر صلی اللہ علیہ
وآلہ وسلم کی ہی اس ذریعے سے جس قدر غذا تمہارے پیٹ مین جائیگی اوس سے خلط صالح پیدا
ہوگا جو خدا کی طرف تمکو کشان کشان لیجائیگا اور تم اسپر مغرور نہو کہ اصل ہر شئی کی اباحت ہی یہ بڑی
گمراہی اور بڑا دہوکا ہی مسلمانون نے اس قاعدے کو عموماً نہین مانا اور اسکو بدلائل ثابت کیا ہی مگر
اسکو پھر ہم تمکو انشاء اللہ تعالیٰ کبھی یاد دلائینگے اس مقام پر ہم اون عمدہ شبہات منکرین حقیقت اسلام کو
جو اونکی ہدایت کے حاجب ہوگئے ہین نقل کرکے اسلام کیطرف سے اوسکا جواب حقیقی دیتے ہین +
شبہہ اول پیغمبر اسلام انسان تھے معصوم نہ تھے اور جو خود معصوم نہین ہی وہ گنہگارونکی
شفاعت نہین کرسکتا شبہہ دوم پیغمبر اسلام نے کوئی معجزہ نہین دکھلایا شبہہ سوم پیغمبر
اسلام نے بزور شمشیر اپنا دین پھیلایا شبہہ چہارم اپنے ملک مین حکومت کو پیغمبر اسلام نے

۵ پارہ سوم سورہ آل عمران

لونڈی غلام بنانیکا حکم دیا اور شوہر دار عورتونکو جو جنگ مین اسیر آتی تھین اپنے لشکریونپر حلال کر دیا ہا

جواب شبہ اول فی الحقیقت پیغمبر اسلام انسان تھے صدور گناہ اور نسیان از راہ بشریت ممکن تھا مگر حق سبحانہ تعالی نے اونکی عصمت کا گناہون سے یہ بندوبست کیا کہ جب اونکو چند روز اپنے ہم نشینون کی صحبت سے گذرتے اور بتقاضاے بشریت کچھ لگاو حضرت قدس سے کم ہو جاتا اور قلب پر غین آنے لگتا تب فرشتے آتے اور اوس آلودگی اور نقطہ سیاہ کو آب رحمت اور مغفرت سے دھو ڈالتے اور پھر اوسمین حکمت اور نور بھر کر کبھی مجسد روح اور کبھی روح اور جسم دونونکو عالم قدس کی سیر اور پاک روحون اور فرشتون سے ملاقات کرالاتے تاکہ انسانونکی صحبت کی تلافی کامل اور فیض صحبت روحانیونکا انسانون کے ہم نشینون پر غالب ہو جاے مسلمان اسی حالت کو معراج کہتے ہین اور اسیطرح تعدد معراج کے قائل ہین بلکہ بعضے یہانتک کہتے ہین کہ کسی ایک سفر مین وہ جناب احدیت سے بھی بلا واسطہ ہمکلام ہوئے اور قانون نجات کی وسعت کو بمزید اطمینان خود دریافت کر آئے پس وہ حالت قدوسیت کی رفتہ رفتہ جو دنیاوی تعلقات سے کم ہو جاتی تھی اور بشریت اپنا گھر کرتی جاتی تھی اوسکو جناب باری عز اسمہ نے محض اپنے فضل و کرم سے معاف کر دیا چنانچہ قرآن مین فرماتا ہی لِيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ[ف]

اور یہ سب بندوبست اپنے بندونکی نجات کے واسطے فرمایا تاکہ اوسمین قابلیت حضوری مقام محمود اور عرض و معروض کی باقی رہے نظیر ایسے واقعات کی دنیا مین بھی موجود ہی کہ بادشاہان دنیا واسطے انکشاف مقدمہ یا کسی اپنے خاص انتظام سلطنت کی مصلحت سے کسی ایک مجرم کا قصور معاف کر کے اوس سے اپنا کام لیا کرتے ہین اور پھر اوسکو اور مجرمون سے ملنے نہین دیتے اور اگر ملنا اوسکا کبھی قرین مصلحت ہوتا ہی تو کیسی کیسی احتیاطین کرتے ہین سپاہی جدا اوسکی تاک

[ف] یہ آیت سپارہ بست و نہم سورہ فتح مین ہی ترجمہ تا معاف کرے تجکو اللہ جو آگے ہو چکے تیرے گناہ اور جو پیچھے رہے ۱۲

رکھتے ہین مخبر علیحدہ اونکی باتین چھپ چھپ کر سنا کرتے ہین تاکہ اوسمین رنگ مخبر ہونیکا نہ جمنے پاوے
اور قابلیت راست گفتاری کی جسکی تعلیم دربار مین ہو چکی ہے زائل نہو جاوے ٭
مسلمان کہتے ہین کہ ان سب امور کا مان لینا اونکو آسان ہوگا جو عیسی علیہ السلام کے مشکل مسئلہ
الوہیت اور بیگناہی اور تثلیث فی الوحدت کا اقرار کرتے ہین ٭
یہ تو ہمنے سب موافق عقیدۂ اہل اسلام کے بیان کیا مگر ہم اوس شبہہ کو اگر منکرین کے کہنے کے بموجب
تسلیم بھی کر لین تب بھی ہم پیغمبر اسلام کے شفیع المذنبین ہونے کے منکر نہونگے اسواسطے کہ
جو شکل ہمنے شفاعت کی اوپر بیان کی ہے اوسکے واسطے بجمیع الوجوہ معصوم ہونا شفیع المذنبین کا
ضرور نہین ہے بلکہ جو قانون شفیع المذنبین کے وسیلے سے ہم تک پونہچا ہے وہ خود نجات کو کافی ہے
اوسکے ہم مسلمان احسان مند ہین کہ اونکی کوششون نے ہمپر بڑی آسانی کر دی ورنہ نجات کا رشتہ کھا دیا
جواب شبہہ دوم معجزہ و کرامات بمنزلہ ایک تمغہ کے ہے جس سے اہل تمغہ کا تعلق سرکار سے
ہونا ثابت ہو پس یہی تمغہ جو پیغمبر اسلام کے پیشتر انبیا آئے تھے اونکو دیا گیا تھا کہ وہ دنیا مین خدا کیطرف
سے وعظ و نصیحت کرین اور جب اوسنے اونکے ذاتی اعتبار کی گفتگو کیجاوے تب وہ تمغہ
دکھاوین لیکن منکرین نے اونکی پند و وعظ کی کچھہ توقیر نہ کی بلکہ اونمین سے کسیکا سر پھوڑا کسیکو
مار ڈالا کسیکو بے حرمت کیا اور اونکے تمغونکا جعل بنا لیا اس حیلے سے کہ تعمیل حکم سے وہ باز رہے
جب لوگون نے ایسا کرنا شروع کیا تو ہر ایک انبیا نے یہ اونکو خدا کی طرف سے سنا دیا کہ چند
روز مین ایک سردار تمپر مقرر ہوگا اگر تم اوسکا کہا نہ مانوگے تو سزا پاؤگے جیسا کہ توریت کی
کتاب استثنا کے ۱۸ باب اور اشعیا نبی کے باب چہل و دوم اور اناجیل کے متعدد مقامات
خصوصا انجیل مرقس کے باب دوازدہم و دیگر کتب انبیا مین تمنے پڑھا پس جب وہ سردار دنیا مین
آیا تو مخلوق نے موافق الفت عادت اپنے معجزہ مانگنا شروع کیا اوس سردار باوجودیکہ نے

ارشاد خداوندی ہے ہینا یا وَمَا مَنَعَنَا اَنْ نُرْسِلَ بِالْاٰيٰتِ اِلَّآ اَنْ كَذَّبَ بِهَا الْاَوَّلُوْنَ

اب تمکو کوئی نشانی تمہارے اصرار پر نہ دکھائی جائیگی کہ تمہارے اگلے اہل تمغا کو جھٹلا چکے ہین
تم ہمکو مثل اوراہل تمغا کے نہ سمجھو ہم تمہارا محاصرہ موقوف نکرینگے ہم تمہاری آیت مانینگے کیونکہ
ہمکو حکم ہی قُلْ اِنَّمَا الْاٰيٰتُ عِنْدَ اللّٰهِ وَاِنَّمَآ اَنَا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ تم دو بات مین ایک اختیار کرو
یا ہماری پند و وعظ پر عمل کرو یا ذلیل ہوکر فرمان برداری کرتے رہو ورنہ قتل ہوگے اور تمہارا
لوٹا جائیگا بال و بچے تمہارے اسیر ہونگے کیا تم اپنے معاملات دنیوی مین غور نہین کرتے کہ جب
پادشاہی اہل کارون سے کوئی ماتحت سرکشی کرتا ہی تو بعد تفہیم و افہام انجام کار پادشاہ اپنے دلیر
معزز و معتمد کو مع فوج بھیجکر اوسکی سرکوبی کرتا ہی اوسوقت اوس معزز و معتمد سے کوئی نہین
کہہ سکتا کہ تم اپنا اعزاز و اکرام ظاہر کرویا پادشاہی تمغا دکھاؤ اور نہ اس گفت و شنود کا وہ وقت ہوتا ہی
مگر ہان قطع حجت کو ہم تمسے یہ کہے دیتے ہین کہ ہماری جہان کی سرداری اور ہماری فوج جرار کو
اہل تمغا پیغمبر مشتہر کر چکے ہین اور تمہارے اگلون نے ہر ایک تمغے کا جعل بنالیا تھا اب تم ہماری
سند تقرری کا جو قرآن ہی جعل بناؤ تو ہم جانین وَاِنْ كُنْتُمْ فِيْ رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰى
عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ وَادْعُوْا شُهَدَآءَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ
صٰدِقِيْنَ ۝ فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِيْ وَقُوْدُهَا النَّاسُ
وَالْحِجَارَةُ اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِيْنَ ۝

مسلمان کہتے ہین کہ پیغمبر اسلام سے یون تو صدہا معجزے صادر ہوئے کہ اوسکا ذکر قرآن اور
حدیث اور کتب تواریخ مین بتصریح موجود ہی لیکن اگر وہ بمقابلہ کفار ہمیشہ اپنے معجزے پیش
کیا کرتے تو اون مین اور انبیاؤن مین کچھ فرق نہوتا حالانکہ وہ شفیع المذنبین اور محبوب رب العالمین
تھے اونکا مرتبہ سب سے اونچا اور اونکا بول بالا تھا نظیر اسکی دنیا مین یہ ہی کہ مذکورین کو کھلنا

مہری اور چپراسیونکو چپراس اور چوبدارونکو عصا اور سوارونکو وردی اور گھوڑا یا سانڈنی سے
لوگ پہچانتے ہین مگر جب جناب ویسرائے و نائب السلطنت کشور ہند تشریف لاتے ہین تو اونسے کوئی
تمغہ یا وردی واسطے شناخت عہدۂ گورنری کی نہین مانگتا بلکہ اونکی شناخت کے واسطے وہی اطلاع
کافی سمجھی جاتی ہی جو قبل نزول اجلال اونکے جانب ملکہ معظمہ سے مشتہر ہوگئی ہی گو اوسمین اونکا چہرہ
او رخط و خال اور زمانہ تشریف آوری کا شرح نہین لکھا ہوتا اور جو کوئی ایسی جرأت کرے تو وہ
یا مجنون ہوگا یا گستاخ واجب التعزیر اور اگر گورنر بھی اونکی ایسی مہمل باتونکا ہمیشہ جواب دیا کرے تو وہ
اور عمدہ کامون سے بالضرور معطل رہے گا ❊

جواب شبہہ سوم مسلمانون نے اپنی کتابون مین بدلائل منکرین کو معقول کردیا ہی ہمکو تمام
اوسکا نقل کرنا اس مقام پر فضول معلوم ہوتا ہی مگر تاہم اسقدر لکھتے ہین کہ اس باب مین اگر بحث ہی
تو اسی کی کہ یہ خونریزی انسان کی جائز ہی یا نہین ہرگاہ تم اے بندگان خدا ملک بڑھانے اور خزانہ
جمع کرنے کے واسطے خونریزی کیا کرتے ہو تو پھر کیا اعتراض اوس شخص پر کروگے جو دنیاوی
غرض سے علیحدہ ہو کر باغیان شاہنشاہی کی سزا دیتا ہو اور اقبال عبودیت کرانے کے واسطے اونکو
زیر و زبر کرتا ہو اسواسطے کہ جب بات کی فہمایش پانچ چھہ ہزار برس پیشتر سے معرفت انبیا کے ہوئی
اور اوسکا نتیجہ مفید نہ نکلا تو اونہین باغیون کی سزادہی کے واسطے یہ سلطنت مقرر ہوئی اسکا
کام ہی کہ وہ اپنا لوازم منصبی بخلوص نیت ادا کرے اور ثبوت اوسکے اخلاص کا یہ ہی کہ جب بادشاہ
یا تاجدار نے خدا کی خالص وحدانیت اور اوسکے رسولون کی رسالت کا اقرار کرلیا پھر اوسکے ملک
و دولت و جاہ و جلال و زن و فرزند کی مسلمانون نے کچھ طمع نہین کی اگر اونکو کچھ طمع دنیاوی یا اپنی
ناموری مقصود ہوتی تو اپنا فائدہ کیون چھوڑتے اور پیغمبرون کی کتابون مین کیون اونکی تعریف
ہوتی مگر جب یہ شبہہ ہم عیسائیون کی زبان سے سنتے ہین اور اونکی تصنیفات مین لکھا دیکھتے ہین

تو بڑی ہنسی آتی ہی اسواسطے کہ بعد حضرت عیسی علیہ السلام کے اونکے پیشواؤن اور بادشاہون نے واسطے اجراے عقیدۂ تثلیث وغیرہ کے جسکی کچھ اصل نہ تھی وہ خونریزی کی ہی جسکی انتہا نہین ہی اور یہی باعث اونکی ترقی عقائد کا ہوا تو اونکو اس باب مین لب ہلانا جائز ہی نہین ہی ❊

جواب شبہۂ چہارم ہم اوپر لکھ چکے ہین کہ سلطنت آسمانی اور سلطنت دنیاوی نے اپنے باغیون کی سزا قید بھی تجویز کی ہی اور قید [جس حیثیت سے فی الحال اوسکا رواج ہی] اور غلامی کا مآل ایک ہی ہی اسیواسطے اسیر کا اطلاق عبد پر بھی کیا جاتا ہی خواہ وہ اسیر زن ہون یا مرد چنانچہ صراح مین اسیر بمعنی بردہ کے لکھے ہین پس مسلمان لونڈی غلام بنانا اور بعد گرفتاری اونکی عورتون کو اونکے نکاح سے نکل جانا فقط اونھین باغیون کی سزا خاص سمجھتے ہین جسکا ذکر اوپر ہو چکا نہ کسی دوسر مجبورون کی اور یہہ برخلاف عقل کے ہی نہ نقل کے ❊

عقل کے برخلاف اس سبب سے نہین ہی کہ لونڈی اور غلام بنانے کا رواج یونانی ایرانی رومی مصری ہندی یہودی عربی ترکی تاتاری غرض کل ملک و قوم مین ابتدا سے ابتک ایک حالت سے چلا آتا ہی اور ہر ایک قوم کی کتابون مین اونکے احکام جدا جدا محفوظ ہین حضرت ابراہیم و اسحق و یعقوب علیہم السلام سے لیکر حضرت عیسی علیہ السلام تک بعض نبی ایسے تھے جنسے خدا نے مونہہ در مونہہ باتین کین اور اپنے احکام لکھکر اونکو دیے اور اونکو محض دنیا کی ہدایت اور تمام بد اخلاقیون کے دور کرنے کو بھیجا اور بعض بقول عیسائیون کے خود خدا تھے جو اپنے بندون سے بالمشافہہ کلام اور اونکو اخلاق حمیدہ سکھلاتے تھے اور روحانی تعلیم کیا کرتے تھے ❊ اور صحرا نشینان نسل قیدار سے لیکر حکماے یونانی و مصر و ہندوستان و تاتار تک کسی نے اس بات کا اشارہ تک نکیا کہ غلامی تمام برائیون کی جڑ اور تمام بد اخلاقیون کی مان اور اخلاق حمیدہ کی دشمن برخلاف مرضی خالق و فطرت انسانی کے ہی بلکہ برخلاف اوسکے اونکی کتابون مین

احکام اونکے لکھے دیکھتے ہین کیا چھہ ہزار برس تک تمام مخلوق تھی کہ انبیا اور اولیا اسی گمراہی
اور اسی کیچڑ مین پھنسے رہے اور خدا نے اونمین سے کسی پر الہام نکیا اور نہ کسی حکیم کو اپنی مرضی سے
آگاہ کیا آیا یہ خطا خدا سے عمدا ہوئی یا سہوا انہین نہین خدا خطاؤن سے بری اور تقصیرون سے
پاک اور صاف ہی یہ خطاے حاسدانہ و کفر خوشامدانہ اون متقلیدین کا ہی جو تقلید صحابۂ مجتہدین
و علماے ربانیین کی عار اور خود رایان کی باعث افتخار جانکر اس شعر پر عمل کرتے ہین شعر
اگر شہ روز را گوید شب است این ٭ ببایدگفت اینک ماہ و پروین ٭ ثبوت اسکا یہ ہی کہ تمام اہل اسلام
جسطرح خدا کی وحدانیت کے اوسیطرح موسی علیہ السلام کی رسالت اور توریت کے کلام
الہی ہونے کے قائل ہین پس توریت کی کتاب استثنا کے ورس ۱۰ سے ۱۳ تک مین یہ لکھا ہی ٭
اور جب تو لڑائی کے لیے اپنے دشمنون پر خروج کرے اور خداوند تیرا خدا اونکو تیرے ہاتھون مین
گرفتار کرے اور تو اونھین اسیر کر لائے اور اون اسیرون مین خوبصورت عورت دیکھے اور تیرا جی اوس سے
چاہے کہ تو اوسے اپنی جورو بنائے تو تو اوسے اپنے گھر مین لا اوسکا سر منڈوا اور ناخن کٹوا تو
وہ اپنا اسیری کا لباس اوتارے اور تیرے گھر مین رہے اور مہینا بھر اپنے باپ اور اپنی مان کے سوگ مین
بیٹھے بعد اوسکے تو اوسکے ساتھہ خلوت کر اور اوسکا خصم بن اور وہ تیری جورو بنے انتہی بلفظہ ٭
اور جو لوگ توریت کی تحریف لفظی کے قائل نہین ہین وہ اپنے عنوان رسالۂ ابطال غلامی مین بڑی
دریدہ دہنی و بے باکی سے یہ تحریر فرماتے ہین ٭
جو امور کہ لونڈیون اور قیدی عورتون اور بیگناہ اہل عصمت کے ساتھہ جائز سمجھے جاتے ہین
کیا وہ حقیقت مین نیک ہو سکتے ہین کیا وہ باتین حرکات بہائم سے کچھہ زیادہ وقعت رکھتی ہین کیا وہ
کسی مذہب کے سچے ہونے اور خدا کی دی ہوئی ہونے پر دلیل ہو سکتی ہین وہ دنیا کی آنکھہ مین اوس
مذہب اور اہل مذہب کی نیکی بیٹھا سکتی ہین حاشا و کلا بلکہ ایک لمحے کے لیے بھی یہ بات نہین پائی جا سکتی

کہ سچا مذہب جو خدا کیطرف سے اوترا ہوا اوسمین ایسے امور جائز ہوان انتہی بلفظہ +

اب ہم پوچھتے ہین کہ بنی اسرائیل کا خدا اور اونکے انبیا اپنے گروہ کو بدیان اور زناکاری و وحشیانہ فعل سکھایا کرتے تھے اور کیا اوسوقت مین اونکا مذہب سچا مذہب کہلاتا تھا کیا اوسوقت وہ تمام قومون سے افضل اور تربیت یافتہ تھے کیا اون پر خدا کا پیار نہ تھا آہ میرے اللہ جو کچھ اوسوقت کی شریعت تھی سب ٹھیک اور صحیح تھی اور جو قول و فعل انبیا کا تھا وہ سب نیک اور خدا کا بتلایا ہوا تھا اس سے یورپین کو بھی انکار نہین ہے مگر اونکی خوشامدی محل نے اونکو گمراہ کردیا اونکے بادشاہ نے تو بخیال بدسلوکی مالکان کے اس طریقے کو مسدود کردیا مگر اونھون نے اونکی خوشنودی کے واسطے اتنا فقرہ اور بڑھا دیا [کہ غلامی فی نفسہ ایک قدرتی گناہ ہے اور اونکو بدسلوکی سے رکھنا دوسرا گناہ ہے] آہ یہ شعر بہ نیم بیضہ چو سلطان ستم روا دارد + زنند لشکریانش ہزار مرغ بسیخ + پھر انسان کے قدرتی تعلقات کو دیکھو کہ عالم مین کس کثرت سے پھیلے ہوئے ہین فرضاً اگر وہ کسیطرح موقوف ہوجائین تو انتظام عالم درہم و برہم ہوجائے انسان اور بہائم مین کوئی فرق و امتیاز نہ رہے مثلاً عورت کو جو تعلق اپنے شوہر سے ہے اوسمین اور حالت غلامی مین کیا فرق ہے قانون انگلستان کے بموجب تو عورتونکو معاہدہ و کنٹراکٹ کا بھی اختیار نہین ہے قبل نکاح جو سرمایہ عورت کا تھا وہ بعد نکاح شوہر کا ہوجاتا ہے عورت اپنی خواہشون کو جو بیع کرچکی ہے کسی اور سے پورا نہین کرسکتی اوسکے اس وحی صدمے کو کیا پوچھنا ہے وہ بالکل خود مختار و مطلق بالتلیغ نہین ہوسکتی اگر ہوجاوے تو تمام حقوق شوہری ضائع ہوجائین کیونکہ شوہر شوہر ہے نہ جورو و جورو وہ +

یا لڑکونکو حالت طفولیت سے تا مرگ جو علاقہ اپنے مان باپ سے رہتا ہے وہ منشر و گمابیان مین نہین آسکتا حتی کہ بدون اجازت والدین وہ کوئی فعل دنیاوی بحیثیت حقوق نہین کرسکتے +

یا نوکرون کے تعلقات اپنے آقاؤن سے کچھ غلامی سے کم ہین آیا کوئی نوکر بحالت نوکری کہین جا سکتا ہے
یا اپنے فائدے کے واسطے اپنے محل حکومت مین کوئی بیوپار خصوصا نوکر سرکار یا وہ اپنے لوازم منصبی کے
ادا کرنے سے کبھی وقت تکرار یا انکار کر سکتا ہی کیا بعوض چند درہم و دینار کے نوکر اپنا گوشت و پوست
اور سارے عیش و عشرت و جان گورنمنٹ کی اغراض دنیوی پر دیدہ و دانستہ بلا لحاظ جا و بیجا کے
نثار نہین کرتا اور اسی بات کا اوس سے اقرار نہین لیا جاتا کیا یہ بیع و شرا انسان کی نہین ہے کیا
یا ممکن ہی کہ مسافر جزائر سورنیشن و ڈمبر ایکے تا انقضاے مدت لوٹ آوین کیا یہ آزادی کا گروہ نہین ہی کیا
یا رعایا کو جو تعلق گورنمنٹ سے ہی کیا حالت غلامی اوس سے بڑھکر ہی کیا ہم اپنی کمائیون سے
گورنمنٹ کی خدمتگذاری پر مجبور نہین کیے گئے کیا ہم بلا اجازت گورنمنٹ کی مسلح رہ سکتے ہین
کیا ہم وردی بحیثیت رعایا پہن سکتے ہین یا ہم نمک یا باروت بنا سکتے ہین اور افیون بیچ سکتے
ہین یا ہم کسی وقت گورنمنٹ کی اطاعت سے باہر ہو سکتے ہین کیا ہماری مجال ہی کہ ہم کسی عدالت مین
بلائے جائین اور نجائین یا ہم پر کوئی محصول مقرر کیا جاے اور نہ ادا کرین کیا بحالت قید کوئی معزز
شخص ہٹ کر کوٹنے اور چکی پیسنے سے انکار کر سکتا ہی گو اوسکا پیشہ موروثی نہو کیا اوسکے حکم سے
عورت اپنے پیارے شوہر سے جدا نہین ہو جاتی اور فرزند اپنے مان و باپ سے علیحدہ نہین
کر دیے جاتے کیا کسیکو نسلاً بعد نسل رعایا بننے کا شوق ہی کیا ہمجنسون کی حکومت کی برداشت کا ذوق
ہی اگر بیچ پوچھیے تو جو رعایا سے گورنمنٹ کو فائدہ ہی وہ رعایا کو گورنمنٹ سے نہین غلامون کی
غور و پرداخت مالکون کے ذمے ہی وہ کام کرین یا نکرین نکمے ہون یا خوش سلیقہ اونسے کچھ فائدہ
ہوتا ہو یا نہو بوڑھے ہون یا جوان مگر گورنمنٹ اس بار کی متحمل نہین ہوتی اوسنے خاص اپنے نوکرونکو
مشکل شرطون کے ساتھ کچھ وظیفہ حین حیات دینے کا اقرار کیا ہی باقی اورون کے حقوق پرورش
اپنے ذمے نہین لیے لیکن ٹکس اور محصولات ویسی ہی سے کسیکو آزاد نہین کیا افسوس اونکی جوانیون کی

قوتون کی کمائی کھائی جاتی ہی اور بڑھاپے مین اونکی خبر نہین لیجاتی ہے
مگر ان سلطنت آسمانی کے قواعد جمہوری مین اوسکے گورنمنٹ کو اس نیکنامی حاصل کرنیکا ایک موقع دیا گیا ہی کما قال اللہ تعالیٰ فَكُّ رَقَبَةٍ أَوْ إِطْعَامٌ فِي يَوْمٍ ذِي مَسْغَبَةٍ يَتِيمًا ذَا مَقْرَبَةٍ أَوْ مِسْكِينًا ذَا مَتْرَبَةٍ چنانچہ پیغمبر اسلام اور اونکے خلفا اپنی بشاعت یا بیت المال مسلمانان سے رعایا کا قرض اور اونکی وصیت مفلسون کی وبیت عورتون کے مہرے دیا کرتے تھے روپیہ دیکر غلامان صالح کو جنکے مالک بدسلوکی کرتے تھے آزاد کرا دیتے تھے یتیم ومحتاجون کی پرورش اپنے ذمے لے لیتے تھے غرض وہ کسی ایسے کام پر پسند نہ تھے اونکی دریادلی اور سخاوت اور خیرخواہی کی رعایا ایسی شکر گذار تھی کہ یہود ونصاری تک جو اونکی پناہ مین تھے بلا نوکری اور لینے سفر خرچ کے سرکاری لڑائیون مین اونکو مدد دیتے تھے

ان سب باتون سے ثابت ہوتا ہی کہ نہ غلامی اور نہ یہ سب تعلقات خلاف مرضی خالق اور خلاف فطرت انسانی کے ہین بلکہ انسان کی آزادی جو مشہور کر رکھی ہی فقط اضافی ہی نہ مطلق پس ان سب تعلقات کو پسند اور ایک تعلق غلامی کو ناپسند کرنا کیا سخن پروری سے کچھ زیادہ رتبہ رکھتا ہی

ہمکو تو اون مدعیان اسلام پر رونا آتا ہی جو خوشامدانہ ہاتھہ جوڑ جوڑ کر کہتے ہین کہ حضور سچ فرماتے ہین پیغمبر اسلام نے بھی ابتدا اگر رسم جاہلیت اختیار کی تھی آخرکار جائز نہین رکھا اور یہ نہین سمجھتے کہ دنیا مین جب تک بغاوت باقی ہی سزا بھی اوسکے ساتھ بحال ہی کیونکر ہوسکتا ہی کہ جرم کرنا موقوف نہو اور سزا موقوف ہوجاے یہی سزا اکثر اوقات ذریعہ دریافت حقوق معبود ہوجاتی ہی نافرمانون کی تعلیم کا اسلام نے یہی مدرسہ بنایا ہی اسمین فرمان برداری مالک کی سکھائی جاتی ہی اسمین حقوق خالق ومخلوق کے یاد کرائے جاتے ہین

افسوس کہ اونکو اختیار فعل جاہلیت کا الزام ناحق پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر لگاتے اور

غلطبات کتنے شرم نہ آئی کَبُرَتْ كَلِمَةً تَخْرُجُ مِنْ اَفْوَاهِهِمْ اِنْ يَّقُوْلُوْنَ اِلَّا كَذِبًا حال آنکہ آنحضرت نے کوئی رسم جاہلیت کی اختیار نہین کی جسکی سند قولاً یا فعلاً کسی نبی سے پائی وہی جاری رکھی حتی کہ منقول ہی کہ پیغمبر ہمارے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہلے بموافقت اہل کتاب کے سدل کرتے تہے جب فعل حضرت ابراہیم علیہ السلام کا مانگ نکالنے مین متحقق ہوا تو اوسکو اختیار کیا گو مشابہ مشرکین عرب کے تھا اسیطرح اسیران جنگ کا لونڈی غلام بنانا اور اونکی عورتون سے مباشرت کرنا یا اون اسیرونکو سزا ے موت دینا شریعت موسوی مین جائز تھا تو جبتک کوئی حکم پروردگار کا اس باب مین نہین آیا اونھین دستورات پر نظر تھی گو وہ مطابق فعل جاہلیت یا موافق قوانین دیگر سلاطین زمانہ ماضیہ یا اوسوقت کے ہو اور یہ التزام بموجب حکم پروردگار کے تھا اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ هَدَى اللّٰهُ فَبِهُدٰىهُمُ اقْتَدِهْ فقط عقل اور نقل کے بھی برخلاف نہین ہی اسواسطے کہ توریت کے اکثر مقامات مین اسکا ذکر ہی اور اوسکی منسوخیت کے اسلام کے مخالف بھی قائل نہین ہین لہذا ذکر کرنا اوسکا مفصل باعث طوالت ہی اور قرآن مین بھی بہت آیات محکمات اس قسم کی ہین جن سے رقیت مستقبلہ کا ثبوت ہوتا ہی ازانجملہ آیہ سورۂ نسا وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ كِتٰبَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَاُحِلَّ لَكُمْ مَّا وَرَآءَ ذٰلِكُمْ اَنْ تَبْتَغُوْا بِاَمْوَالِكُمْ مُّحْصِنِيْنَ غَيْرَ مُسٰفِحِيْنَ ؛

ترجمہ اور نکاح بندھی عورتین مگر جنکا مالک ہوجاوین تمہارے ہاتھ حکم ہوا اللہ کا تمپر اور حلال ہوئین تمکو جو اونکے سوا ہین یون کہ طلب کرو اپنے مال کے بدلے قید مین لانے کو نہ مستی نکالنے کو ؛

تفسیر والمحصنات معطوف ہی اور معطوف علیہ اسکا امہاتکم ہی جو پہلی آیت مین گذرا ای حرمت علیکم المحصنات والمحصنات بفتح صاد مہملہ صیغہ جمع مؤنث اسم مفعول کا ہی اسکے معنی باعتبار لغت کے شوہر دار عورتوں کے ہین والمحصنات ای المتزوجات حصن بالکسر بمعنی پناہ ہکذا فی الصراح وفی القاموس الحصن بالکسر کل موضع حصین لا یوصل الی جوفہ اور بمعنی پاکدامنی کے بھی آیا ہی یعنی اپنی شرمگاہ کو پناہ مین رکھنا خواہ بسبب

ف یہ آیت سپیارہ پانزدہم رکوع اول سورۂ کہف مین ہی ترجمہ کیا بڑی بات نکلتی ہی انکے مونہہ سے سب جھوٹ ہی جو کہتے ہین ۱۲

شوہردار ہو جانے کے یا یون ہی ہے۔ اصلی معنی محصنات کے ہین جسکے استعمال کے واسطے کسی قرینے کی حاجت نہین ہی اسکے علاوہ جو معنی ہون مثل حرائر یا اسلام کے تو اوسکے واسطے قرینے کی ضرورت ہی من النسا مین بیانیہ ہی اور نسا ایک ایسا لفظ ہی جو حرائر اور آما دونون کو شامل ہی مگر قاعدہ یہ ہی کہ مطلق منصرف طرف فرد کامل کے ہوتا ہی اور فرد کامل مین ناقص شامل ہو جاتا ہی اس لیے اس سے مراد حرائر لینا مناسب ہی پس معنی آیت کے یہ ہونگے کہ حرام ہین تمپر نکاح بند جنمین عورتین آزاد الا حرف استثنا کا ہی اور ما موصولہ ہی اور ملکت صیغہ ماضی کا ہی نحوی ما موصولہ کے بعد ماضی کے معنی مضارع کے لیتے ہین یہ قاعدہ مسلمہ ہی جسمین کچھ اختلاف نہین ہی پس اس استثنا سے وہ آزاد عورتین شوہر دار جو مالک ہین ہین ہین یا آیندہ ہون حلال ہو گئین ؂

اور اگر محصنات کے معنی شوہردار عورتون کے نہ لیے جائین تو وہ تحت مین [وَاُحِلَّ لَكُمْ مَّا وَرَآءَ ذٰلِكُمْ] کے داخل ہو جائینگی اور یہ ایک قباحت ہی جسکی اصلاح نہین ہو سکتی اسواسطے کہ سوائے اس ایک مقام کے اور کہین قرآن شریف مین شوہردار عورتون کی حرمت کا ذکر نہین آیا ہی ؂

بعض نادانون نے جو محصنات کے معنی اس آیت مین آزاد عورت اور ما ملکت ایمانکم سے وہ تعداد ازواج کی جو خدا نے جائز کی ہی یا وہ ملکیت جو بموجودگی ولی و شہود کے تمام شرائط نکاح کے پورے ہونے سے ثابت ہوتی ہی لیے ہین اونھون نے اس لفظ کے چار معنی بیان کرکے اول آزاد دوم پاکدامن سوم اسلام اور ہر ایک معنون کا ثبوت آیات قرآنی سے دیکر چہارم شوہردار اور اوسکی کوئی نظیر قرآن سے نہ لکھکر بڑے اصرار اور دریدہ دہنی سے لکھا ہی کہ چار معنون مین ایک معنی معین یعنی شوہردار لینے کی وجہ علمائے اسلام نہین بتاتے ہم کہتے ہین کہ وجہ تو ہم لکھ چکے ٹھنڈے دل سے تعصب برطرف کرکے غور کرنا چاہیے مگر وہ جو والمحصنات سے آزاد عورتین اور ما ملکت ایمانکم سے تعداد صحیح ازواج کی مراد لیتے ہین اسکی بھی تو کوئی وجہ چاہیے اسواسطے کہ اسی سورت مین فانکحوا [۵]

۵ یہ آیت پارہ چہارم سورۂ نساء کی ہے ... نکاح کرو

مَا طَابَ لَكُمْ مِنَ النِّسَاءِ مَثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ[سله] جب مذکور ہوچکا ہی توپھر اوسکے مکرر ذکر کرنے سے کیا فائدہ تھا اور اگر دوسرے معنی ما ملکت ایمانکم کے اونکے لکھے ہوئے تسلیم کیے جاوین تو مقصود کے خلاف ہوگا کیونکہ اس رکوع مین تمام اون عورتون کا بیان مقصود ہی جنسے نکاح جائز ہی نہین ہی اور آزاد عورتون سے تو نکاح ہوتا ہی رہتا ہی اوسکے بیان کی کیا حاجت ہی قطع نظر اسکے نزول اس آیت کا ایسے موقع پر ہوا کہ کوئی کہہ نہین سکتا کہ اس آیت سے خدا کا مطلب وہ ہی جس سے ہمارے مخالفون کے کان شیطان نے بھرے ہین چنانچہ اوسکو ہم یاد دلاتے ہین اور لکھتے ہین کہ جب مکہ فتح ہوگیا اور تمام قبائل عرب مطیع سید المرسلین کے ہوگئے تو دو قبیلے محروم الاطاعت رہے ایک قبیلہ ہوازن دوسرا قبیلہ ثقیف مگر بعد جنگ حنین کے کچھ اونمین سے بھی مسلمان ہوئے باقی بھاگ کر تین گروہ ہوئے ایک گروہ تو مالک بن عوف کے ساتھ ہوکر قلعۂ طائف مین چلا گیا اور دوسرا بطن نخلہ کو اور تیسرا اوطاس کو اس اوطاس والے گروہ کا لشکر اسلام نے تعاقب کرکے اونکو قتل کیا حضرت نے اوسدن اذن عام فرمایا تھا کہ جو مجاہد جسکو پاویگا اوسکا جو کچھ اسباب ہوگا اوسیکو ملیگا چنانچہ کچھ عورتین خاوند والی بھی اوسدن مسلمانون کو غنیمت مین ملین تھین مگر مسلمانونکو اونسے مباشرت کرنے مین پرہیز تھا اسلیے یہ آیت نازل ہوئی حضرت ابوسعید خدری کی حدیث درین خصوص طرق متعددہ سے صحیح مسلم مین یون منقول ہی پہلا طریقہ تو یہ ہی کہ ابوعلقمہ ہاشمی ابوسعید خدری سے باین الفاظ روایت کرتے ہین :-

وَعَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ حُنَيْنٍ بَعَثَ جَيْشًا اِلٰى اَوْطَاسٍ فَلَقُوْا عَدُوًّا فَقَاتَلُوْهُمْ فَظَهَرُوْا عَلَيْهِمْ وَاَصَابُوْا لَهُمْ سَبَايَا فَكَاَنَّ نَاسًا مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَحَرَّجُوْا مِنْ غِشْيَانِهِنَّ مِنْ اَجْلِ اَزْوَاجِهِنَّ مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ فِيْ

[سله] جونکو خوش آوین عورتین دو دو تین تین چار چار ۱۲

ذٰلِكَ وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ اَيْ فَهُنَّ لَكُمْ حَلَالٌ
اِذَا انْقَضَتْ عِدَّتُهُنَّ رَوَاهُ مُسْلِمٌ ترجمہ ابو سعید خدری سے روایت ہی کہ رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حنین کے دن بھیجا ایک لشکر اوطاس کو وہ پا گئے دشمنون کو اور لڑے
اونسے اور غالب ہوئے اون پر اور پائین اونھون نے لونڈیان پس گویا کہ بعضے صحابیون نے رسول خدا
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پرہیز کیا اون لونڈیون سے صحبت کرنے مین بوجہ موجود ہونے اونکے
شوہران مشرک کے پس بھیجی اللہ صاحب نے اونکے معاملے مین یہ آیت والمحصنات من النساء الا ما ملکت
ایمانکم مطلب یہ کہ وہ عورتین اونکو حلال ہین جب عدت اونکی گذر جائے +
اور دوسرا طریقہ یہ ہی کہ انھین ابو علقمہ ہاشمی نے ابو سعید سے حدث کرکے اس حدیث کو روایت کیا ہی
مگر اوسمین یہ الفاظ اذا انقضت عدتہن نہین ہی اور تیسرا طریقہ یون ہی کہ شعبہ نے سعید کے متابع ہوکر
اس حدیث کو روایت کیا ہی اور چوتھا طریقہ یہ ہی کہ ابو الخلیل نے بلا واسطہ ابی علقمہ کے ابو سعید سے
اس حدیث کو روایت کیا ہی پانچوان طریقہ یہ ہی کہ سعید نے شعبہ کے متابع ہوکر روایت کی ہی اور
سوا مسلم کے اور کتب صحاح مین بھی یہ حدیث مروی ہی اور امام نووی نے شرح صحیح مسلم مین اس
حدیث کے تحت مین لکھا ہی مَعْنٰی تَحَرَّجُوْا خَافُوا الْحَرَجَ وَهُوَ الْاِثْمُ مِنْ غِشْيَانِهِنَّ
اَيْ وَطْئِهِنَّ مِنْ اَجْلِ اَنَّهُنَّ مُزَوَّجَاتٌ وَالْمُزَوَّجَةُ لَا تَحِلُّ لِغَيْرِ زَوْجِهَا فَاَنْزَلَ
اللّٰهُ تَعَالٰى اِبَاحَتَهُنَّ بِقَوْلِهٖ تَعَالٰى وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا مَلَكَتْ
اَيْمَانُكُمْ وَالْمُرَادُ بِالْمُحْصَنَاتِ هٰهُنَا الْمُزَوَّجَاتُ وَمَعْنَاهُ الْمُزَوَّجَاتُ حَرَامٌ عَلٰى غَيْرِ اَزْوَاجِهِنَّ
اِلَّا مَا مَلَكْتُمُوْهُ بِالسَّبْيِ فَاِنَّهٗ يَنْفَسِخُ نِكَاحُ زَوْجِهَا الْكَافِرِ وَتَحِلُّ لَكُمْ اِذَا انْقَضٰى اِسْتِبْرَاؤُهَا
اِنْتَهٰى بِلَفْظِهٖ پس جیسا اس حدیث کی صحت مین کلام نہین ہوسکتا اوسیطرح اسمین بھی
گفتگو نہین ہوسکتی کہ بعد فتح مکہ اور بعد نزول آیت متعہ کے یہ آیت نازل ہوئی ہی اور اس سے

شوہردار بندیونکا بطور ملکیت یمین تصرف مین مجاہدون کے آنا جائز سمجھا گیا ہی ؛

پیغمبر یونکو اب یہ کہنا زیبا نہین ہی کہ اگر بات یون ہی تھی تو ساری قبیلہ ہوازن کیون چھوڑ دیے گئے اسواسطے کہ اساری کا چھوڑنا اور لونڈی غلام بنانا یا قتل کرنا سب منحصر امام کی راے پر ہی اور اونکے معاملہ مین تو ایک وجہ خاص بھی تھی جسکا بیان آگے آویگا ؛

ازانجملہ آیت سیپارہ بست و دوم حق سبحانہ تعالی سورۂ احزاب مین فرماتا ہی لَا يَحِلُّ لَكَ النِّسَاءُ مِنْ بَعْدُ وَلَا أَنْ تَبَدَّلَ بِهِنَّ مِنْ أَزْوَاجٍ وَلَوْ أَعْجَبَكَ حُسْنُهُنَّ إِلَّا مَا مَلَكَتْ يَمِينُكَ ؕ

ترجمہ حلال نہین تجکو عورتین اس پیچھے اور نہ یہ کہ انکے بدلے اور کرے عورتین اگرچہ خوش لگے تجکو اونکی صورت مگر جو مال ہو تیرے ہاتھہ کا ؛

اس آیت سے بھی رقیت مستقبلہ سمجھی جاتی ہی بیان اوسکا یہ ہی کہ حق سبحانہ تعالی نے اوپر کی آیت مین پیغمبر کی ازواج موجودہ جنکا مہر اونھون نے دیدیا تھا اور اون لونڈیون کے سوا جو ملکیت مین اونکے تصرف مین تھین اور رشتہ دار عورتین بھی حلال کردی تھین اوسکے بعد یہ ارشاد فرمایا کہ اون آزاد عورتون سوا جنکا مہر تجنے دیدیا ہی یا عوض اونکے کوئی اور عورت تمکو حلال نہین ہی مگر وہ عورتین جنکے مالک تمہارے ہاتھہ آیندہ ہون یہی معنی اسکے بہت ٹھیک ہین اور اگر ما ملکت کے معنی یہ لیے جائین مگر وہ عورتین جسکے مالک تمہارے ہاتھہ ہو چکے ہین تو مطلب خبط و مضمون بے ربط ہوگا ؛

اور اسیطرح الا بمعنی اوسکے لینا اپنی کم استعدادی پر ہنسوانا اور قرآن مین تحریف کرنا ہی جیسا کہ رسالۂ ابطال غلامی مین معنی آیت کے گڑھے گئے ہین وہی ہذہ لَا يَحِلُّ لَكَ النِّسَاءُ مِنْ بَعْدُ وَلَا أَنْ تَبَدَّلَ بِهِنَّ مِنْ أَزْوَاجٍ وَلَوْ أَعْجَبَكَ حُسْنُهُنَّ إِلَّا أَزْوَاجَكَ اللَّاتِي آتَيْتَ أُجُورَهُنَّ أَوْ مَا مَلَكَتْ يَمِينُكَ مِمَّا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَيْكَ ؛

ایسی بھونڈی تاویل بازیچہ طفلان سے زیادہ رتبہ نہین رکھتی اگر کفر نہین تو قریب کفر ضرور ہی ؛

اسی بحث مین مصنف رسالہ مذکور نے بدلیل آیۂ کریمۂ یا ایہا النبی انا احللنا لک ازواجک اللاتی آتیت اجورہن وما ملکت یمینک مما افاء اللہ علیک الخ کے لکھا ہی کہ کثرت ازواج کی آنحضرت کے واسطے بحکم خدا نہ تھی بلکہ موافق دستور عرب کے تھی مگر ہم سمجھتے ہین کہ اوسکو جو بدگمانیان ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہین ازانجملہ ایک یہ بھی ہی کہ گویا ایک مدت تک آنحضرت برخلاف مرضی خدا معاشرت کرتے رہے حالانکہ جنکی آنکھین ضلالت تقلید ملحدون سے اندھی نہین ہوئی ہین اونکے دیکھنے اور سمجھنے کو اسیقدر کافی ہی کہ جب مسلمانون کے واسطے تعداد ازواج کی محدود ہوگئی تھی تو پیغمبر اسلام بلا مرضی پروردگار سنہ ہجری تک کیونکر نکاح کرتے چلے گئے اور اگر چار عورتونکی قید بعد نزول اس آیت کے ہوئی ہی تو قبل اسکے کسی نہ کسی مسلمان نے چار نکاح سے زیادہ بھی کیا ہوگا

ومن ادعی فعلیہ البیان ؛

ازانجملہ آیت سورۂ نساء وَمَن لَّمْ يَسْتَطِعْ مِنكُمْ طَوْلًا أَن يَنكِحَ الْمُحْصَنَٰتِ الْمُؤْمِنَٰتِ فَمِن مَّا مَلَكَتْ أَيْمَٰنُكُم مِّن فَتَيَٰتِكُمُ الْمُؤْمِنَٰتِ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِإِيمَٰنِكُم بَعْضُكُم مِّن بَعْضٍ فَانكِحُوهُنَّ بِإِذْنِ أَهْلِهِنَّ وَآتُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ مُحْصَنَٰتٍ غَيْرَ مُسَٰفِحَٰتٍ وَلَا مُتَّخِذَٰتِ أَخْدَانٍ فَإِذَا أُحْصِنَّ فَإِنْ أَتَيْنَ بِفَٰحِشَةٍ فَعَلَيْهِنَّ نِصْفُ مَا عَلَى الْمُحْصَنَٰتِ مِنَ الْعَذَابِ ذَٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ الْعَنَتَ مِنكُمْ وَأَن تَصْبِرُوا خَيْرٌ لَّكُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ؛

ترجمہ اور جو کوئی نپاوے تم مین مقدور اسکا کہ نکاح مین لاوے بیبیان مسلمان تو جو ہاتھ کا مال ہین آپسکی تمھاری لونڈیان مسلمان اور اللہ کو بہتر معلوم ہی تمھاری مسلمانی تم آپسمین ایک ہو سو اونکو نکاح کرو اونکے لوگون کے اذن سے اور دو اونکے مہر موافق دستور کے قید مین آئیان نہ مستی نکالتیان اور نہ یار کرتیان چھپ کر پھر جب قید مین آچکین تو اگر کرین بے حیائی کا کام تو اون پر

آدھی وہ مار جو بیبیون پر مقرر ہی ہی اوسکے واسطے جو کوئی تم مین ڈرتے تکلیف مین پڑنے سے اور صبر کرو
تو بہتر ہی تمہارے حق مین اور اللہ بخشنے والا مہربان ہی ؛

ازانجملہ آیت دیگر سورہ نسا وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَا تُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْـًٔا وَّبِالْوَالِدَيْنِ
اِحْسَانًا وَّبِذِی الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْجَارِ ذِی الْقُرْبٰى وَالْجَارِ الْجُنُبِ
وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْۢبِ وَابْنِ السَّبِيْلِ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ؛

ترجمہ اور بندگی کرو اللہ کی اور ملاؤ مت اوسکے ساتھ کسیکو اور ماں باپ سے نیکی اور قرابت والے سے
اور یتیمون سے اور فقیرون سے اور ہمسایہ قریب سے اور ہمسایہ اجنبی سے اور برابر کے رفیق سے
اور راہ کے مسافر سے اور اپنے ہاتھ کے مال سے ؛

ازانجملہ آیت سورہ مومنون وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ اِلَّا عَلٰٓى اَزْوَاجِهِمْ
اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ
هُمُ الْعٰدُوْنَ ؛

ترجمہ اور جو اپنی شہوت کی جگہہ تھامتے ہین مگر اپنی عورتون پر یا اپنے ہاتھ کے مال پر سو اونپر نہیں اولاہنا
پھر جو کوئی ڈھونڈھے اسکے سوائے وہی ہین حد سے بڑھنے والے ؛

ازانجملہ آیت سورہ نحل وَاللّٰهُ فَضَّلَ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ فِی الرِّزْقِ فَمَا الَّذِيْنَ
فُضِّلُوْا بِرَآدِّیْ رِزْقِهِمْ عَلٰى مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَهُمْ فِيْهِ سَوَآءٌ
اَفَبِنِعْمَةِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ ؛

ترجمہ اور اللہ نے بڑائی دی تم مین ایک کو ایک سے روزی کی جنکو بڑائی دی نہین پونہچاتے
اپنی روزی اونکو جو اونکے ہاتھہ کا مال ہین کہ وہ سب اوسمین برابر ہین کیا اللہ کے فضل سے منکر ہین ؛

ازانجملہ آیت سورہ نور وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا لِبُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اٰبَآئِهِنَّ اَوْ اٰبَآءِ

بُعُولَتِہِنَّ اَوْ اَبْنَآئِہِنَّ اَوْ اَبْنَآءِ بُعُولَتِہِنَّ اَوْ اِخْوَانِہِنَّ اَوْ بَنِیْٓ اِخْوَانِہِنَّ
اَوْ بَنِیْٓ اَخَوٰتِہِنَّ اَوْ نِسَآئِہِنَّ اَوْ مَا مَلَکَتْ اَیْمَانُہُنَّ ✝

ترجمہ اور نہ کھولین اپنا سنگار مگر اپنے خاوند کے آگے یا اپنے باپ کے یا خاوند کے باپ یا اپنے بیٹے کے یا خاوند کے بیٹے کے یا اپنے بھائی کے یا اپنے بھتیجون کے یا اپنے بھانجون کے یا اپنی عورتون کے یا اپنے ہاتھ کے مال کے ✝

ازانجملہ آیت دیگر سورہ نور وَالَّذِیْنَ یَبْتَغُوْنَ الْکِتٰبَ مِمَّا مَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ فَکَاتِبُوْھُمْ اِنْ عَلِمْتُمْ فِیْھِمْ خَیْرًا وَّ اٰتُوْھُمْ مِّنْ مَّالِ اللّٰہِ الَّذِیْٓ اٰتٰکُمْ وَلَا تُکْرِھُوْا فَتَیٰتِکُمْ عَلَی الْبِغَآءِ اِنْ اَرَدْنَ تَحَصُّنًا لِّتَبْتَغُوْا عَرَضَ الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا ط وَمَنْ یُّکْرِھْھُّنَّ فَاِنَّ اللّٰہَ مِنْ بَعْدِ اِکْرَاھِھِنَّ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ○ ✝

ترجمہ اور جو لوگ چاہین لکھا تمھارے ہاتھ کے مال مین تو اونکو لکھا دے دو اگر سمجھو اونمین کچھ نیکی اور دو اونکو اسد کے مال سے جو تمکو دیا ہی اور نہ زور کرو اپنی چھوکریون پر بدکاری کے واسطے اگر وہ چاہین قید سے رہنا کہ کمایا چاہو اسباب دنیا کی زندگانی کا اور جو کوئی اونپر زور کرے تو اسد اونکی بے بسی پیچھے بخشنے والا مہربان ہی ✝

ازانجملہ آیت سورہ روم ضَرَبَ لَکُمْ مَّثَلًا مِّنْ اَنْفُسِکُمْ ط ھَلْ لَّکُمْ مِّمَّا مَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ مِّنْ شُرَکَآءَ فِیْ مَا رَزَقْنٰکُمْ فَاَنْتُمْ فِیْہِ سَوَآءٌ تَخَافُوْنَھُمْ کَخِیْفَتِکُمْ اَنْفُسَکُمْ ط کَذٰلِکَ نُفَصِّلُ الْاٰیٰتِ لِقَوْمٍ یَّعْقِلُوْنَ ○ ✝

ترجمہ بتائی تمکو ایک کہاوت تمھاری اندر سے تمھارے جو ہاتھ کے مال ہین اونمین ہین کوئی ساجھی تمھارے ہماری دی روزی مین کہ تم سب اوسمین برابر ہو خطرہ رکھو اونکا جیسے خطرہ رکھو اپنونکا یون کھولتے ہین ہم پتے اون لوگونکو جو بوجھتے ہین ✝

یہ آیتین اور انکے سوا اور بہت آیتین قرآن مجید مین ہین جسمین ملک یمین اور اوسکے احکام کا
ذکر ہی اگر جناب باری کی خلاف مرضی یہ فعل ہوتا یا وہ اس فعل سے منع کرنے والا ہوتا تو اوسکے
احکام کثرت سے اور اوسکی مثلین بیان نفرماتا بلکہ ایسے ناپاک و ناجائز و ناچیز و ناپایدار ملک کو
ملک یمین بھی نہ کہتا اسواسطے کہ عرب لفظ یمین خاص استیلا اور غلبہ اور قوت اور کمال اور عمدہ اشیا
اور پاکیزہ مقامات پر بولتے ہین اور ما ملکت کی لفظ جسکے معنی بموجب قواعد نحو مضارع کے بالاتفاق
ہین اور اوس سے رقیت مستقبلہ سمجھی جاتی ہی استعمال نکرتا ٭

فصل چھٹے آغاز اس رسالے مین منجملہ قواعد معاشرت و دادرسائی سلطنت آسمانی کے اونیس قاعدے
بیان کیے ہین اوسمین اکثر بلکہ کل ایسے ہین جنکے ثبوت کی حاجت نہین ہی جو مسلمان ہین اور اونکو
صدق اربعت مسلمانون سے ہی یا جنھون نے قرآن و حدیث سمجھکر پڑھا ہی و کتب سیر و آثار صحابہ
و خلفاے راشدین مہدیین کی بلا تعصب مطالعہ کی ہین وہ تصدیق کرینگے کہ وہ سب باتین
مسلمانون کی ہین مسلمان اگر اوسپر عمل کرتے ہین تو وہی تمام روے زمین کے باشندون سے افضل
و اعلی و تربیت یافتہ و مہذب ہین اور جو اوسمین اپنی راے ملحدانہ اور غیر قوم کی تعلیم شامل کرتے ہین
وہی بدترین مخلوق اور ناشایستہ و غیر مہذب ہین نہ اونکا ایمان درست اور نہ اونکو اسلام سے علاقہ
کما قال اللہ تعالی ومن یبتغ غیر الاسلام دینا فلن یقبل منہ مگر قاعدہ چہارم کے دلائل ثبوت مصلحۃً
اس مقام پر ہم لکھتے ہین و باللہ التوفیق ٭

قاعدہ چہارم نافرمانون اور باغیون سے لڑنا اور بعد گرفتاری اونکو سزاے موت دینا یا اسیر
رکھنا یعنی لونڈی غلام بنانا اور اونکا مال و اسباب ضبط کرنا یا جلاے وطن کرنا یا اونکو بیچ کرنا یا اونکو
چھوڑدینا ٭

اس قاعدے مین باغیون کے واسطے چھ حکم بیان کیے گئے ہین اول اونسے لڑنا دوم بعد

گرفتاری اونکو سزاے موت دینا سوم اسیر رکھنا اور اونکا مال و اسباب ضبط کرنا چہارم جلاے وطن کرنا پنجم اونکو بیچ کرنا ششم اونکو چھوڑ دینا +

امر اول کا ثبوت آیات ذیل مین سیپارہ دوم سورہ بقر آیہ کریمہ وَقَاتِلُوهُمْ حَتّٰى لَا تَكُونَ فِتْنَةٌ وَّيَكُونَ الدِّيْنُ لِلّٰهِ فَاِنِ انْتَهَوْا فَلَا عُدْوَانَ اِلَّا عَلَى الظّٰلِمِيْنَ ۝

ترجمہ اور لڑو اونسے جب تک باقی رہے فساد اور حکم رہے اسد کا پھر اگر وہ باز آوین تو زیادتی نہین مگر بے انصافون پر +

یعنی بعد موقوف ہونے لڑائی اور ہو جانے بندوبست کے پھر اگر وہ لوگ کچھ فساد کیا چاہین تو اونکو مارنا چاہیے فقط +

ایضاً وَقَاتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ترجمہ اور لڑو اسد کی راہ مین اونسے جو لڑتے ہین تمسے اور زیادتی نکرو اسد نہین چاہتا زیادتی والون کو +

یعنی جو لوگ نہ لڑین اونکو نہ مارو خواہ وہ بوڑھے ہون یا لڑکے یا عورت یا اور کوئی +

ایضاً وَقَاتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَاعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝ +

ترجمہ اور لڑو اسد کی راہ مین اور جان لو کہ اسد سنتا ہی جانتا +

سیپارہ پنجم سورہ نساء فَلْيُقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ الَّذِيْنَ يَشْرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا بِالْاٰخِرَةِ ؕ وَمَنْ يُّقَاتِلْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَيُقْتَلْ اَوْ يَغْلِبْ فَسَوْفَ نُؤْتِيْهِ اَجْرًا عَظِيْمًا ۝ وَمَا لَكُمْ لَا تُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَالْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَآءِ وَالْوِلْدَانِ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا مِنْ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ اَهْلُهَا وَاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا وَّاجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ

تَصِيۡرًا ۝ اَلَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا يُقَاتِلُوۡنَ فِيۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ ۚ وَالَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا يُقَاتِلُوۡنَ فِيۡ سَبِيۡلِ الطَّاغُوۡتِ فَقَاتِلُوۡٓا اَوۡلِيَآءَ الشَّيۡطٰنِ ۚ اِنَّ كَيۡدَ الشَّيۡطَانِ كَانَ ضَعِيۡفًا ۝

ترجمہ سو چاہیے لڑین اللہ کی راہ مین جو لوگ بیچتے ہین دنیا کی زندگی آخرت پر اور جو کوئی لڑے اللہ کی راہ مین پھر مارا جاوے یا غالب ہووے ہم دینگے اوسکو بڑا ثواب اور تمکو کیا ہے کہ نہ لڑو اللہ کی راہ مین اور واسطے اونکے جو مغلوب ہین مرد اور عورتین اور لڑکے جو کہتے ہین ای رب ہمارے نکال ہمکو اس بستی سے کہ ظالم ہین لوگ اسکے اور پیدا کر ہمارے واسطے اپنے پاس سے کوئی حمایتی اور پیدا کر ہمارے واسطے اپنے پاس سے مددگار وہ جو ایمان والے ہین سو لڑتے ہین اللہ کی راہ مین اور وہ جو منکر ہین سو لڑتے ہین مفسدون کی راہ مین سو لڑو تم شیطان کے حمایتیون سے بیشک فریب شیطان کا سست ہی

سیپارہ نہم سورہ انفال وَقَاتِلُوۡهُمۡ حَتّٰى لَا تَكُوۡنَ فِتۡنَةٌ وَّيَكُوۡنَ الدِّيۡنُ كُلُّهٗ لِلّٰهِ ۚ فَاِنِ انۡتَهَوۡا فَاِنَّ اللّٰهَ بِمَا يَعۡمَلُوۡنَ بَصِيۡرٌ ۝

ترجمہ اور لڑتے رہو اونسے جب تک نہ رہے فساد اور ہو جاوے حکم سب اللہ کا پھر اگر وہ باز آوین تو اللہ اونکے کام دیکھتا ہی

سیپارہ دہم سورہ انفال يٰۤاَيُّهَا النَّبِىُّ حَرِّضِ الۡمُؤۡمِنِيۡنَ عَلَى الۡقِتَالِ ؕ

ترجمہ ای نبی شوق دلا مسلمانون کو لڑائی کا

سیپارہ دہم سورہ توبہ قَاتِلُوا الَّذِيۡنَ لَا يُؤۡمِنُوۡنَ بِاللّٰهِ وَلَا بِالۡيَوۡمِ الۡاٰخِرِ وَلَا يُحَرِّمُوۡنَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ وَرَسُوۡلُهٗ وَلَا يَدِيۡنُوۡنَ دِيۡنَ الۡحَـقِّ مِنَ الَّذِيۡنَ اُوۡتُوا الۡكِتٰبَ حَتّٰى يُعۡطُوا الۡجِزۡيَةَ عَنۡ يَّدٍ وَّهُمۡ صٰغِرُوۡنَ ۝

ترجمہ لڑو اون لوگون سے جو یقین نہین رکھتے اللہ پر نہ پچھلے دن پر نہ حرام جانین جو حرام کیا
اللہ نے اور اوسکے رسول نے اور نہ قبول کرین دین سچا وہ جو کتاب والے ہین جب تک دیوین
جزیہ ایک ہاتھ سے اور وہ بیقدر رہون ٭

اس آیت مین اللہ صاحب نے کتابیون پر اس سبب سے بھی غصہ فرمایا ہے کہ وہ حرام کو حرام
نہین جانتے یعنی سور و شراب و ربا و منخنقہ وغیرہ کو شیر مادر سمجھتے ہین ٭

پس اون مسلمانون کا حال کہان تک ابتر ہوگا جو اونھین کتابیون کی مہر پر پس خوردہ اونکی
گردن مروڑی مرغی خود بلا وسواس نوش جان فرما کر دوسرون کو رغبت دلاتے ہین صدق اللہ
ورسولہ والذین کفروا یتمتعون ویاکلون کما تاکل الانعام والنار مثوی لہم ٭

سیپارہ یازدہم سورہ توبہ إِنَّ اللَّهَ اشْتَرَىٰ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ أَنفُسَهُمْ وَأَمْوَالَهُم
بِأَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ ۚ يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَيَقْتُلُونَ وَيُقْتَلُونَ ۖ وَعْدًا
عَلَيْهِ حَقًّا فِي التَّوْرَاةِ وَالْإِنجِيلِ وَالْقُرْآنِ ۚ وَمَنْ أَوْفَىٰ بِعَهْدِهِ مِنَ اللَّهِ ۚ
فَاسْتَبْشِرُوا بِبَيْعِكُمُ الَّذِي بَايَعْتُم بِهِ ۚ وَذَٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ٭

ترجمہ اللہ نے خرید لی مسلمانون سے اونکی جان اور مال اس قیمت پر کہ اونکو بہشت ہے لڑتے
ہین اللہ کی راہ مین پھر مارتے ہین اور مرتے ہین وعدہ ہوچکا اوسکے ذمے پر سچا توریت اور انجیل
اور قرآن مین اور کون ہے قول کا پورا اللہ سے زیادہ سو خوشیان کرو اس معاملت پر جو تمنے
کی ہے اوس سے اور یہی ہے بڑی مراد ملنی ٭

ایضا يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا قَاتِلُوا الَّذِينَ يَلُونَكُم مِّنَ الْكُفَّارِ وَلْيَجِدُوا فِيكُمْ
غِلْظَةً ۚ وَاعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ مَعَ الْمُتَّقِينَ ٭

ترجمہ اے ایمان والو لڑتے جاؤ اپنے نزدیک کے کافرون سے اور چاہیے اونپر معلوم ہو تمہارے

بیچ ہین سختی اور جانو کہ اللہ ساتھہ ہی ڈر والون کے ؁

امر دوم کا ثبوت سیپارہ دوم سورہ بقر قال اللہ تبارک و تعالیٰ وَقَاتِلُوا فِي سَبِيلِ اللهِ الَّذِينَ يُقَاتِلُونَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوا إِنَّ اللهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ وَاقْتُلُوهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوهُمْ وَأَخْرِجُوهُمْ مِنْ حَيْثُ أَخْرَجُوكُمْ وَالْفِتْنَةُ أَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ وَلَا تُقَاتِلُوهُمْ عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ حَتَّى يُقَاتِلُوكُمْ فِيهِ فَإِنْ قَاتَلُوكُمْ فَاقْتُلُوهُمْ كَذَٰلِكَ جَزَاءُ الْكَافِرِينَ ؁

ترجمہ لڑو اللہ کی راہ مین اونسے جو لڑتے ہین تمسے اور زیادتی نکرو اللہ نہین چاہتا زیادتی والونکو اور مارو اونکو جہان پکڑ پاؤ اور نکال دو اونکو جہان سے اونھون نے تمکو نکالا اور دین سے بچلانا مار نے سے زیادہ ہی اور نہ لڑو اونسے مسجد حرام پاس جب تک وہ نہ لڑین تمسے اوس جگہہ پر اگر وہ لڑین تو اونکو مارو یہی سزا ہی منکرون کی ؁

اس آیت مین لڑنے والون کے قتل کا ذکر ہی خواہ وہ حرم کے اندر لڑین یا باہر اور نہ لڑنے والو قتل کی صرف ممانعت ہی نہین ہی بلکہ خفگی بھی اسکی جملہ (اِنَّ اللهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ) سے پائی جاتی ہی پس ثقفتموہم کے معنی الوجود علی وجہ الاخذ والغلبۃ کے جو تفسیر مدارک مین لکھے ہین نہایت صحیح ہین بیشک اونھین لوگونکا قتل جملہ (واقتلوہم حیث ثقفتموہم) سے مقصود ہی جو لڑنے والے پکڑا وین نہ دیگر اشخاص وہذا ہو المطلوب ؁

سیپارہ پنجم سورہ نسا سَتَجِدُونَ آخَرِينَ يُرِيدُونَ أَنْ يَأْمَنُوكُمْ وَيَأْمَنُوا قَوْمَهُمْ كُلَّمَا رُدُّوا إِلَى الْفِتْنَةِ أُرْكِسُوا فِيهَا فَإِنْ لَمْ يَعْتَزِلُوكُمْ وَيُلْقُوا إِلَيْكُمُ السَّلَمَ وَيَكُفُّوا أَيْدِيَهُمْ فَخُذُوهُمْ وَاقْتُلُوهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوهُمْ وَأُولَٰئِكُمْ جَعَلْنَا لَكُمْ عَلَيْهِمْ سُلْطَانًا مُبِينًا ؁

ترجمہ اب تم دیکھو گے ایک اور لوگ چاہتے ہین کہ امن مین رہین تمسے بھی اور اپنی قوم سے بھی جس بار بلائے جاتے ہین فساد کرنے کو اولٹ جاتے ہین اوس ہنگامے مین پھر اگر تمسے کنارہ نہ پکڑین اور صلح نہ لاوین اور اپنے ہاتھ نہ روکین تو اونکو پکڑو اور مارو جہان پکڑ پاؤ اور ان پر ہمنے تمکو دی سند صریح ✤

اس آیت مین بھی وہی لفظ ثقفتموہم کا ہی جسکے معنی ہم اوپر بیان کر چکے ہین ✤

اَیضًا وَدُّوا لَوْ تَکْفُرُوْنَ کَمَا کَفَرُوْا فَتَکُوْنُوْنَ سَوَآءً فَلَا تَتَّخِذُوْا مِنْهُمْ اَوْلِيَآءَ حَتّٰى يُهَاجِرُوْا فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَخُذُوْهُمْ وَاقْتُلُوْهُمْ حَيْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ وَلَا تَتَّخِذُوْا مِنْهُمْ وَلِيًّا وَّلَا نَصِيْرًا ۞ ✤

ترجمہ چاہتے ہین کہ تم بھی کافر ہو جیسے وہ ہوے پھر سب برابر ہو جاؤ سو تم اونمین کسیکو نہ پکڑو رفیق جب تک وطن چھوڑ آوین اللہ کی راہ مین پھر اگر قبول نہ رکھین تو انکو پکڑو اور مارو جہان پاؤ اور نہ ٹھہراؤ کسیکو رفیق ونہ مددگار ✤

اس آیت مین اگرچہ لفظ وجدتموہم کا ہی مگر مطلب وہی ہی جو ثقفتموہم سے نکلتا ہی ✤

سیپارہ دہم سورہ انفال اَلَّذِيْنَ عَاهَدْتَّ مِنْهُمْ ثُمَّ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَهُمْ فِیْ كُلِّ مَرَّةٍ وَّهُمْ لَا يَتَّقُوْنَ ۞ فَاِمَّا تَثْقَفَنَّهُمْ فِى الْحَرْبِ فَشَرِّدْ بِهِمْ مَّنْ خَلْفَهُمْ لَعَلَّهُمْ يَذَّكَّرُوْنَ ✤

ترجمہ جنسے تو نے قرار کیا ہی اونمین پھر وہ توڑتے ہین اپنا قرار ہر بار اور ڈر نہین رکھتے سو اگر کبھی تو پکڑ پاوے اونکو لڑائی مین تو ایسی سزا دے کہ دیکھکر بھاگین اونکے پچھلے شاید وہ عبرت پکڑین یہ مسلم الثبوت ہی کہ یہ آیت یہود بنی قریظہ کے حق مین نازل ہوئی ہی اور بعد اسیر ہونے کے اونکی گردنین ماری گئین ہین اور بقیۃ السیف لونڈی و غلام بنائے گئے اور بعضے چھوڑ دیے گئے

اگر یہ آیت قبل وقوع اوس واقعے کے نازل ہو چکی تھی یا عین معرکے مین نازل ہوئی اور اوسکا مطلب فقط تنزیر کر دینے سے تھا تو پنچایت سعد ابن معاذ کی خلاف حکم خدا کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قبول کرنے کی کوئی وجہ نہ تھی اور ایک جماعت کثیر کا بعد گرفتاری قتل کرنا فقط ایسے شخص کی رائے سے جو معصوم نہ تھا نامناسب تھا گو وہ اسیران اونکے حکم سے راضی بھی کیون نہون عقل قبول نہین کرتی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس امر کو جائز رکھتے اسواسطے کہ جنگ بدر کے قیدیون کو حسب رائے بعض اصحاب کے فدیہ لیکر چھوڑ دیا تھا تو اوسپر کیا کچھہ خفگی خدا کی ہوئی تھی کیا پھر وہ خلاف مرضی خدا کے کوئی کام کرتے ہرگز ہرگز نہین اور اگر یہ آیت بعد واقعہ بنو قریظہ اور اوس ماجرے کے جو اونکے ساتھہ ہوا نازل ہوئی ہو تو شرد کا لفظ جو صیغہ امر ہی اوسکی تعمیل کا حکم واقعہ گذشتہ کی نسبت یعنی چہ ✣

اس سے ثابت ہوتا ہی کہ مطلب اس آیت کا جیسا تفسیر کشاف وتفسیر معالم التنزیل مین لکھا ہی وہی ٹھیک ہی اور سعد ابن معاذ کی پنچایت بوجہ موافقت اوس حکم الہامی کے ماننا مطابق واقعہ کے ہی پس وہ روایت صحیح بخاری کی جسمین لکھا ہی لَقَدْ حَكَمْتَ فِيهِمْ بِحُكْمِ اللّٰهِ بہ نسبت اوس روایت کے جسمین بحکم الملک بکسر لام یا ملک بفتح لام لکھا ہی زیادہ صحیح ہی ✣

تفسیر کشاف فَفَرِّقْ بِهِمْ مَّنْ خَلْفَهُمْ فَفَرِّقْ عَنْ مُحَارَبَتِكَ وَمُنَاصَبَتِكَ بِقَتْلِهِمْ شَرَّ قِتْلَةٍ وَالنِّكَايَةِ فِيهِمْ مَنْ وَرَاءَهُمْ مِنَ الْكَفَرَةِ حَتّٰى لَا يَجْسُرَ عَلَيْكَ اَحَدٌ بَعْدَهُمْ اِعْتِبَارًا بِهِمْ وَاتِّعَاظًا بِحَالِهِمْ ✣

ترجمہ فشرد بہم من خلفہم کے معنی یہ ہین کہ لڑنے سے اور دشمنی آشکارا کرنے سے ساتھہ قتل کرنے کے بری طرح قتل سے اور اونمین قتل اور حرج ڈالنے سے باقی کافرون کو جو اوسکے سوا ہین پراگندہ کر دے تا اوسکے بعد پھر کوئی اونکا حال دیکھکر جرأت نہ کر سکے اور اونکے حال سے نصیحت پکڑے ✣

تفسیر معالم التنزیل فَشَرِّدْ بِهِمْ مَنْ خَلْفَهُمْ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَنَكِّلْ بِهِمْ مَنْ وَرَائَهُمْ وَقَالَ سَعِيدُ بْنُ جُبَيْرٍ وَأَنْذِرْ بِهِمْ مَنْ خَلْفَهُمْ وَأَصْلُ التَّشْرِيدِ التَّفْرِيقُ وَالتَّبْدِيدُ مَعْنَاهُ فَرِّقْ بِهِمْ جَمْعَ كُلِّ نَاقِضٍ لِلْعَهْدِ اي افْعَلْ بِهٰؤُلَاءِ الَّذِيْنَ نَقَضُوْا عَهْدَكَ وَجَاؤُا لِحَرْبِكَ فِعْلًا مِنَ الْقَتْلِ وَالتَّنْكِيْلِ يَتَفَرَّقُ مِنْكَ وَيَخَافُكَ مَنْ خَلْفَهُمْ مِنْ اَهْلِ مَكَّةَ وَالْيَمَنِ ؛

ترجمہ ابن عباس نے کہا ہی کہ عہد توڑنے والون کے بعد جو لوگ ہین اونکی عبرت گرداندی سا تھہ اونکے اور سعید بن جبیر کا قول ہی کہ جن لوگون نے ابھی عہد نہین توڑا اونکو ڈراوے ساتھہ اونکے تشرید کے معنی اصل مین متفرق کردینے اور دھمکانے کے ہین پس معنی یہ ہوے کہ تمام لوگونکو جو عہد توڑنے کا خیال رکھتے ہین متفرق کردے اور جن لوگون نے عہد توڑا اور لڑنے کو آئے ہین اونکے ساتھہ اسطرح قتل کرنا اور عقوبت دینا کہ جو لوگ عہد توڑتے ہین اونکے پیچھے ہین یعنی اہل مکہ و یمن وہ بھی پریشان ہو جائین اور ڈر جائین ؛

بعضے خیال کرتے ہین کہ اس آیت سے کوئی صاف حکم قیدیون کے قتل کا نہین نکلتا بلکہ جو کافر عہد شکنی کرکے لڑنے کو آمادہ ہوئے اونکے ساتھہ اسطرح پیش آنے کو فرمایا جس سے اورونکو عبرت ہو تو یہ اونکی خوش فہمی ہی اسواسطے کہ عہد توڑکر جو لڑنے کو آمادہ ہوئے اور پکڑے گئے اونکے قتل اور عقوبت کرنے کا حکم تو اس آیت مین ہی جو ہم لکھہ چکے اور عہد توڑکر لڑنے والون کے حق مین ایک اور آیت اوسی سیپارہ اور سورۂ توبہ مین ہی وہی ہذہ وَاِنْ نَّكَثُوْا اَيْمَانَهُمْ مِنْ بَعْدِ عَهْدِهِمْ وَطَعَنُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ فَقَاتِلُوْا اَئِمَّةَ الْكُفْرِ اِنَّهُمْ لَا اَيْمَانَ لَهُمْ لَعَلَّهُمْ يَنْتَهُوْنَ اَلَا تُقَاتِلُوْنَ قَوْمًا نَّكَثُوْا اَيْمَانَهُمْ وَهَمُّوْا بِاِخْرَاجِ الرَّسُوْلِ وَهُمْ بَدَؤُكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ اَتَخْشَوْنَهُمْ فَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشَوْهُ

إِنْ كُنْتُمْ مُؤْمِنِينَ قَاتِلُوهُمْ يُعَذِّبْهُمُ اللّٰهُ بِأَيْدِيكُمْ وَيُخْزِهِمْ وَيَنْصُرْكُمْ عَلَيْهِمْ وَيَشْفِ صُدُورَ قَوْمٍ مُؤْمِنِينَ وَيُذْهِبْ غَيْظَ قُلُوبِهِمْ وَيَتُوبُ اللّٰهُ عَلَى مَنْ يَشَاءُ وَاللّٰهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ۞

ترجمہ اور اگر توڑیں اپنی قسمیں عہد کیے پیچھے اور عیب لگاویں تمہارے دین میں تو لڑو کفر کے سرداروں سے اونکی قسمیں کچھ نہیں شاید وہ باز آویں کیوں نہ لڑو ایسے لوگوں سے کہ توڑیں اپنی قسمیں اور فکر میں ہیں کہ رسول کو نکال دیں اور اونھوں نے پہلے چھیڑ کی تمسے کیا اونسے ڈرتے ہو سو اللہ کا ڈر چاہیے تمکو زیادہ اگر ایمان رکھتے ہو لڑو اونسے تا عذاب کرے اللہ اونکو تمہارے ہاتھوں اور رسوا کرے اور تمکو اونپر غالب کرے اور ٹھنڈے کرے دل کتنے مسلمان لوگوں کے اور نکالے اونکے دل کی جلن اور اللہ توبہ دیگا جسکو چاہیگا اور اللہ سب جانتا ہے حکمت والا ۞

پس اگر دونوں آیتوں کا ایک ہی مطلب تھا تو مکرر بیان کی کوئی وجہ نہیں تھی ۞

یہانتک تو ثبوت آیات قرآن سے لکھا گیا اب حدیث بخاری کی سنیے عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ إِلَى بَنِي خُزَيْمَةَ فَدَعَاهُمْ إِلَى الْإِسْلَامِ فَلَمْ يُحْسِنُوا أَنْ يَقُولُوا أَسْلَمْنَا فَجَعَلُوا يَقُولُونَ صَبَأْنَا صَبَأْنَا فَجَعَلَ خَالِدٌ يَقْتُلُ وَيَأْسِرُ وَدَفَعَ إِلَى كُلِّ رَجُلٍ مِنَّا أَسِيرَهُ حَتَّى إِذَا كَانَ يَوْمٌ أَمَرَ خَالِدٌ أَنْ يَقْتُلَ كُلُّ رَجُلٍ مِنَّا أَسِيرَهُ فَقُلْتُ وَاللّٰهِ لَا أَقْتُلُ أَسِيرِي وَلَا يَقْتُلُ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِي أَسِيرَهُ حَتَّى قَدِمْنَا إِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَذَكَرْنَاهُ فَرَفَعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَدَهُ فَقَالَ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَبْرَأُ إِلَيْكَ مِمَّا صَنَعَ خَالِدٌ مَرَّتَيْنِ رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ ۞

ترجمہ روایت کی ابن عمر نے کہ بھیجا نبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے خالد ابن ولید کو طرف بنی خزیمہ کے

پس بلایا خالد نے اونکو طرف اسلام کے پس اچھی طرح نہ کہہ سکے کہ اسلام لائے ہم اور کہنا شروع کیا کہ بے دین ہوئے ہم بے دین ہوئے ہم پس شروع کیا خالد نے قتل کرنا اور قید کرنا اور دے دیا ہر شخص کو ہم مین سے اوسکا قیدی یہانتک کہ گذرا ایکدن حکم دیا خالد نے کہ قتل کرے ہم مین سے ہر شخص اپنے قیدی کو پس کہا مینے بخدا نہ قتل کرونگا مین اپنے قیدی کو اور نہ قتل کریگا کوئی میرے ساتھیون سے اپنے قیدی کو تا اینکہ آئے ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس اور بیان کیا اوسکو پس اوٹھائے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دونون ہاتھ اپنے اور فرمایا دو مرتبہ یا الٰہی مین ظاہر کرتا ہون بیزاری طرف تیرے اوس امر سے کہ کیا خالد نے روایت کی اسکی بخاری نے ۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ بعد گرفتاری قتل قیدیونکا فتح مکہ کے بعد بھی جاری تھا مگر رسالۂ ابطال غلامی مین لکھا ہے کہ یہ خالد کا قصور ہے جو اونھون نے قیدیون کے قتل کا حکم دیا اور بہتیرے اصحاب جو اوس لشکر مین تھے اونھون نے قتل کرنے قیدیون سے انکار کیا اونکو اسکی ممانعت معلوم تھی اور پھر یہ لطیفہ لکھا ہے کہ خالد اونکے مقصد کو صبانا کی لفظ سے نہ سمجھے اب ہم پوچھتے ہین کہ وہ تو صبانا کی لفظ سے بے دینی سمجھے تھے آپ کیا سمجھے اگر بے دینی آپ بھی سمجھے تو خالد کا کیا قصور ہے اور اگر اسلام سمجھے [اور بیشک نہی سمجھے] تو اونکا مسلمان ہونا یقینی تھا پھر اونکا بچا ہونا قتل نکرنا برعایت آیۂ من و فدا کے کس وجہ سے آپ بیان کرتے ہین یہ آپ ہی کی بے دینی و کج فہمی اور آپ کا قصور ہے یا نہین حقیقت یہ ہے کہ جب بنی خزیمہ مین قتل و اسر ہونے لگا تو اوس گھبراہٹ مین کسی نے اونکا کہنا سنا کسی نے نہ سنا جب وہ لوگ گرفتار ہوکر ایکدن رہے تب ٹھیک ٹھیک معلوم ہوا کہ یہ مسلمان ہین اوسوقت بعضون نے بحکم لا طاعۃ فی معصیۃ اونکے قتل سے انکار کیا کچھ انکار کرنے کی وجہ آیت من و فدا نتھی افسوس کہ مولوی عبد اللہ خان خالد بن ولید کے پوتے دنیا مین نرہے ورنہ وہ تھے کہ سید احمد خان کی اس خود رائی کی داد اونکے گلو سے مہارک پر

سلہ
اوس ابن اوس کا زقوقان ابنی نسل خالد بن ولید سے ہونے کے ہین واللہ اعلم صحیح کیا ہی ۱۲

جسمین شاید تمام اس قسم کی روشن رائین بھری ہوئی ہین کمال نیاز مندی سے بوسہ دیتے ❊

امر سوم کا ثبوت سیپارہ دہم سورہ توبہ قال اللہ تبارک وتعالیٰ فَاِذَا انْسَلَخَ الْاَشْهُرُ الْحُرُمُ فَاقْتُلُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَيْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ وَخُذُوْهُمْ وَاحْصُرُوْهُمْ وَاقْعُدُوْا لَهُمْ كُلَّ مَرْصَدٍ ❊

ترجمہ پہر جب گذر جائین مہینے پناہ کے تو مارو مشرکونکو جہان پاؤ اور پکڑو اور گھیرو اور بیٹھو ہر جگہہ اونکی تاک پر ❊

اس آیت مین قتل مشرکونکا جہان ملین اور استرقاق اونکا اور گھیرنا اونکا جدا جدا مذکور ہی خذوہم کا لفظ دلالت اونکے استرقاق پر کرتا ہی جیسا کہ واحصروہم سے گھیرنا اونکا پایا جاتا ہی خذوہم کی تفسیر واسروہم سے کی گئی ہی جیسا کہ واحصروہم کی واحبسوہم سے چنانچہ تفسیر بیضاوی سے ہم لکھتے ہین وَخُذُوْهُمْ وَاْسِرُوْهُمْ وَالْاَخِيْذُ الْاَسِيْرُ وَاحْصُرُوْهُمْ وَاحْبِسُوْهُمْ وَحِيْلُوْا بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَاقْعُدُوْا لَهُمْ كُلَّ مَرْصَدٍ كُلَّ مَمَرٍّ لِئَلَّا يَتَبَسَّطُوْا فِي الْبِلَادِ ❊

تفسیر مدارک وَخُذُوْهُمْ وَاْسِرُوْهُمْ وَالْاَخْذُ الْاَسْرُ وَاحْصُرُوْهُمْ قَيِّدُوْهُمْ وَامْنَعُوْهُمْ مِنَ التَّصَرُّفِ فِي الْبِلَادِ ❊

ترجمہ خذوہم کا لفظ جو اس آیت مین ہی اوسکے معنی اسروہم کے ہین یعنی انکو بردہ کرلو اسلیے کہ اخیذ کے معنی پکڑے ہوئے کے ہین اور واحصروہم کے معنی یہ ہین کہ اونکو قید رکھو اور کافرونکے اور مکہ معظمہ کے درمیان مین روک ہو جاوے واقعدوا لہم کل مرصد کے یہ معنی ہین کہ اونکے رستے روک لو تاکہ وہ ملکون مین پھیل نہ سکین ❊

تفسیر معالم التنزیل وَخُذُوْهُمْ وَاْسِرُوْهُمْ وَاحْصُرُوْهُمْ اَيْ اِحْبِسُوْهُمْ قَالَ

ابن عباس یرید ان تحصنوا فاحصروھم ای امنعوھم من الخروج ؛

تفسیر احمدی معنی الآیات اذا انسلخ الاشہر الحرم التی ابیح فیہا للناکثین
ان یسیحوا فاقتلوا المشرکین الذین یحضونکم وظاہروا علیکم حیث
وجدتموھم من حل او حرم وخذوھم ای اسروھم واحصروھم ای قیدوھم
وامنعوھم من التصرف فی البلاد واقعدوا لہم کل مرصد ای کل ممر
مجتازین ترصدونہم ؛

ترجمہ معنی آیت کے یہ ہین کہ جب وہ مہینے جنمین لڑائی منع ہی اور جسمین عہد توڑنے والونکو پھرنا
منع نہین ہی گذر جائین تو اون مشرکونکو جنھون نے تمھاری تقصیر کی ہی اور تمپر غلبہ کیا ہی قتل کرو جہان
اونکو پاؤ حرم کے باہر یا حرم کے اندر اور اونکو بردہ کرلو اور اونکو قید کرو اور شہرون پر تصرف نکرنے دو
اور ہر جگہہ اونکی گھات مین بیٹھو جس رستے وہ جایا چاہین ؛

ان تفسیرون سے خذوہم اور واحصروہم کا فرق باعتبار لغت کے ظاہر ہو گیا اور لغت مین اسیر بمعنی
بردہ کے بھی آئے ہین اور قرآن شریف کی اور آیتون سے پایا جاتا ہی کہ اخیذ کے معنی بھی بردے
کے لیے گئے ہین چنانچہ سیپارہ تیرہوین سورہ یوسف مین حق سبحانہ تعالی بذیل قصہ برادر یوسف
علیہ السلام کے فرماتا ہی قالوا فما جزاؤہ ان کنتم کاذبین ترجمہ پھر کیا سزا ہی اوسکی
اگر تم جھوٹے ہو یعنی اگر تمھین سے چورایا ہو تو کیا تمھاری سزا ہو قالوا جزاؤہ من وجد
فی رحلہ فہو جزاؤہ کذلک نجزی الظالمین ترجمہ کہنے لگے اسکی سزا یہ کہ جسکے
بوجھہ مین پائی وہی جاوے اوسکے بدلے مین ہم یہی سزا دیتے ہین گنہگارون کو یعنی چور کو کچھہ
میعاد تک غلام کر لیتے ہین فبدأ باوعیتہم قبل وعاء اخیہ پھر شروع کیا یوسف نے
اونکی خرجیان دیکھنی پہلے اپنے بھائی کی خرجی سے ثم استخرجہا من وعاء اخیہ

پیچھے وہ باسن نکالا خرجی سے اپنے بھائی کی کَذٰلِکَ کِدْنَا لِیُوْسُفَ یون داون بتایا
ہمنے یوسف کو مَا کَانَ لِیَاْخُذَ اَخَاہُ فِیْ دِیْنِ الْمَلِکِ اِلَّآ اَنْ یَّشَآءَ اللّٰہُ ط ہرگز
نہ لے سکتا اپنے بھائی کو قانون انصاف مین اوس بادشاہ کے مگر جو چاہے اللہ نَرْفَعُ
دَرَجٰتٍ مَّنْ نَّشَآءُ ہم درجہ بلند کرتے ہین جسکو چاہین وَفَوْقَ کُلِّ ذِیْ عِلْمٍ
عَلِیْمٌ اور ہر خبر والے سے اوپر ہی ایک خبردار ہے

پھر اوسکے بعد حق سبحانہ تعالیٰ فرماتا ہی قَالُوْا یٰٓاَیُّھَا الْعَزِیْزُ اِنَّ لَہٗٓ اَبًا شَیْخًا کَبِیْرًا
فَخُذْ اَحَدَنَا مَکَانَہٗ اِنَّا نَرٰىکَ مِنَ الْمُحْسِنِیْنَ کہنے لگے ای عزیز اسکا باپ ہی
بوڑھا بڑی عمر کا سو رکھ لے ایک ہمسے اوسکی جگہہ ہم دیکھتے ہین تو ہی احسان کرنے والا
قَالَ مَعَاذَ اللّٰہِ اَنْ نَّاْخُذَ اِلَّا مَنْ وَّجَدْنَا مَتَاعَنَا عِنْدَہٗٓ اِنَّآ اِذًا لَّظٰلِمُوْنَ
بولا اللہ پناہ دے کہ ہم کسیکو پکڑین مگر جسکے پاس پائین اپنی چیز تو تو ہم بے انصاف ہوئے ہے
پس جب تک وہم کے بعد وا حصر و ہم آگیا جسکے ٹھیک معنی وا جبنو ہم کے ہین تو خود ہم سے استرقاق
ہی سمجھا جائیگا نہ کچھ اور کیونکہ ایک آیت سے دوسری آیت کی تفسیر بہت ٹھیک سمجھی جاتی ہی
ہر گاہ آیۂ پارۂ پنجم سورۂ نساء وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا مَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ الخ و سیپارۂ بست و دوم
سورۂ احزاب لَا یَحِلُّ لَکَ النِّسَآءُ مِنْ بَعْدُ وَلَآ اَنْ تَبَدَّلَ بِہِنَّ مِنْ اَزْوَاجٍ وَّلَوْ اَعْجَبَکَ حُسْنُہُنَّ اِلَّا
مَا مَلَکَتْ یَمِیْنُکَ الخ جسکا بیان ہو چکا اور نیز اس آیت سے رقیت مستقبلہ و استرقاق ثابت
ہوا تو اب دیکھنا چاہیے کہ آیا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عہد کرامت مہد مین بھی اسکا
عمل درآمد تھا یا نہین ہمارے علما کہتے ہین کہ ضرور تھا چنانچہ دو چار واقعے اوس زمانے کے بطور
مشتے نمونہ از خروارے اس مقام پر نقل کیے جاتے ہین

اول منجملہ سبایا بنو قریظہ کے حضرت ریحانہ رضی اللہ عنہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خود تصرف مین

بطور ملک یمین رہین بعضے جاہل شبہہ کرتے ہین کہ اگر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اونکو اپنے
تصرف مین لاہی چکے تھے تو اونسے پیغام نکاح کرنے اور اونکے انکار کرنیکی کچھہ وجہ معقول نتھی
اس سے معلوم ہوتا ہی کہ آنحضرت نے اونپر کچھہ تصرف نہین کیا یہ فقط مورخین کی بدگمانی ہی سو یہ
شبہہ بالکل واہیات ہی اسواسطے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بسبب عادت واخلاق
اپنے اونکی شرافت اور خوبصورتی پر نظر کرکے اونکی عزت ووقار کے واسطے منظور تھا کہ اونسے
نکاح کیا جاے لیکن اونھون نے خود منظور نہین کیا اور حرم رہنا پسند کیا اگر اس بات کو کوئی
غیر واقعہ سمجھے تو اوسپر فرض ہی کہ اونکا نکاح کسی اور سے ثابت کرے جوان عورت کا تمام عمر
بے نکاح پیغمبر کے گھر مین رہنا ایک ایسا امر ہی جسکو عقل تجویز نہین کرتی کیونکہ یہ فعل خلاف مرضی
خالق کے تھا حق سبحانہ تعالی فرماتا ہی وَاَنْكِحُوا الْاَيَامٰى مِنْكُمْ وَالصّٰلِحِيْنَ مِنْ عِبَادِكُمْ
وَاِمَائِكُمْ اِنْ يَّكُوْنُوْا فُقَرَآءَ يُغْنِهِمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ
دوم سبایا جنگ حنین کے جو قریب چھہ ہزار کے تھے قصہ اونکا یہ ہی کہ جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم جنگ حنین سے فارغ ہوئے اور فتح نصیب ہوئی اور لیا سے دولت کے ہوئی تو بہت مال مسلمانون کے
ہاتھہ لگا اور ہزارون زن وبچہ گرفتار ہوئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اون سب کو بمقام
جعرانہ مین بسپردگی مسعود ابن عمر الغفاری کے بھیجدیا اس غرض سے کہ آپ جب تک طائف سے
لوٹ نہ آوین وہ وہین رہین پھر جب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وہان سے تشریف لائے
تو تمام اموال وسبایا کو مسلمانون پر تقسیم کردیا بعد اوسکے چند لوگ قبیلہ ہوازن سے آنحضرت
کی خدمت مین حاضر ہوئے اونکی گفتگو کا حال بخاری نے یون لکھا ہی اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى
اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَامَ حِيْنَ جَاءَ وَفْدُ هَوَازِنَ مُسْلِمِيْنَ فَسَاَلُوْهُ اَنْ يَّرُدَّ
اِلَيْهِمْ اَمْوَالَهُمْ وَسَبْيَهُمْ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

مَعِيَ مَنْ تَرَوْنَ وَاَحَبُّ الْحَدِيْثِ اِلَيَّ اَصْدَقُهُ فَاخْتَارُوْا اِحْدَى الطَّائِفَتَيْنِ
اِمَّا السَّبْيَ وَاِمَّا الْمَالَ وَقَدْ كُنْتُ اسْتَانَيْتُ بِكُمْ وَكَانَ انْتَظَرَهُمْ رَسُوْلُ
اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِضْعَ عَشْرَةَ لَيْلَةً حِيْنَ قَفَلَ مِنَ الطَّائِفِ فَلَمَّا
تَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَيْرُ رَادٍّ اِلَيْهِمْ اِلَّا اِحْدَى
الطَّائِفَتَيْنِ قَالُوْا فَاِنَّا نَخْتَارُ سَبْيَنَا فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فِي الْمُسْلِمِيْنَ فَاَثْنٰى عَلَى اللّٰهِ بِمَا هُوَ اَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ اِخْوَانَكُمْ
قَدْ جَاؤُنَا تَائِبِيْنَ وَاِنِّيْ قَدْ رَأَيْتُ اَنْ اَرُدَّ اِلَيْهِمْ سَبْيَهُمْ فَمَنْ اَحَبَّ مِنْكُمْ
اَنْ يُطَيِّبَ ذٰلِكَ فَلْيَفْعَلْ وَمَنْ اَحَبَّ مِنْكُمْ اَنْ يَكُوْنَ عَلٰى حَظِّهِ حَتّٰى
نُعْطِيَهُ اِيَّاهُ مِنْ اَوَّلِ مَا يُفِيْءُ اللّٰهُ عَلَيْنَا فَلْيَفْعَلْ فَقَالَ النَّاسُ قَدْ طَيَّبْنَا
ذٰلِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّا لَا نَدْرِيْ
مَنْ اَذِنَ مِنْكُمْ فِيْ ذٰلِكَ مِمَّنْ لَمْ يَأْذَنْ فَارْجِعُوْا حَتّٰى يَرْفَعَ اِلَيْنَا عُرَفَاؤُكُمْ
اَمْرَكُمْ فَرَجَعَ النَّاسُ فَكَلَّمَهُمْ عُرَفَاؤُهُمْ ثُمَّ رَجَعُوْا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْبَرُوْهُ اَنَّهُمْ قَدْ طَيَّبُوْا وَاَذِنُوْا هٰذَا الَّذِيْ بَلَغَنِيْ عَنْ
سَبْيِ هَوَازِنَ ؎

ترجمہ جب ہوازن کے لوگ مسلمان ہوکر آئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کیا
کہ انکا مال اور انکے قیدی انکو پھیر دیے جائیں تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کھڑے ہوئے
اور انسے فرمایا کہ میرے ساتھ جو لوگ ہیں تم دیکھتے ہو اور ٹھیک بات کہنا مجھے پسند ہے تم
دونوں میں سے ایک چیز اختیار کر لو یا تو قیدی لے لو یا مال ہی سے لو اور بیشک میں نے تاخیر کی تھی
تمہارے لیے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انتظار کیا تھا انکا کچھ کم دس رات تک

جب لوٹے تھے طائف سے غرض جب اون لوگون کو معلوم ہو گیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ
و آلہ وسلم دونون چیزین نہین پھیر دینگے مگر وہ نہین جسے ایک چاہینگے تو اونھون نے کہا کہ ہم قیدیون کو
چاہتے ہین پس رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم مسلمانون مین کھڑے ہوئے اور خدا کی تعریف کی
جسکا وہ مستحق ہی پھر بعد اوسکے فرمایا کہ یہ تمھارے بھائی توبہ کرکے آئے ہین اور مین چاہتا ہون
کہ اونکے قیدی اونکو پھیر دون پس جسکو یہ بات اچھی لگے وہ کرے اور جو شخص چاہے کہ
اپنا حصہ نچھوڑے تو وہ ویسا ہی کرے یہان تک کہ دیا جائیگا اوسکا حق اون قیدیون سے
جو سب سے اول خدا ہمکو دیگا لوگون نے کہا کہ ہم پسند کرتے ہین اس بات کو یا رسول اللہ آپ نے
فرمایا کہ ہم نہین جانتے کہ کس نے تم مین اس بات کی اجازت دی اور کس نے نہین تم جاؤ تا کہ تمھارے
چودھری آکر کہین سب لوگ گئے اور اپنے اپنے سرگروہون سے کہا پھر وہ لوگ رسول خدا
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم پاس آئے اور اطلاع کی کہ سب لوگ پسند کرتے ہین اور اجازت دیتے
ہین اس امر کی جسکی اطلاع ہمکو ہوئی ہوازن کی سبایا کے باب مین اور اسی قصے کو جمال الدین محدث نے
کتاب روضۃ الاحباب مین یون نقل کیا ہی و در اخبار صحیحہ بہ ثبوت پیوستہ کہ در منزل جعرانہ چہارده کس
و بروایتی بست و چہار کس از ہوازن آمدند مسلمان بنزد آنحضرت و خبر دادند اسلام سایر قوم خویش
و نہ نفر از اشراف آن قبیلہ در ان میان بودند از انجملہ ابو برقان عم رضاعی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ
و آلہ وسلم پیشوای ایشان ابو صرد زہیر ابن صرد سعدی بود بمجلس آن سرور در آمدند و گفتند یا
رسول اللہ از کرامت امید آمدہ ایم کہ اموال و سبایای ما را بما باز گردانی چہ در میان سبایا عمات
و خالات رضاعی و حواضن تو اند کہ کفالت و نگہداشت تو نمودہ اند و اگر ما کفالت و حضانت
حارث ابن ابی شمر غسانی و نعمان ابن المنذر کردہ بودمی و ایشان را بہ نسبت ما اینحال بودی کہ ترا
اکنون نسبت بما واقعہ است ہر آئینہ کہ امید بعاطفت و مرحمت ایشان میداشتیم و حال آنکہ تو

بهترین بکفولای چشم آن داریم که ما را بمال و زن و فرزند ما بنوازی و چاره کار ما بسازی شعر تو
شاه کریمی من افتاده بدر و مم + امید از لطف تو محروم نگردم + گویند زهیر ابن صرد این ابیات گفته
که بعض از آن ابیات اینست اشعار اُمْنُنْ عَلَيْنَا رَسُولَ اللّٰهِ فِي كَرَمٍ + فَاِنَّكَ
الْمَرْءُ نَرْجُوهُ وَنَنْتَظِرُ + اُمْنُنْ عَلٰى بَيْضَةٍ قَدْ عَاقَهَا قَدَرٌ + مُشَتَّتٌ شَمْلُهَا
فِي دَهْرِهَا غِيَرُ + اُمْنُنْ عَلٰى نِسْوَةٍ قَدْ كُنْتَ تَرْضَعُهَا + اِذْ فُوكَ تَمْلَؤُهُ مِنْ
مَحْضِهَا الدُّرَرُ + سید عالم صلی الله علیه و آله و سلم فرمود که من تا بغیر قسمت غنائم کردم نسبت شما و
چشم آن میداشتم که شما بیائید و درین باب سخن گوئید و شما دیر کردید اکنون با این جماعت مردم اند که می بینید
و دوست ترین سخن نزد من راست ترین آنست پس اختیار کنید یکی از دو چیز را یا اموال یا سبی را
هر کدام که دوست تر میدارید ایشان گفتند ما را میان حسب و مال مخیر ساختی و حسب نزد ما بهتر است
از مال و ما برای گوسپند و شتر سخن نکنیم و زن و فرزند بگذاریم اختیار سبایا کردیم حضرت فرمود آنچه
نصیب بنی هاشم و بروایتی بنی عبد المطلب است بشما گذاشتیم و برای شما از مردمان درخواهیم که
از حصص و انصباء خویش بگذرند چون نماز پیشین بگذارم برخیزید و بگوئید یا رسول الله خدا را
نزد مسلمانان وسیله و شفیع می سازیم که زنان و فرزندان ما را بما باز دهند بعد از آن برای شما از مسلمانان
درخواست کنم ایشان بموجب فرموده عمل نمودند حضرت در مجمع اصحاب برخاست و ثنای حق تعالی چنانکه
لائق او بود بتقدیم رسانید آنگاه فرمود بدرستیکه برادران شما نزد ما آمده اند تائب و مسلمان و رای من
بران قرار یافته که سبی ایشان را باز دهیم پس هر کس که دوست میدارد بطیب نفس خود اینمعنی باید که
چنین کند و هر کس که دوست میدارد که بر خط نصیب خود باشد تا ما عوض آن را بدو دهیم از اول فیئ که
حق تعالی بما دهد باید که چنان کند مردمان گفتند یا رسول الله همه اینمعنی را بطیب نفس خود قبول کردیم
بی عوضی فرمود من راضی از غیر راضی نمیدانم یعنی شاید که بعضی راضی نباشند شما بروید تا عرفای

شما به آیند و با ما در ین باب سخن گویند مردمان بازگشتند و عرفای هر قومی با ایشان ازان باب سخن گفتند انگاه بنزد حضرت آمدند و خبر دار گردانیدند ویرا از آنکه همه مردم راضی اند و بطیب نفس خود قبول آن نمودند و در روایتی آنکه او سر در مجمع فرمود آنچه حصهٔ من و بنی هاشم ست بایشان باز دادم مهاجران برخاستند و گفتند آنچه حصهٔ ماست ازان رسول ست صلی الله علیه و آله وسلم و انصار نیز مثل این گفتند اقرع ابن حابس تمیمی برخاست و گفت من و بنو تمیم باین راضی نیستیم و عیینه بن حصن فرازی گفت من و فزاره باین راضی نیستیم و عباس بن مرداس گفت من و بنو سلیم باین راضی نیستیم بنو سلیم گفتند آنچه نصیب ماست ازان رسول ست بهر جا که خاطر مبارکش خواهد بدهد حضرت فرمود هر که راضی نیست من ویرا بازای هر انسانی از سبی که نصیب او ست شش شتر بدهم از اول فئ که حق تعالی بما ارزانی دارد پس تمام سبی هوازن را بایشان باز دادند انتهی بلفظه ؛

مسلمان یہ کہتے ہین کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کچھ کم دس رات تک انتظار کرنا سرداران قبیلۂ ہوازن کا اور وقت درخواست رد اموال و سبایا کے یہ عذر پیش کرنا کہ میرے ساتھیونکو تم دیکھتے ہو [یعنی بعد تقسیم بغیر رضامندی اونکی مین فقط اپنے اختیار سے کچھ نہیں کر سکتا] پھر اونسے یہ کہنا کہ تم دو چیز سے ایک اختیار کرو یا لڑکے بالے لیلو یا مال ہی لو اور اونکا یہ سمجھنا کہ حضرت دونون چیزین واپس نکرینگے مگر کوئی ایک پھر سبی کا اختیار کرنا اور اونکے واسطے حضرت کا اپنے ساتھیوں سے سفارش کرنا اور یہ فرمانا کہ مین چاہتا ہون کہ اونکے لڑکے بالے واپس کردون پس جو شخص اسکو منظور کرے بہتر ہی اور جو مفت نہ واپس کرنا چاہے اوسکو ہم جب کبھی حق سبحانہ تعالی ہمکو کچھ دیگا معاوضہ دینگے پھر منظور کرنا ساتھیونکا اور اونکے سرگروہونکا یہ بیان کرنا کہ سبایا ہوازن کے رد کرنے کی سب لوگ اجازت بخوشی دیتے ہین ؛

یہ سب باتین دلالت کرتی ہین کہ حضرت نے سبایا و اموال کو لشکریون پر تقسیم کر دیا تھا اور

اور جبکہ ایک روایت مین صاف صاف یہ آیا ہی کہ حضرت نے اپنا اور بنی ہاشم اور بنی عبد المطلب کا
حصہ بخش دیا اوس سے تو تقسیم ہونے مین کچھہ شبہہ باقی رہتا ہی نہین ہی
پس غور کا مقام ہی کہ اگر لونڈی غلام بنانا آیت من و فدا سے جائز ہی نرہا تھا تو تقسیم کرنا آنحضرت کا
کس راہ سے تھا

اور جو بادہ خودرائی سے مخمور و نشہ شراب خودپسندی سے چور ہی اوسکے بیہودہ خیالات و
ہذیانات کا یہ مفہوم ہی کہ یہ ساری گفت و شنید قبیلہ ہوازن کی محض اسواسطے تھی کہ قیدی
احسانا چھوڑ دیے جائین فدیہ اون سے نلیا جاے مگر یہ بالکل حق پوشی و سراسر تعصب اوسکا ہی
ہم پوچھتے ہین کہ اوسنے یہ بات کہان سے پیدا کی اور حدیث بخاری کی کس لفظ سے اوسنے
ایسا استنباط کیا اور انتظار کرنا آنحضرت کا کچھہ کم دس رات تک کس وجہ سے تھا اور بالفرض
اگر یہ بھی بات تھی تو اونکو کیا اتنی سمجھہ نتھی کہ اگر وہ واپسی مال و دولت کی تمنا کرتے تو مال بھی
ملتا اور لڑکے بالے بھی اسواسطے کہ لڑکے بالے تو بقول سید احمد خان کے قیدرہ ہی نسکتے
تھے اگر فدیہ ندیتے تو احسانا چھوٹ جاتے

سوم سارے بنی تمیم جو رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے وقت مین لونڈی غلام بنائے گئے
منجملہ اونکے ایک لونڈی حضرت عایشہ رضی اللہ عنہا کی خدمت مین تھی حضرت نے اوسکو بوجہ ہونے
اولاد اسمعیل سے آزاد کرا دیا اور بعض روایت مین یہ بھی آیا ہی کہ حضرت عایشہ رض پر ایک بردے کا آزاد کرنا تھا
تو جب بنو تمیم کے سبایا آئے تو حضرت نے ارشاد فرمایا کہ انمین سے آزاد کردوان دونون روایتون مین
جو لفظ سبی و عتق کی ہی عام معنی اوسکے ظاہر ہین اگر کوئی خاص معنی استعمال کرنا چاہے تو اوسکی
وجہ تبلانا اوسکے ذمے ہی اور دونون روایتین یہ ہین — بخاری عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ لَا اَزَالُ
اُحِبُّ بَنِي تَمِيمٍ بَعْدَ ثَلٰثٍ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

يَقُوْلُهَا فِيْهِمْ هُمْ اَشَدُّ اُمَّتِيْ عَلَى الدَّجَّالِ وَكَانَتْ فِيْهِمْ مِنْهُمْ سَبِيَّةٌ عِنْدَ عَائِشَةَ فَقَالَ اَعْتِقِيْهَا فَاِنَّهَا مِنْ وُلْدِ اِسْمٰعِيْلَ وَجَاءَتْ صَدَقَاتُهُمْ فَقَالَ هٰذِهٖ صَدَقَاتُ قَوْمٍ اَوْ قَوْمِيْ ترجمہ ابوہریرہ سے کہا کہ مین ہمیشہ بنی تمیم کو دوست رکھتا ہون جب سے کہ اونکی نسبت تین باتین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہین آپ اونکے حق مین فرماتے تھے کہ میری تمام امت سے زیادہ سخت ہونگے دجال پر اور اونھین لوگون مین ایک عورت عایشہ کی لونڈی تھی تو آپ نے فرمایا کہ اوسکو آزاد کردو کہ وہ اسمٰعیل کی اولاد مین سے ہی اور اونکے پاس سے جب صدقات آئے تو آپ نے فرمایا یہ ایک قوم کے صدقات ہین یا فرمایا کہ میری قوم کے صدقات ہین کشف الغمہ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ كَانَ عَلٰى عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا نَذْرُ رَقَبَةٍ فَجَاءَ سَبْيٌ مِنْ بَنِيْ تَمِيْمٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَعْتِقِيْ مِنْ هٰؤُلَاءِ ترجمہ حضرت ابوہریرہ سے روایت ہی کہ حضرت عایشہ رض پر ایک بردہ آزاد کرنا تھا جب بنی تمیم کے لونڈی غلام آئے تو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ انمین سے آزاد کردے ✝

چہارم اساری نبی قرار دہ ان قیدیونکا لونڈی غلام ہونا خود سید احمد خان رسالۂ ابطال غلامی مین قبول کرتے ہین لہذا اس باب مین ہمکو کچھ اور لکھنے کی حاجت نہین ہی قصۂ اوسکا جسکو دیکھنا ہو صحیح مسلم مین دیکھ لے ✝

ہمنے قاعدۂ چہارم مین باغیون کی سزا اسیر رکھنا یعنی لونڈی غلام بنانا اور اونکا مال و اسباب ضبط کرنا لکھا ہی سو جزو اول کا ثبوت ہم دے چکے ہین فقط اسقدر باقی ہی کہ اسیر رکھنے کی تعبیر ہمنے لونڈی غلام بنانے سے کس وجہ سے کی اور جزو دوم کا ابھی ثبوت دینا باقی ہی اسلیے اب ہم دونون باتونکا ثبوت پیش کرتے ہین اول جاننا چاہیے کہ فی اور غنیمت کے معنی اصطلاحی اور اونمین فرق کیا ہی

غنیمت

معنی غنیمت

واضح ہوے کہ غنیمت اوسکو کہتے ہین جو دین کی لڑائی مین کافرون سے ہاتھ لگے پھر اگر اوسکو
مسلمانون نے امیر کے پاس جمع کر دیا اور بحسب صوابدید امیر کے اوسمین حصہ لگایا گیا تو اوسکو
اسوقت کی بول چال مین ضبطی کہین گے اور فی اوسکو کہتے ہین کہ بعد لشکر کشی مسلمانون کے

معنی فی

کافرون سے بلا لڑائی کچھ حاصل ہو یا کافر بلا لشکر کشی مسلمانون کو دبکر خود نذر کرین پس بعد حضرت [?]
نے غنیمت اور فی دونون مسلمانون کو حلال کر دیا ہی چنانچہ ارشاد فرمایا ہی سیپارہ دہم سورہ انفال

فَكُلُوا مِمَّا غَنِمْتُمْ حَلٰلًا طَيِّبًا وَّاتَّقُوا اللّٰهَ ۭ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ

ترجمہ کھاؤ جو غنیمت لاؤ حلال ستھری اور ڈرتے رہو اللہ سے اللہ ہی بخشنے والا مہربان ہے

ایضاً وَاعْلَمُوْٓا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِّنْ شَيْءٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ اِنْ كُنْتُمْ اٰمَنْتُمْ بِاللّٰهِ وَمَآ اَنْزَلْنَا عَلٰي عَبْدِنَا يَوْمَ الْفُرْقَانِ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعٰنِ ۭ وَاللّٰهُ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ

ترجمہ اور جان رکھو کہ جو غنیمت لاؤ کچھ چیز سو اللہ کے واسطے اوسمین پانچوان حصہ اور رسول کے
اور قرابت والے کے اور یتیم کے اور محتاج کے اور مسافر کے اگر تم یقین لائے ہو اللہ پر اور اوس چیز پر
جو ہمنے اوتاری اپنے بندے پر جسدن فیصلہ ہوا جس دن بھڑین دو فوجین اور اللہ سب چیز پر قادر ہے

از انجملہ سیپارہ بست وششم سورہ انا فتحنا سَيَقُوْلُ الْمُخَلَّفُوْنَ اِذَا انْطَلَقْتُمْ اِلٰى مَغَانِمَ لِتَاْخُذُوْهَا ذَرُوْنَا نَتَّبِعْكُمْ ترجمہ اب کہینگے پیچھے رہ گئے جب چلو گے
غنیمتین لینے کو چھوڑو ہم چلین تمہارے ساتھ ایضاً لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ فَعَلِمَ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ فَاَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ عَلَيْهِمْ وَاَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيْبًا ۙ وَّمَغَانِمَ كَثِيْرَةً يَّاْخُذُوْنَهَا ۭ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ۝ وَعَدَكُمُ اللّٰهُ مَغَانِمَ كَثِيْرَةً تَاْخُذُوْنَهَا فَعَجَّلَ لَكُمْ هٰذِهٖ وَكَفَّ اَيْدِيَ النَّاسِ عَنْكُمْ ۚ وَلِتَكُوْنَ اٰيَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ وَيَهْدِيَكُمْ

صِرَاطًا مُّسْتَقِيْمًا ۝ وَّاُخْرٰى لَمْ تَقْدِرُوْا عَلَيْهَا قَدْ اَحَاطَ اللّٰهُ بِهَا ط وَكَانَ اللّٰهُ
عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرًا ۝ ترجمہ اللہ خوش ہوا ایمان والون سے جب ہاتھ ملانے لگے تجھسے اوس
درخت کے نیچے پھر جانا جو اونکے جی مین تھا پھر اوتارا اونپر چین اور انعام دی اونکو ایک فتح نزدیک
اور بہت غنیمتین جو اونکو لینگی اور ہی اللہ زبردست حکمت والا وعدہ دیا ہی تمکو اللہ نے بہت غنیمتو
تم اونکو لوگے سو شتاب ملا دی تمکو یہ اور روکے لوگون کے ہاتھ تمسے اور تا ایک نمونہ ہو قدرت کا
مسلمانون کے واسطے اور چلاوے تمکو سیدھی راہ اور ایک فتح اور جو تمہارے بس مین نہ آئے
وہ اسکے قابو مین ہی اور ہی اللہ ہر چیز کر سکتا ۔

ازانجملہ سیپارہ بست ویکم سورہ احزاب وَاَنْزَلَ الَّذِيْنَ ظَاهَرُوْهُمْ مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ
مِنْ صَيَاصِيْهِمْ وَقَذَفَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ فَرِيْقًا تَقْتُلُوْنَ وَتَاْسِرُوْنَ
فَرِيْقًا ۝ وَاَوْرَثَكُمْ اَرْضَهُمْ وَدِيَارَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ وَاَرْضًا لَّمْ تَطَئُوْهَا ط
وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرًا ۝ ترجمہ اور اوتار دیا جو اونکے رفیق ہوئے تھے کتاب والے
اونکی گڑھیون سے اور ڈالی اونکے دل مین دھاک کتنونکو تم جان سے مارنے لگے اور کتنون کو
بندی کیا اور تمکو ملائی اونکی زمین اور اونکے گھر اور اونکے مال اور ایک زمین جسپر نہین پھیرے
تمنے اپنے قدم اور ہی اللہ سب چیز کر سکتا ۔

یہ آیت یہود بنی قریظہ کے معاملے مین نازل ہوئی اللہ صاحب نے اونکے قتل ہونے اور اسیر ہونے
اور اونکے مال و دولت و جائداد و گھر بار ضبط ہو کر مسلمانون کے قبضے مین در آنے کا ذکر فرمایا
حدیث بخاری و مسلم سے جسکو ہم آگے نقل کرینگے ثابت ہی کہ یہ تینون سزائین اونکی بعد گرفتاری
کے ہوئی تھین اور اسیر ہونا اونکا یہ تھا کہ بال بچے اونکے لونڈی و غلام بنالئے گئے تھے تو اب
اسمین کیا محل گفتگو کسیکو باقی رہگیا ۔

مگر ہم یقین کرتے ہین کہ پھر بھی بعضے کج بحثی سے یہ کہینگے کہ یہ سب کچھ سعد ابن معاذ کی پنچایت ہوا تو اونکو ایک لمحے کے لیے تعصب چھوڑکر ٹھنڈے دل سے یہ سوچنا چاہیے کہ ایسی پنچایت جسکو خدا اور رسول نے پسند کی اور قرآن مجید مین بصراحت اوسکے جواز کا فتوی دیا کیون ہم مسلمانون کو نہ ماننا چاہیے اور کیون ایسا مضبوط فیصلہ واقعات آیندہ کے واسطے نظیر نہ سمجھنا چاہیے ✝

غرض اس آیت سے تینون سزاؤنکا ثبوت کامل ہی اور یہ بھی معلوم ہوتا ہی کہ اسیر رکھنے سے غرض جنکی لونڈی غلام بنانے سے ہی ✝

امر چہارم کا ثبوت سیپارۂ دوم سورۂ بقر وَاقْتُلُوهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوهُمْ وَأَخْرِجُوهُمْ مِّنْ حَيْثُ أَخْرَجُوكُمْ وَالْفِتْنَةُ أَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ الخ ترجمہ مار و اونکو جہان پکڑپاؤ اور نکال دو اونکو جہان سے اونھون نے تمکو نکال دیا اور دین سے بچلانا مارنے سے زیادہ ہی ✝ اس آیت مین کافرون سے وطن چھوڑانے کا اختیار مسلمانونکو دیا گیا ہی منقول ہی کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہود بنی نضیر و بنی قینقاع و بنی حارثہ و کل یہود کو مدینے سے نکال دیا تھا چنانچہ قصہ اسکا بروایت بخاری ومسلم کے یون ہی عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ حَارَبَتِ النَّضِيرُ وَقُرَيْظَةُ فَأَجْلَى بَنِي النَّضِيرِ وَأَقَرَّ قُرَيْظَةَ وَمَنَّ عَلَيْهِمْ حَتَّى حَارَبَتْ قُرَيْظَةُ فَقَتَلَ رِجَالَهُمْ وَقَسَمَ نِسَاءَهُمْ وَأَوْلَادَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ إِلَّا بَعْضَهُمْ لَحِقُوا بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَأَمَّنَهُمْ وَأَسْلَمُوا وَأَجْلَى يَهُودَ الْمَدِينَةِ كُلَّهُمْ بَنِي قَيْنُقَاعَ وَهُمْ رَهْطُ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سَلَامٍ وَيَهُودَ بَنِي حَارِثَةَ وَكُلَّ يَهُودٍ بِالْمَدِينَةِ ترجمہ ابن عمر نے کہا کہ بنی نضیر و بنی قریظہ لڑے بنی نضیر کو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جلاوطن کردیا اور

بنی قریظہ کو احسان رکھکر آباد رہنے دیا یہانتک کہ بنی قریظہ پھر لڑے تب اونکے مردون کو
مارڈالا اور اونکی عورتین اور بچے اور مال مسلمانون کو بانٹ دیا مگر بعض لوگ جو رسول خدا صلی اللہ
علیہ وسلم کے پاس چلے آئے تھے وہ اس سے بچے اور مسلمان ہوئے اور مدینے کے تمام
یہود بنی قینقاع جو عبد اللہ بن سلام کی قوم تھے اور یہود بنی حارثہ اور تمام مدینے کے یہودون کو
جلا وطن کر دیا ✦

اس حدیث سے کئی باتین معلوم ہوئین اول یہ کہ لڑنے والونکو مارنا یا لونڈی غلام ہی بنانا ضرور
نہین بلکہ بحسب موقع جلا وطن بھی کرنا درست ہے دوم امیر کو اختیار ہے کہ لڑنے والون سے جسکو
چاہے رہنے دے اور جسکو چاہے نکال دے سوم قبل واقعہ قتل بنی قریظہ کے آیت من و فدا نازل
ہو چکی تھی تب اونکو اول مرتبہ حضرت نے احسانًا چھوڑ رکھا تھا چہارم باوجود اسکے کہ آیت
من و فدا نازل ہو چکی تھی حضرت نے بنی قریظہ کو بعد گرفتاری اونکے نقض عہد پر قتل بھی کیا
اور اونکے بال بچون و مال و دولت کو بھی مسلمانون کو بانٹ دیا ✦

امر پنجم کا ثبوت سیپارہ دہم سورہ توبہ قَاتِلُوا الَّذِينَ لَا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَلَا بِالْيَوْمِ
الْآخِرِ وَلَا يُحَرِّمُونَ مَا حَرَّمَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَلَا يَدِينُونَ دِينَ الْحَقِّ مِنَ
الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ حَتَّىٰ يُعْطُوا الْجِزْيَةَ عَن يَدٍ وَهُمْ صَاغِرُونَ ترجمہ لڑو
اون لوگون سے جو یقین نہین رکھتے اللہ پر نہ پچھلے دن پر نہ حرام جانین جو حرام کیا اللہ نے اور
اوسکے رسول نے اور نہ قبول کرین دین سچا وہ جو کتاب والے ہین جب تک دیوین جزیہ ایک ہاتھ
سے اور وہ بیقدر ہوون ✦

جزیہ لینا کافرون سے بیقدری کے ساتھ اور اونکو پہلے سلام نکرنا اور راہ اونکو اوپر تنگ کرنا اور اونکو
دل سے نجس جاننا اور اونکو ساتھ نکھلانا اور اونکی وضع اور اونکا اخلاق پسند نکرنا و غیر ذلک اونکا ہیچ کرنا ہے

تاکہ مسلمان ہوکر نجات ابدی حاصل کرین اور اخروی عذاب سے جو کسیطرح کبھی موقوف یا کم نہوگا محفوظ رہین مسلمان یہ سب کچھہ اونکی فلاح دارین کی نظر سے اونکے حق مین خیرخواہی کرتے ہین اور جناب باری سے صبح وشام بگریہ وزاری اسطرح دعا مانگتے ہین اَللّٰھُمَّ اہْدِ قَوْمِیْ فَاِنَّھُمْ لَایَعْلَمُوْنَ کیا یہ دوستی ومحبت نہین ہی اور اونکو ہماری اس دلسوزی کا شکر ادا کرنا چاہیے پھر تم ایسے دانشمند ہوکر بمقابلہ اخلاق محمدی وسیدھی سچی بے تکلف وضع مسلمانون کی فرنگی وضع اور اونکا اخلاق پسند کرتے ہو اور اپنے اسلاف واخلاف کو بوجہ اس ترش روئی وصلحانہ کے برا کہتے ہو اور اونکے ساتھہ اونکے طور پر کھانا اور اونسے صاحب سلامت مین ابتدا کرنا اور اونکو مہذب وشایستہ ومکرم سمجھنا فخر ہی نہین سمجھتے بلکہ باعث اپنی تہذیب اور شایستگی کا جانتے ہو اور اونسے اظہار موالات ومواخات بیموقع کیا کرتے ہو یہ سب کچھہ فقط اونکی حکومت کی وجہ سے جو انسان کو ایسی حالت مین ناگزیر کرنا پڑتا ہی بلکہ اپنی حب قلبی سے کرتے ہو تف تمہاری سمجھہ اور زہے وقت تمہاری دانشمندی پر یہ فعل اور دعوی مسلمانی اور یہ مونہہ اور اڈہا سے بہہ دوانی کون عاقل تمہاری بات سنیگا اور کون ایماندار تمہاری پیروی کریگا شعر کس نیاید بزیر سایۂ بوم + گر ہما از جہان شود معدوم +

ہم خیال کرتے ہین کہ تمکو کافرون سے رغبت ومسلمانون سے نفرت فقط اس سبب سے ہی کہ تمہاری استعداد دینی غلبہ ہوا وہوس وحرص نعمت دنیوی سے بالکل زائل ہوگئی ہی اور سینہ بے کینہ تمہارا روشنی ایمان سے خالی ہوگیا ہی کہ تمکو دوست ودشمن کی پہچان اور نفع ونقصان کی دریافت کی قدرت باقی نہین ہی تمہارا دل بیشک شریعت محمدی کے محکوم رہنے کو نہین چاہتا ورنہ کیا تمکو اتنی سمجھہ نہ تھی کہ مسلمانون سے بڑھکر دنیا مین اور کون ایسا خیرخواہ خلائق ہی جو کافۂ انام کی فلاح دارین کی دلی آرزو رکھتا ہو البتہ اونکی محبت تمہاری ایسی نہین کہ

تم اونکو ایسی راہ لگاتے ہو کہ وہ کسی کام کے نرہین اور وہ تمکو اون امور پر متوجہ کرتے ہین کہ تم ابدالاباد
خوشدلی اور روحانی وجسمانی عیش و عشرت کے ساتھہ بسر کرو بلکہ وہ جانورون تک سے جو اونکے
بس مین ہین یہی خیال رکھتے ہین نکتہ آیا تم سمجھتے ہو کہ جانورون کے تزکیہ سے کیا مراد ہی اور
مذبوح کو مزکی کیون کہتے ہین سبب یہی ہی کہ جو روح خدا کے نام اور اعتقاد توحید کے ساتھہ
نکلتی ہی وہ دائمی خوشی مین رہیگی اور جو اسطرح نہین نکلتی وہ مبتلائے رنج و تعب یا بالکل
فنا ہو جائیگی آدم کہ خلیفۃ اللہ ہی اوسکے ذمے اپنے ابنائے جنس کی خیر خواہی تو تھی ہی مگر غیر
ذی عقل کے واسطے بھی یہ تجویز ٹھہری کہ حتی الامکان اونکی بھی جان رائگان نجانے پاوے
اگر اصالۃً استعداد اونہین اپنے تزکیہ کی نہین ہی تو نیابۃً یہ سلوک اونسے کرنا چاہیے تاکہ اونہین
قابلیت خاک بہشت ہونے کی ہے ۔

حرام خورون کو ہماری اس تقریر سے ہنسی آوے گی مگر ہمکو بات ٹھیک کہنا اور پتہ کھلانا ہی
کہ جو قوم تزکیہ صرف بضرورت اکل سمجھی ہی اوس سے تو بحث نہین لیکن جس قوم کو احسان سلوک
مطمح نظر ہی (یعنی یہود وغیرہ ۱۲) وہ مرتے وقت ہر ایک جانورون سے یہی سلوک کر بیٹھے ہین (یعنی مسلمان ۱۲) خواہ وہ کھائین یا نہ
کھائین پھر کیا وہ اپنے ابنائے جنس کو اپنی فرشتہ خوئی اور نیک نیتی وجبلی خیر خواہی سے محروم
رکھینگے مگر خیر خواہی کے واسطے یہ ضرور نہین ہی کہ ہر بات ہمیشہ اوسی کی مرضی موافق کیجائے
اور نہ ایسا ہو سکتا ہی خود خالق کے فعل کو دیکھنا چاہیے کہ وہ اپنی مخلوق کو مارتا بھی ہی اور جلاتا
بھی اور عزت بھی دیتا ہی اور ذلت بھی مفلس بھی کرتا ہی اور توانگر بھی اور رنج بھی دیتا ہی اور راحت
بھی پھر کیا کوئی کہہ سکتا ہی کہ وہ اپنے بندون سے بغض و عداوت رکھتا ہی یا وہ کسی طرف سے
نیک نظر و کسی طرف سے بد نظر ہی نہین نہین بلکہ وہ تمام اپنے امور مین مصلحت حکیمانہ برتتا ہی
جسکو تم جان نہین سکتے وہ موافق استعداد و قوت و ظرف ہر شخص کے جو چاہتا ہی بخشتا ہی

اور جو چاہتا ہی لے لیتا ہی غرض جو بات جسکے واسطے سودمند دیکھتا ہی وہی کرتا ہی کہ وہ مان باپ سے زیادہ شفیق ہی ؛

پس مسلمانون پر الزام بداخلاقی وترش روئی وغیر مہذب ہونے کا فقط اس دوستی کے خاطر جسکو نافہمی سے دشمنی جانتے ہو لگانا اور اوسکی شکایت کرنا کمال نادانی ہی اوستاد کا لڑکون کو مارنا یا آوارہ مزاجون کو اونکے مان باپ کا نکال دینا یا اونسے صاحب سلامت نکرنا یا اونکو خرچ کی تکلیف دینا یا اونکو ساتھہ نہ کھلانا یا پادشاہ کو کسی جائداد کا کورٹ کرنا یا حکام کا کسی رئیس بدوضع سے ملاقات نکرنا اور کرنا تو نہایت ترش روئی وکج خلقی سے کیا یہ سب کچھہ دشمنی اور عداوت سے ہوتا ہی ہرگز نہین بلکہ اوسکو دشمنی وہی نادان سمجھیگا جسکی خواہش نفسانی روکی گئی ہی مگر خدا و خلق کے نزدیک اسمین کچھہ دشمنی نہین ہی ؛

ہان یہ برا ہی کہ بلا مصلحت شرعی فقط اپنے ذاتی معاملے مین کوئی کسیکو رنج وتکلیف پونہچاوے تو ایسا مسلمان کرتے ہی نہین ہین منقول ہی کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ ایک کافر کو مار چاہتے تھے اوسنے اوس پاکیزہ صورت پر تھوک دیا آپ اوسکی گردن زنی سے باز آئے اور فرمایا کہ اب مارنا نفسانیت سے سمجھا جائیگا یا اونھین بزرگوار کے قتل یا خلیفہ عثمان کے قتل و اہانت مین جسکی بنا ایک ذاتی عداوت پر تھی کیسا مسلمانون نے درگذر کیا اور کیا عمدہ تعمیل آیۂ کریمہ

وَلَا تَسْتَوِي الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ ۚ اِدْفَعْ بِالَّتِي هِيَ اَحْسَنُ فَاِذَا الَّذِي بَيْنَكَ وَبَيْنَهُ عَدَاوَةٌ كَاَنَّهُ وَلِيٌّ حَمِيمٌ

کی ہوئی اور جو کوئی اسکے برخلاف کرتا ہی برا کرتا ہی ؛

خلاصہ یہ ہی کہ کافرون سے دنیا کی زندگی مین برعایت اصول شرع ایسا برتاو کرنا چاہیے کہ اونکو اپنی نالائق وضع و فعل اور اپنی بداخلاقیون و غلط رایون پر مطلع ہونے کا موقع ملتا رہے

ف یہ آیت سیپارہ بست و چہارم سورۂ حم سجدہ کی ہی ترجمہ اور برابر نہین نیکی اور بدی [illegible]

نہ کہ اونمین بالکل بل جانا چاہیے کہ اونکو کفر و رسمیات کفر کرنے کا اور حوصلہ بڑھ جائے اور اپنی عمدگی
فخر کرکے مسلمانون کو بنظر حقارت دیکھنے لگین ؛

امر ششم کا ثبوت سیپارہ بست و ششم سورہ محمد آیہ کریمہ فَاِذَا لَقِیْتُمُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا
فَضَرْبَ الرِّقَابِ حَتّٰی اِذَآ اَثْخَنْتُمُوْهُمْ فَشُدُّوا الْوَثَاقَ فَاِمَّا مَنًّۢا بَعْدُ وَاِمَّا
فِدَآءً حَتّٰی تَضَعَ الْحَرْبُ اَوْزَارَهَا ذٰلِكَ ترجمہ سو جب بھڑو منکرون سے تو گردنین
ماری یہانتک کہ جب خون ریزی کرچکو تو مضبوط باندھو قید پھر یا احسان کردیوے پیچھے اور یا
چھوڑوائی لیجیو یون ہی ہے ؛

محققین کا قول ہے کہ یہ آیت بعد جنگ بدر کے نازل ہوئی ہے اور بعض آیتین جو اسکے پیچھے اوتری
ہین اور اونمین اسکے برخلاف حکم ہے تو نہ وہ اسکی ناسخ ہین اور نہ یہ اونکی رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ
وسلم و خلفا بحسب موقع و محل تمام اون آیتون پر عمل کرتے تھے چنانچہ منقول ہے کہ یہود بنی قریظہ کو
بعد اونکی لڑائی کے ایک مرتبہ حضرت نے احسانا چھوڑ دیا تھا یہ چھوڑنا برعایت حکم اسی آیت کے
تھا کہ جملہ و من علیہم کے حدیث بخاری و مسلم کا جسکو ہم ثبوت امر چہارم مین لکھ چکے ہین مثبت
اس دعوے کا ہے پھر اونھین بنی قریظہ کی دوسری مرتبہ بوجہ نقض عہد کے گردنین ماری گئین اونمین
سے بھی زبیر ابن باطا چھوڑ دیا گیا اور ریحانہ بنت عمرو بطور ملک یمین حضرت کے تصرف مین رہین
لہذا مجتہدین کا قول تفسیر احمدی مین یون نقل کیا گیا ہے ثُمَّ الشَّافِعِيُّ وَاَحْمَدُ ابْنُ حَنْبَلٍ
یَقُوْلَانِ اِنَّ الْاِمَامَ مُخَیَّرٌ بَیْنَ الْقَتْلِ وَالْاِسْتِرْقَاقِ وَالْمَنِّ بِالْاِطْلَاقِ
وَالْفِدَاءِ بِالْمَالِ اَوْ بِاُسَارَى الْمُسْلِمِیْنَ ترجمہ شافعی اور احمد بن حنبل کہتے
ہین کہ امام مختار ہے چاہے قیدیونکو قتل کرے چاہے لونڈی غلام بنائے چاہے احسان
رکھکر چھوڑ دے چاہے فدیے مین مال لیکر یا مسلمان قیدیون کے بدلے چھوڑ دے

اور معالم التنزیل مین ہے وذهب آخرون ان الآیة محکمة والامام بالخیار
فی الرجال العاقلین من الکفار اذا وقع فی الاسر بین ان یقتلهم
او یمن علیهم فیطلقهم بلا عوض او یفادیهم بالمال او باساری
المسلمین والیه ذهب عمر وبه قال الحسن والعطاء واکثر الصحابة
والعلماء وهو قول الثوری والشافعی واحمد واسحاق قال ابن عباس
لما کثر المسلمون واشتد سلطانهم انزل الله عز وجل فی الاساری
منا بعد واما فداء وهذا هو الاصح والاختیار لانه عمل به رسول الله
صلی الله علیه وسلم والخلفاء بعده ترجمہ اور اور لوگون کی یہ راے ہے کہ آیت من
وفدا آیت محکمہ ہے اور جو مرد عاقل و بالغ کافرون کی طرف کی قید مین پڑین امام کو اختیار ہے چاہے
قتل کرے چاہے اونپر احسان کرے بغیر کچھ لیے چھوڑ دے چاہے فدیہ مین مال لیکر یا مسلمان
قیدیون کے بدلے مین چھوڑ دے اور یہی راے ہے عمر کی اور یہی بات کہی ہے حسن نے اور عطا نے
اور بہت سے صحابیون اور عالمون نے اور یہی قول ہے ثوری کا اور شافعی اور احمد اور اسحاق کا
کہا ابن عباس نے جب مسلمان زیادہ ہوئے اور اونکو غلبہ ہو گیا تو اللہ عز وجل نے قیدیون کے
معاملے مین یہ آیت اوتاری کہ اونکو احسان رکھکر یا فدیہ لیکر چھوڑ دو اور یہی بات اصح اور مستقی
ہے اس لیے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور اونکے بعد صحابہ نے اسپر عمل کیا ہے ✝

اور بعضے علما نے یہ فرمایا ہے کہ احسان کرنے سے یہ بھی مراد ہو سکتی ہے کہ اونکو غلام بنا کر جان
نمارنے کا اونپر احسان رکھا جاوے یا اونسے جزیہ لینا قبول کرکے اونکی جان چھوڑ دینے کا
احسان رکھا جاوے اور بدلے مین چھوڑنے سے یہ مراد ہو سکتی ہے کہ مسلمان قیدیون کے
بدلے مین چھوڑا جاوے نہ مال کے بدلے مین تفسیر احمدی ونقل عنه [ای عن مجاهد]

أَنَّهُ يَجُوزُ أَنْ يَكُونَ الْمُرَادُ بِالْمَنِّ الْمَنَّ بِتَرْكِ الْقَتْلِ وَاخْتِيَارِ الْاِسْتِرْقَاقِ أَوْ بِالتَّخْلِيَةِ وَقَبُولِ الْجِزْيَةِ وَبِالْفِدَاءِ الْفِدَاءَ بِأُسَارَى الْمُسْلِمِينَ لَا بِالْمَالِ

اس معنی کو امام ابو حنیفہؒ اور صاحبین پسند کرتے ہیں ؛

ہم کہتے ہیں کہ دنیاوی حکومتوں اور تمام مسلمانوں کا عمل ابتک اسی پر ہی کہ قیدیوں کا چھوڑنا یا اسیر رکھنا یا گردن مارنا امیر کی رائے پر منحصر ہی جیسا چاہے کرے اساری قبیلۂ ہوازن جنکا ذکر ہو چکا اور دختران شاہ فارس اور مالک بن نویرہ کی عورت کے ساتھ جیسا معاملہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم و خلفا رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین کے زمانے میں ہوا اوس سے ہرگز مسلمان بلکہ سارا جہان واقف ہی کیا یہ پاک لوگ جن پر یا جنکے واسطے جنکی زبان میں قرآن نازل ہوا معنی اس آیت کے نہ سمجھے تھے کہ یہ ناپاک سمجھے ہیں جو نہ زبان عربی جانتے ہیں اور نہ اوسکے محاورے اور لغت سے آگاہ اور نہ ذہین ہیں اور نہ متدین نہ سود لینے میں دریغ اور نہ دینے والے ہیں عار مردار خواری اونکا شعار ہی تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْهُ وَتَنْشَقُّ الْأَرْضُ وَتَخِرُّ الْجِبَالُ هَدًّا ؛

(ابھی آسمان پھٹ پڑے اس بات سے اور ٹکڑے ہو زمین اور گر پڑیں پہاڑ ڈھیکر)

اب ہم اوس رائے ناصواب کو جو سید احمد خان صاحب نے اپنے رسالۂ ابطال غلامی میں بذیل اس آیت کے لکھی ہی نقل کرتے ہیں اول اوسنے بحث کی ہی کہ یہ آیت بزمان فتح مکہ یعنی سنہ ہجری میں نازل ہوئی ہی دوم اوسنے باب پنجم میں اوسی رسالے کے لکھا ہی کہ اس آیت میں خدا تعالی نے لڑائی کے بعد قیدیوں کے چھوڑ دینے کا صاف حکم دیا ہی اب نہ کوئی قیدی قتل نہ لونڈی غلام ہو سکتا ہی اسواسطے کہ لفظ اما و انما کا حصر کے لیے آتا ہی اور عربی زبان کا یہ قاعدہ ہی کہ جب کوئی حکم اسطرح پر دیا جاوے کہ یا یہ کرو یا یہ کرو تو اون دونوں میں سے ایک کا کرنا ضرور ہوتا ہی اور اوسکے سوا کسی اور بات کرنے کا اختیار نہیں رہتا ؛

امراول کا ثبوت اوسنے کوئی کافی نہین دیا لیکن اگر ہم مان بھی لین تب اس آیت سے ایک
خاص صورت کا حکم سمجھینگے وہ یہ ہی کہ بعد فتح مکہ کے تمام عرب مسلمانونکا مطیع ہوگیا تھا اور جوق
جوق لوگ مسلمان و مستامن ہوتے جاتے تھے اونمین بعضے ایسے بھی تھے کہ اونکو اس شوکت
وحکومت کا رشک تھا لوگون کے بہکانے مین کوتاہی نکرتے تھے اور دل مین لڑائی ٹھانے
ہوئے موقع کے منتظر تھے اونکے حق مین اللہ صاحب فرماتا ہی الَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدُّوا
عَن سَبِيلِ اللَّهِ أَضَلَّ أَعْمَالَهُمْ ترجمہ جو لوگ منکر ہین اور روکتے ہین اللہ کی راہ سے
انکار کیے اونکے کیے یعنی اونکو ظاہری اطاعت سے کچھ فائدہ نہوگا وَالَّذِينَ آمَنُوا
وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَآمَنُوا بِمَا نُزِّلَ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ وَهُوَ الْحَقُّ مِن رَّبِّهِمْ كَفَّرَ عَنْهُمْ
سَيِّئَاتِهِمْ وَأَصْلَحَ بَالَهُمْ ترجمہ اور جو یقین لائے اور کیے بھلے کام اور مانا جو اوترا محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اور وہی ہی سچا اونکے رب کی طرف سے اونسے اوتارین اونکی برائیان اور
سنوارا اونکا حال ذَٰلِكَ بِأَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا اتَّبَعُوا الْبَاطِلَ وَأَنَّ الَّذِينَ
آمَنُوا اتَّبَعُوا الْحَقَّ مِن رَّبِّهِمْ كَذَٰلِكَ يَضْرِبُ اللَّهُ لِلنَّاسِ أَمْثَالَهُمْ
ترجمہ یہ اسپر کہ جو منکر ہین وہ چلے جھوٹی بات پر اور جو یقین لائے اونھون نے مانی سچی بات اپنے
رب کیطرف سے یون بتاتا ہی اللہ لوگونکو اونکے احوال فَإِذَا لَقِيتُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا فَضَرْبَ
الرِّقَابِ ترجمہ پس جب بھڑو تم منکرون سے تو گردنین مارنی حَتَّىٰ إِذَا أَثْخَنتُمُوهُمْ
فَشُدُّوا الْوَثَاقَ فَإِمَّا مَنًّا بَعْدُ وَإِمَّا فِدَاءً ترجمہ یہانتک کہ جب خوب ریزی کرچکو
پس قید کرلو پھر یا احسان کرو پیچھے یا فدیہ لو حَتَّىٰ تَضَعَ الْحَرْبُ أَوْزَارَهَا جب تک رکھے
لڑائی یعنی لڑنے والے ہتھیار اپنا ذَٰلِكَ ترجمہ یہی دستور ہی +
خلاصہ یہ کہ جو کافر مستامن یا مثل مستامن کے ہین اور جو تمھارے برخلاف ہوکر تمھارے

ہونہہ پڑھین اور لوگون کو سہکاوین تو اونکی گردنین ماری جاوین جب خونریزی خوب ہوچکے اور مخالف ہتھیار رکھدین یعنی لوہا مسلمانون کا مان جائین تو تم اونکو قید کرلو پھر یا اونپر احسان رکھکر چھوڑ دو یا فدیہ لیکر کیونکہ وہ تمسے دبے ہوئے ہین اور تمھاری رعیت ہین اسیقدر سزا بہت ہی کہ اکثرون کی گردنین ماری گئین اور بقیۃ السیف نے دب کر ہتھیار رکھدیے اور اللہ نے تمکو غالب کیا تو اب اور سزا کرنا ضرور نہین ہی اہل حکومت یون ہین کیا کرتے ہین وَلَوْ يَشَاءُ اللَّهُ لَانْتَصَرَ مِنْهُمْ وَلَكِنْ لِيَبْلُوَ بَعْضَكُمْ بِبَعْضٍ ترجمہ اور اگر اللہ چاہتا تو بدلا لیتا اونسے (یعنی خود ہی اونکو سخت ترین سزا اونکی سزا دیتا) پر چاہتا ہی کہ تمھارے ایک سے دوسرے کو وَالَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ فَلَنْ يُضِلَّ أَعْمَالَهُمْ ترجمہ اور جو لوگ مارے گئے اللہ کی راہ مین تو نہ کھوویگا وہ اونکے کیے ❊

اس آیت مین جملہ ضرب رقاب ایسا ہی جو برابر کی لڑائیون مین مستعمل نہین ہوتا بلکہ خاص مجرمین اور مغلوب محکوم کی سزاؤن مین بولاجاتا ہی جیسا کہ فرشتونکو حکم ہوا تھا فَاضْرِبُوا فَوْقَ الْأَعْنَاقِ وَاضْرِبُوا مِنْهُمْ كُلَّ بَنَانٍ ❊

پس حکم چھوڑنے قیدیون کا اس آیت مین عام نہین ہی اگر ہی تو خاص اسی ایک صورت مین ہی اور امر دوم بالکل دھوکا اور سراسر فریب ہی ہمنے مانا کہ اِمَّا و اِنَّمَا کلمہ حصر کا ہی اور اوسکا مطلب بھی یہی ہی کہ یا یہ کرو یا یہ کرو مگر اصل فعل یعنی کرنے کا وجوب حصر افراد سے کہان نکلتا ہی جبتک فعل کا وجوب اور طور پر ثابت نہو ❊

مثلاً جب یہ کہینگے کہ بندوق بیٹھکر چلاؤ یا لیٹ کر تو نفی کھڑے ہوکر چلانے کی تو ضرور نکلی مگر بندوق کا خواہ مخواہ چلانا کہان سے ثابت ہوا یا بیمار کو شربت اتار دیا جاوے یا شربت ورد تو اس سے دوا کرنا بطریق وجوب کہان سے نکلا ہان یہ معلوم ہوا کہ بیمار اگر دوا کرے تو انھین

دونون دوا ؤن سے ایک دوا دیجاوے یا سفر کرو بنارس یا مرزاپور کا تو سفر کرنا ضرور کیونکر سمجھا جاویگا
علی ہذا القیاس اس آیت سے بھی یہی پایا جاتا ہی کہ اگر قیدی چھوڑے جائین تو اسی وطرح سے
(یعنی من و فدا کی صورت سے چھوڑے جائین) وب کر یا کسی اور صورت سے نچھوڑے جائین
کہ کافرون کی شوکت وجرأت بڑھجاوے گویا تقدیر کلام کی یون ہی فَشُدُّوا الْوَثَاقَ فَاِنْ
تَسْلُقُوْهُمْ بَعْدَ اَنْ تَاْسِرُوْهُمْ فَاِمَّا مَنًّا بَعْدُ وَاِمَّا فِدَآءً وہذا ہو المطلوب ؛

پس جو لوگ خیال کرتے ہین کہ اساری بنی خذیمہ اور ایک شخص بنی عقیل کا اور وہ اسی شخص
جو جبل تنعیم سے مسلح باراده جنگ اوترے تھے اور بلا جنگ گرفتار ہوگئے برعایت اسی حکم کے
چھوڑے گئے ہین اونکو اتنا تو سوچنا تھا کہ آیت من و فدا بین اگر ہی تو کافرون کے قتل و اثخان کے
بعد اونکے چھوڑ دینے کا حکم ہی اور ظاہر ہی کہ قتل و اسیر بنی خذیمہ کا خالد بن ولید کی غلط فہمی سے
تھا وہ اون مسلمانونکو کافر جانتے تھے لہذا رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خدا کے
سامنے معذرت اسطرح پر کی اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَبْرَءُ اِلَیْكَ مِمَّا صَنَعَ خَالِدٌ چنانچہ اسکا
ذکر اوپر ہوچکا پس ان مسلمانون کی رہائی برعایت اس حکم کے کہنا سراسر تعصب ہی ؛
لطیفہ سید احمد خان لکھتے ہین کہ صبانا کی لفظ سے جو مقصد اون لوگونکا تھا خالد نہ سمجھے اور
اونھین مسلمانون کی نظیر سے اپنے کافر بھائیونکی رہائی ثابت کرتے ہین یہ وہی مضمون ہی کہ
اِذَا لَمْ تَسْتَحْیِ فَاصْنَعْ مَا شِئْتَ ؛

اور جبل تنعیم والونکا یہ حال ہی کہ وہ لوگ بلا لڑائی کے پکڑ لیے گئے تھے اونکو رسول خدا صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے آزاد کر دیا چنانچہ صحیح مسلم میں اسکا قصہ یون ہی عَنْ اَنَسٍ اَنَّ ثَمَانِیْنَ
رَجُلًا مِّنْ اَهْلِ مَكَّةَ هَبَطُوْا عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ
جَبَلِ التَّنْعِیْمِ مُتَسَلِّحِیْنَ یُرِیْدُوْنَ غِرَّةَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَخَذَهُمْ

سَلَمًا فَاسْتَحْيَاهُمْ وَفِي رِوَايَةٍ فَاعْتَقَهُمْ فَانْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰی وَهُوَ الَّذِي كَفَّ أَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ بِبَطْنِ مَكَّةَ ترجمہ روایت ہو انس سے کہ اسی آدمی مکے کے اوترآئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر جبل تنعیم سے ہتھیار باندھے ارادہ کرتے تھے کہ غفلت مین آزار پونہچاوین حضرت کو اور حضرت کے صحابہ کو پس پکڑ لیا اونکو حضرت نے سطیع وخوار پس نہ چھوڑدیا اونکو اور ایک روایت مین ہو کہ آزاد کردیا اونکو پس اوتاری اللہ صاحب نے یہ آیت اور وہ اللہ ایسا ہی کہ بند رکھا ہاتھ اونکا تمسے اور تمہارا اونسے مکہ اور اوسکی نواح مین ۔

مسلمان کہتے ہین کہ اونکا چھوڑ دینا اوس اختیار سے تھا جو امام کی رائے پر چھوڑا گیا ہی اس سبب سے کہ آیت من و فدا نازل ہوچکی تھی کیونکہ رسالہ ابطال غلامی کے باب پنجم مین لکھا گیا کہ اس آیت (یعنی آیت من و فدا) مین خدائے تعالی نے لڑائی کے بعد قیدیون کے چھوڑ دینے کا صاف حکم دیا ہی اور مضمون آیت بھی اسی پر دلالت کرتا ہی کہ کافر قیدی بعد اثخان کے چھوڑے جائین نہ قبل اثخان کے اور اس موقع پر لڑائی و اثخان کا تو کیا ذکر ہی نکسیر تک بھی کسیکی نہ پھوٹی تھی تو پھر اس رہائی کو بروی حکم اوس آیت کے سمجھنا عقل و دانش سے بعید ہی ۔

قطع نظر اسکے تمام مفسرین اس بات کے قائل ہین کہ سورۂ انا فتحنا بعد صلح حدیبیہ جو سنہ ۵ ہجری مین واقع ہوئی نازل ہوئی ہی بلکہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکے مین بزبان فتح مکہ جب تشریف لائے تو اسی سورۃ کو پڑھتے ہوئے تشریف لائے اور مضمون تمام سورت کا بھی اسی پر دلالت کرتا ہی اور مسلم نے بھی اپنی حدیث مذکور الصدر مین بیان کیا ہی کہ اونھین تنعیم والون کے باب مین یہ آیت انا فتحنا کی نازل ہوئی هُوَ الَّذِي كَفَّ أَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ الخ

پس اس قصے کو بعد فتح مکہ کے قرار دینا اور جن روایتون مین وقوع اس قصے کا سنہ ۵ ہجری یعنی صلح حدیبیہ مین صاف صاف لکھا ہی لغو بتلانا سولئے تحکم کے اور کیا ہی یا شاید یہ غلطی بطن مکہ کی لفظ سے ہوئی ہو تو بطن مکہ اطراف متصل مکہ کو بھی بولتے ہین چنانچہ قاموس مین اوسکے معنی یہ لکھے ہین اَلْبَطْنُ عِشْرُوْنَ مَوْضِعًا وَمَوْضِعٌ خَارِجَ الْمَدِيْنَةِ وَمَوْضِعٌ بَيْنَ الشُّقُوْقِ وَالثَّعْلَبِيَّةِ ؛

اور قصہ گرفتاری اور رہائی بنی عقیل کا کتاب مسلم مین یون ہی عَنْ عِمْرَانَ ابْنِ حُصَيْنٍ قَالَ كَانَ ثَقِيْفُ حَلِيْفًا لِبَنِيْ عُقَيْلٍ فَاَسَرَتْ ثَقِيْفُ رَجُلَيْنِ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَسَرَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مِّنْ بَنِيْ عُقَيْلٍ فَاَوْثَقُوْهُ وَطَرَحُوْهُ فِي الْحَرَّةِ فَمَرَّ بِهٖ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَادَاهُ يَا مُحَمَّدُ يَا مُحَمَّدُ فِيْمَ اُخِذْتُ قَالَ بِجَرِيْرَةِ حُلَفَائِكُمْ ثَقِيْفٍ فَتَرَكَهٗ وَمَضٰى فَنَادَاهُ يَا مُحَمَّدُ يَا مُحَمَّدُ فَرَحِمَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَجَعَ قَالَ مَا شَانُكَ فَقَالَ اِنِّيْ مُسْلِمٌ فَقَالَ لَوْ قُلْتَهَا وَاَنْتَ تَمْلِكُ اَمْرَكَ اَفْلَحْتَ كُلَّ الْفَلَاحِ قَالَ فَفَدَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِرَجُلَيْنِ اللَّذَيْنِ اَسَرَتْهُمَا ثَقِيْفُ ترجمہ عمران بن حصین کہتا ہی کہ ثقیف ہم سوگند تھے بنی عقیل کے پس قید کیے ثقیف نے دو شخص اصحاب حضرت کے اور قید کیا اصحاب حضرت نے ایک شخص بنی عقیل کا پس مضبوط باندھا صحابہ نے اوسکو اور ڈال دیا سنگستان مین پس گذرے اوسپر حضرت رسول تب پکارا قیدی نے ای محمد ای محمد کیون مین پکڑا گیا ہون فرمایا بسبب گناہ تمھارے ہم قسمون کے کہ ثقیف ہین پس چھوڑ ڈالا اوسکو حضرت نے اوسی جگہہ اور تشریف لے گئے پھر پکارا اوسنے

ای محمد ای محمد پس حکم کیا یا اوسپر حضرت نے اور پھر سے پس فرمایا کیا حال ہی تیرا اوسنے کہا مین مسلمان
ہون فرمایا اگر کہتا تو اس کلمے کو اوس حالت مین کہ تو مالک تھا اپنے کام کا تو چھٹکارا پاتا تو پورا
چھٹکارا کہا راوی نے پس چھوڑ دیا اوسکو حضرت نے بدلے اون دو شخصون کے کہ قید
کیا تھا اونکو ثقیف نے ✣

اس سے ثابت نہین ہوتا کہ یہ واقعہ فتح مکہ کے بعد کا ہی لیکن اگر کسی ایسی تواریخ سے جسکو
ہمارے مخالف معتبر جانتے ہین ثابت بھی ہو تب ہم یہ عرض کرینگے کہ یہ شخص تو بلا حرب و ضرر
وانتخان کے راہ چلتے پکڑ لیا گیا تھا اسکی رہائی متعلق آیت من و فدا کے کیسے آپ تجویز کرتے ہین ✣

خاتمہ

شکر صد شکر کہ ہم خاتم النبیین محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت مین پیدا اور خطاب خاص
آیہ کریمہ كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ
عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ سے مخصوص ہوئے سبحان اللہ کیا توقیر ہماری بڑھائی
اور کس مرتبے کی عزت دی کہ انبیاؤن نے اس گروہ مین شامل ہونے کی آرزو کی مگر افسوس
ہمکو اسکی کچھ قدر نہوئی ہمکو محمدی کہلانے کے لیے بڑے شوق سے تبعیت اپنے نبی کی اختیار کرنا
اور امور دینی و دنیاوی مین ہمکو مشورہ قرآن و حدیث و سیرت صحابہ ہی سے رکھنا چاہیے اسواسطے
کہ اللہ تعالی نے تمام دنیا کی بھلائی دینی و دنیوی سب ہمارے نبی مین جمع کرکے ہمسے بتا کید
فرما دیا ہی کہ تمکو اپنے رسول کی نیک چال سیکھنی چاہیے تو اب ہمکو اونکی روش چھوڑکر دوسرون کی
اختیار کرنا ہرگز نچاہیے ✣

پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسلمانون کو نہ صرف نماز و روزہ بلکہ اونکو طریقہ معاشرت و ادب سکھاتے
منقول ہی کہ کفار اہل اسلام سے مضحکہ کرتے کہ کیا تمہارے نبی تمکو طریقہ قضائے حاجت بھی تعلیم

کرتے ہیں وہ کہتے کہ ہان غرض جس بابت کو تم اپنے رسول یا صحابہ کرام جنکے دلون کے تقوے کو
خدا جانچ چکا ہی سیکھ چکے ہو او سکے برخلاف تمکو کوئی کچھ بہکاوے تم ہرگز نہ مانیو کہ تمہارے رسول
نے خبر دی ہی کہ قریب ہی کہ تیس کذاب پیدا ہونگے خدا جانے اونمین سے کتنے ہو گئے اور کس کس
نمبر کے اب موجود ہین اور کس قدر آیندہ ہونگے ؛

تمہارے عمل کرنے کو سورہ فاتحہ بس ہی جسمین اللہ صاحب نے صاف ہدایت فرمائی ہی کہ دعا یون
کیا کرو اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ صِرَاطَ الَّذِينَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ
الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ ؛

بڑا افسوس ہی کہ نماز مین تو تم یون کہو کہ ای اللہ ہمکو امور دینی و دنیوی کے سرانجام کی ایسی سیدھی
سیدھی راہ بتاوے جیسی تو نے انبیا و صالحین کو بتلائی نہ ایسی جس سے یہود مورد غضب و لعنت ہوئے
اور نہ نصاری کی راہ جو گمراہ ہین اور سلام پھیرتے ہی تمہارا وہی اترانا مٹک مٹک کر چلنا گل مونچھے
رکھنا نیچی پتلون پہنکر لمبی داڑھی اور اونچے پاینچے والون پر ہنسنا انگریزی محاورے سے اردو
بولنا بلکہ اہل زبان ہو کرنئے محاورہ مہمل نے ٹاٹ یون گیت جوڑنا ؛

اوراوارہی اوارہی اواری وہ جو ہی اری وہ جو ہیگاری وہ جو رہیگاری وہ جو تو ہی

اری وہ جو تو ہی میری شکر لی اوس انجان صاحب کار نے میر اشکر لیا اب تم اوسی برکت کے پھل چکھو
اور پھر اوسپر اپنے آپ کو فصیح و بلیغ جاننا مشہور و لاابچیون و خود غرضونکو مہذب و زاہد و خاکسارون و
فیاضون کو غیر مہذب اور اونکے پیشواؤن کو وحشی قرار دینا تقلید صحابہ اور مجتہدین اور علماے
اسلام کی تو ننگ ہا مگر نصرانیون کی تقلید واجب بلکہ فرض اور اونکی تحقیقات کو بلا سمجھے ایک تحقیق
کامل سمجھنا اور اوس سے حقیقت اسلام پر شک کرنا بلا قرآن و حدیث مین موجب اوسکے اصلاح
دینے کی نیت کرنا مذہب اسلام کو ہنسوانا اور اوسکی ہستی مین دھبہ لگانا ہی یہ سب حال اپنا

روزگار کا دیکھہ دیکھکر ہمکو وہ باتین یاد پڑتی ہین جو رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے بطریق
پیشین گوئی کے فرمائی ہین عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ
وَسَلَّمَ لَتَتَّبِعُنَّ سُنَنَ مَنْ قَبْلَکُمْ شِبْرًا بِشِبْرٍ وَذِرَاعًا بِذِرَاعٍ حَتّٰی لَوْ دَخَلُوْا
جُحْرَ ضَبٍّ تَبِعْتُمُوْهُمْ قِیْلَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَلْیَهُوْدَ وَالنَّصَارٰی قَالَ فَمَنْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ
ترجمہ روایت ہے ابو سعید سے کہ کہا فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے کہ البتہ پیروی کروگے
تم طریقوں اور عادتوں اون لوگوں کی جو پہلے تمسے تھے بالشت بالشت اور ہاتھہ ہاتھہ یہانتک کہ اگر
وہ پیٹھے ہونگے گوہ کے سوراخ مین تو پیروی کروگے تم اونکی عرض کیا صحابہ نے یا رسول اللہ
ہم جنکی متابعت کرینگے وہ یہود و نصاری ہونگے فرمایا اور کون نقل کی یہ بخاری و مسلم نے ۱۲
ہرچند یہ بلا تمام عالم مین خود ہی پھیلی ہوئی تھی اور لوگ بمقتضاے اَلنَّاسُ عَلٰی دِیْنِ مُلُوْکِهِمْ
وہی طور و طریقہ اور عادت اختیار کرتے جاتے تھے مگر اب اوسکی تکمیل کے واسطے اونکے کوچک
ابدال باسم مہدی اور بلقب مجتہد و مجدد مشہور ہوئے اونھون نے برملا دعوت کیا اور قرآن
حدیث کی غلط تاویلات سے جاہلونکو فریب دینا اور سچے مہدی اور مجتہد کو جھوٹا بتلانا شروع
کیا اور یہ سمجھایا کہ علوم جدیدہ جو حقیقت مین نئے نہین ہین اور طریقہ معلومہ سے اونکے امور معاش کی
درستی اور رونق ہوگئی اور پادشاہی قوم بلکہ تمام دنیا کی نظرون مین عزیز ہینگے اس پھندے مین
لاابالی و بوالفضول و ضعیف الایمان و خفیف الوضع اکثر پھنس گئے اور کہان تک پھنستے اللہ
صاحب فرماتا ہے وَلَقَدْ صَدَّقَ عَلَیْهِمْ اِبْلِیْسُ ظَنَّهٗ فَاتَّبَعُوْهُ اِلَّا فَرِیْقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِیْنَ
ترجمہ اور سچ کر دکھائی ابلیس نے اپنی اٹکل پھر اوسکی راہ چلے پر تھوڑے سے ایماندار ۱۲
مگر اتنا سوچ لینا ضرور تھا کہ جب حضرت ناصح لب و لہجہ اپنی زبان یادری باتین بھی جسکے وہ خود عالم
ہین [فَضْلًا عَنِ التَّهْذِیْبِ] تقلید ناواقفون کی کرتے ہین افسوس ورنہ اونکے فہم مین ہیں

کوئی شی فی نفسہ اچھی و بُری نہیں ہے اچھے قابل عزت اونکے نزدیک فقط وہی ہے جسکو اہل حکومت اختیار کرین اور جسکو اختیار نکرین وہی بُری اور ذلیل ہے حال آنکہ ایسا اعتقاد بالکل گمراہی اور ایسا خیال طریقۂ معاشرت مین بھی سراسر خودرائی ہے یہودیون اور پارسیونکو دیکھنا چاہیے کہ وہ بھی اوسی طرح کی جاکٹ و پتلون پہنتے ہین اور اوسی طرح چھری و کانٹے سے میزون پہ حرام و حلال کھایا کرتے ہین اور علوم و فنون بھی مثل طب و طبقات ارض و کیمیا و برق و ہیئت و ریاضی و جرثقیل و حساب کی سب کچھ جانتے ہین اور دولتمند بھی ہین معہذا دنیا کی نظر مین کچھ اونکا اعزاز و اکرام اور کچھ اونکی وقعت نہین ہے اور دین کے اعتبار سے بھی باوصف اپنی تمول و قابلیت کے ذلیل و خوار ہین یہودیون کے باب مین آیت کریمہ وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ وَالْمَسْكَنَةُ [اور ڈالی گئی اوپر اونکے ذلت اور خواری] موجود ہے اور پارسیون کے انتزاع سلطنت کے قصے مین بخاری نے بروایت ابن عباس جملہ مُزِّقُوا كُلَّ مُمَزَّقٍ [پارہ پارہ کیے جاوین وہ تمام پارہ پارہ ہونا ۱۲] نقل کیا ہے ؛

ہم سمجھتے ہین کہ اس ذلت کی خاص وجہ نہونا قومی سلطنت اور دلیری و اولوالعزمی کا اور عوض اوسکی مکاری و دغابازی و عہد شکنی کا اونمین شائع ہوتا ہے ؛

پس اے مسلمانون تمکو اپنی پست ہمتی و بے حیائی اور وہن سے اوس وضع و طور و طریقے کے اختیار کرنے مین کیا توقع اپنی عزت و حصول جاہ و ثروت کی رکھنا چاہیے ہان اگر عزت و ثروت درکار ہے تو اپنے پیشواؤن کی جفاکشی و طور و طریقۂ بے تکلفی کا اختیار کرو اور علم و پابندی شریعت و سچی ایمانداری و صبر و اولوالعزمی کو ذریعہ اپنے حصول مقاصد دلی و مآرب قلبی کا گردانو ؛ انھین صفات کے نہونے سے تمھاری اب یہ حالت ہوگئی ہے کہ تمھاری شامت اور تمھاری قوت بہیمیہ [جسکو نئی روشنی والے شیطان کہتے ہین] بصورت احمد و محمود متشکل ہوہو کر دیار و امصار و نزدیک و دور سے تمکو للکارتی ہے اور سبز باغ اور نزہت دنیا کی دکھلا کر تمکو تمھارے

رسول کے طریقۂ پسندیدہ سے پھیرنا چاہتی ہی؟

سو تمکو غیرت کرنا اور عبرت پکڑنا اور خداسے ڈرنا اور مکاروں و بوالفضولوں سے ہوشیار رہنا چاہیے

دیکھیے اس سخت امتحان میں کون ثابت قدم رہتا ہی اور کون ڈگ جاتا ہی ثابت قدموں کو ہماری

اور تمام امت کی طرف سے مبارکباد پونہچے؟

رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَإِسْرَافَنَا فِي أَمْرِنَا وَثَبِّتْ أَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا

عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ؟

تمت

شکر و احسان اوس خداوند واحد لاشریک لہ کو زیبا ہی کہ اوسکی ذات مقدس شراکت ثنویت و تثلیث سے پاک و مبرا ہی اور ہزاروں درود و سلام اوس سید الانام و شفیع یوم القیام پر نازل ہوں کہ دین اسلام او سکا سارے ملل سابقہ اور مذاہب ماضیہ پر غالب و فائق ہی اور اوسکے آل و اصحاب پر کہ ہدایت و رہنمائی اور اعلاے کلمۃ الحق اونھیں کو سزاوار و لائق ہی کہ اندنوں یہ رسالہ کامل فارق بین الحق والباطل وسیلۂ نجات انام یعنی حقیقۃ الاسلام حسب ایماے مصنف علام باہتمام راجی غفران محمد عبد الرحمن بن حاجی محمد روشن خان و تربیت یافتۂ خدمت برادر معظم محمد مصطفی خان ادخلہما اللہ فرادیس الجنان مطبع نظامی واقع کانپور او اخر ذیحجہ سنہ ۱۳۰۹ ہجری میں چھپکر ملاحظۂ شائقین میں آیا اور زیب و زینت کا چہرہ ناظرین کو آیینۂ ظہور میں دکھایا فقط